فاللّٰہ خیر حافظاً وھو ارحم الرّاحمین

اشعار موعظت آمیز و تصوف و در نعت حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حمید صاحب اکبرآبادی

تخلص صدق

مطبع الطافی پریس آگرہ میں طبع

قیمت ---------- فی جلد عمر

تقریظ محمد اکبر صاحب اکبر آبادی

دیوان صدق نعتیہ مقبول بارگاہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
تصنیف **حافظ محمد حمید** صاحب تخلص صدق ساکن آگرہ محلہ گڈھیہ حکیم جی عجائب
دیوان نعت ہی ہے کہ اس زمانہ میں آج تک ایسے دیوان کم ہوئے ہونگے شعروں میں مضامین
عبرت انگیز و موعظت پذیر اور تصوف کوٹ کوٹ کے بھرا ہے دیکھنے سے تعلق ہے عیاں را چہ بیان -
نعت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مضامین عمدہ عمدہ لکھے ہیں اکثر آیات اور احادیث کا ترجمہ ہے
سراسر مغز حقایق بھرا ہے - ہر ایک مصرعے سے تصوف کا رس ٹپک رہا ہے - معرفت کا دریا بہہ رہا ہے حقیقت
میں سمندر کو کوزہ میں بھرا ہے - اہل مذاق اہل المعارف بالدلاس سے حظ اوٹھاینگے - اسکے ہر ایک شعر
پڑھنے سے ایک دلپہ صدمہ گذرتا ہے دلپر چوٹ لگتی ہے - دل پر نرمی کا اثر پیدا ہوتا ہے - دنیا بھولتی ہے -
آخرت یاد آتی ہے - خدا کی شان نظر آتی ہے - **حافظ صاحب** ایک سیدھے سادے سادہ مزاج آدمی ہیں
ہر دل عزیز ہمہ صفت موصوف ہیں - بڑے باخبر و بابرکت آدمی ہیں - تصوف کی کتابوں سے زیادہ شوق اوراد و
ذکر سے زیادہ ذوق - فقرا و درویشوں و مشایخوں سے نہایت محبت رکھتے ہیں - خرقہ بیعت ارادت
اپنے استاد حاجی حافظ سید فضل حسین صاحب سلمہ سے حاصل ہے وہ ایک بڑی بزرگ آدمی ہیں اونکی ہی
سی اونکی یہہ ایک بات ہے کہ ماہ رمضان مبارک میں سورہ الحمد سے سورہ والضحیٰ تک کھڑے کھڑے ایک رکعت
پڑہی اور باقی سورتیں اونیس رکعت میں پڑھکر تمام قرآن ختم کیا - اونہیں کے پیرو حافظ محمد حمید صاحب سلمہ
ہیں - اکثر ماہ رمضان میں ایک رات میں قرآن ختم کرتے رہے - خداوند تعالیٰ حافظ صاحب موصوف کو
سلامت باکرامت رکھے میلاد شریف بھی نہایت خوش آواز اور عمدہ طرز سے پڑھتے ہیں - بہت اشعار
شہادت جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام و نیز حضرت علی اکبر وغیرہ میں تصنیف کیئے ہیں وہ بھی
عنقریب طبع ہونیوالے ہیں - اس دیوان کے اکثر شعر قصہ طلب ہیں - مضامین بعض اشعار کا عاشقان
صادق کیطرف سے منصور ہونا چاہیے فقط

اطلاع یہہ دیوان سنہ ۱۸۹۶ء میں چھپنا شروع ہوا تھا درمیان میں چھپنا بند ہوگیا - اب سنہ ۱۸۹۹ء میں اختتام کو پہونچا -
جن صاحبوں کو خریداری اسکی منظور ہو قیمت اسکی ایک روپیہ بھیجکر طلب فرمائیں جنکو ایک مرتبہ بھی اسکا ایسا آیا
اونکا روپیہ وصول ہوا فقط المشتہر اوپس حبیب ولد حافظ محمد حمید مقام آگرہ محلہ گڈھیہ حکیم جی

اشعار موعظت پذیر و تصوف و در
نعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حیدر صاحب قادری
قادری حنفی اکبرآبادی سنہ ۱۸۹۶ء میں

الطافی پریس آگرہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان سے جب کوئی لیتا ہے نام اللہ اکبر کا
عجب ایک لطف ہوتا ہے عجب ایک حال ہوتا ہے
مراتب ساری نبیوں کے بلاشک اعلی افضل ہیں
ربع مسکون کی شاہی آگے اوسکے ہیچ مطلق ہے
نہ دنیا سے غرض اوسکو نہ جنت سے اوسے مطلب
خداوندا مجھے محروم مت کیجو حضوری اور خدمت سے
شفا پائیں مرض سے بال دہو کے جو کہ بیٹھے ہیں
ذرا دیکھو سخندان دے چھکے والیل سے تشبیہ
محبت شوق میں آکر جو لیتا نام احمدؐ سے
یقین ہے زندہ ہو جاوے موئی امت بھی عیسی کی
سمجھ لینا مسیحا تم رسول دوسرا کی ہم تو امت ہیں
یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے اب دعا تجھ سے
یہی ہے آرزو میری چلوں بل سر کے میں اس دم

مزا ایک روح کو ملتا ہے اوس دم [illegible]
میسر ہو مجھے جب آتا ہے نام [illegible]
ولے رتبہ کیا [illegible]
بشر جو در حقیقت ہے کہا کوئی [illegible]
بشر جو دیکھے شیدا ہوا [illegible]
بلاشک میں کہا ہوں اور [illegible]
چلا آتا ہے ابتک معجزہ [illegible]
بھلا کیا وصف تجھ سے ہو [illegible]
اوس عالم میں عجب ایک حال [illegible]
ذرا جو دیکھے نقشہ [illegible]
نہ وہ جنت [illegible]
مجھے شیدا بنا [illegible]
نظر آئی جو روضہ [illegible]

خدا کے خوف سے ڈر کر یہ ہوں جو مٹی دنیا
ملینگے پیاس میں بیشک وہی ایک جام کوثر کا

چلا جاوی وہ جنت میں نہیں ہے پرسش عمل اس کا
بشر دل سے فدا ہے جو کہ اس روئی منور کا

نظر آئے حال محشر سے ہو گیا ہی واعظو مجھکو
قیامت میں سہارا ہے مجھے اپنے پیمبر کا ؎

جو دیکھوں خواب میں صورت خوبی رواوہ ہوا اس دن قدم
سری انکھونکے رونے سے بندھے ایک تار گوہر کا

مجھے خطرہ نہیں پل سے اور ہول قیامت سے
غلام ہوں میں ابا بکر و عمر عثمان و حیدر کا

یقین جانوں بلا شک وہ مری جنت اوٹھاویگا
خلوص دل سے جو کہ ہے محب عثمان و حیدر کا

دل حب علی مرتضی کی کچھ صفت ہم سے نہو ہرگز
ولایت اور کرامت سے اکھاڑا اپنے دروازہ خیبر کا

گناہوں میں بسر کرتا ہوں ہر دم عمر میں اپنی
قیامت میں بھلا کیا حال ہوگا مجھ سے مضطر کا

جو زیارت خواب میں ہو جائی مجھکو شاہ عالم کی
خوشی میں آنکھ سے جاری ہو طوفان ایک سمندر کا

کری میلاد سلطان جو ریاضت اور مشقت سے
مکان جنت میں ہو اوسکے لئے یاقوت احمر کا

مجھے وحشت نہیں ہے صدق محشر سے نہ کچھ پل سے
حقیقت میں غلام ہے تو شہ شبیر و شبر کا ؎

ولہ

جو شخص شکر کرتا ہے رب قدیر کا
مژدہ ہے اوسکے واسطے نعم النصیر کا

جس شخص نے کہ حکم نبی پر عمل کیا
وارث وہی ہے عقبی میں تاج و سریر کا

دنیا میں عشق احمد مرسل سے جو مرے
خدشہ پھر اسکو ہے نہیں منکر نکیر کا ؎

کعبہ سے ہو کے جو کہ مدینہ کو جاویگا
وہ مستحق خدا سے ہے اجر کبیر کا ؎

تصدیق جس بشر نے نہیں کی رسول کی
بیشک مزا وہ چکھے عذاب سعیر کا

خیر الوریٰ پہ لاویگا ایمان جو بشر
جنت میں وہ تو پاویگا جامہ حریر کا

کینہ رکھیگا جو کہ صحابہ کرام سے
بس آگ میں جلیگا بدن اوس شریر کا

اسکا بخیر خاتمہ ہوویگا بالیقین
جو معتقد ہی آپ کے چاروں وزیر کا

احمد کا نام جب سنو بھیجو درود تم
اندازہ کچھ نہیں ہے قلیل و کثیر کا

چوکھٹ کا اس نبی کے ہو بوسہ جسے نصیب
سر جسکے در پہ جھکتا ہے شاہ و وزیر کا

ساعت ہو کونسی کہ مدینہ نظر چڑھے
دیکھوں کسی طرح سے کنارہ حصیر کا

دہشت نہیں ہے قبر کی اب مطلقاً ذرا
ہے آسرا تو مجھکو بشیر و نذیر کا

ہے التجا یہ صدق کی رب غفور سے
مسکن بنے مدینہ میں کچھ دن فقیر کا

ولہ

اللہ کے جو ذکر میں یاں نغمہ زن ہوا
عقبی میں اوسکا جانوں کہ شہاد من ہوا

جو مستعد ہوا کوئی لکھنے میں نعت کے
مشہور ہر دیار میں اسکا سخن ہوا

دنیا میں جو بشر کہ فنا فی الرسول ہے
اُسکا نہ قبر میں کبھی میلا کفن ہوا

جنت وطن ہی اسکا ہی جانوں دوستو
عشق نبی میں جو کہ یہاں بے وطن ہوا

پیدا ہوئی جو آپ تو باران ہوا نزول
سوکھا پڑا جو صحرا تھا وہ سب چمن ہوا

کیا ہی خلیق آپ تھے کیا ہی شفیق تھے
آزردہ آپ سے نہ کوئی مرد و زن ہوا

دنیا کی تلخی جاتی رہی اُسکی آن میں
ذکر نبی سے جسکا کہ شیرین دہن ہوا

سختی سے کوئی بات کسی سے نہیں کہی
غصہ کبھی کسی پہ نہ شاہ زمن ہوا

پل سے گریگا وہ تو جہنم کی نار میں
راہ نبی میں جسکو کہ چلنا کٹھن ہوا

درد فراق سے ہی کہتے اویس تھے
ملنا نبی سے مجھکو تو مشکل کٹھن ہوا

ہجری کے سال شب ہی سے گنتے ہیں دوستو
ختم رسل کا جب سے مدینہ وطن ہوا

عقبی کی فکر کا تو اُسے دغدغہ نہیں
دنیا کی فکر میں جسے رنج و حزن ہوا

حیوان سے بھی بد ہیں بشر اسمیں شک نہیں
انسان وہی ہے جسکا کہ اچھا چلن ہوا

بیشک بشر نہیں ہی وہ حیوان ہی ضرور
جو اس جہان سے آکے یہاں بدچلن ہوا

کیا حال ہوگا تیرا قیامت میں دیکھئے
بد ہے بڑا تو صدق نہ ابتک حسن ہوا

ولہ

روضہ پہ اپنے مجھکو بلا لیجئے شہا
صورت ذرا تو اپنی دکھا دیجئے شہا

مضطر ہوں بیقرار ہوں بیتاب ہوں ملول
چہرہ سے برقع اپنا اوٹھا دیجئے شہا

لاکھوں غریب حق سے بلائے ہیں آپ نے
مجھکو بھی اپنے جلد بلا دیجئے شہا

مختار دو جہان کا کیا ہی حضور کو
بخشش میری تو حق سے کرا دیجئے شہا

عصیان سے ڈوبا جاتا ہون گرداب بحر مین
بیڑے مرے کو پار لگا دیجئے شہا

آوین نکیر قبر مین پوچھین سوال جب
صورت تب اپنی آکے دکھا دیجئے شہا

نار سقر کی راہ پہ شیطان ہے غوی
جنت کی راہ ہمکو بتا دیجئے شہا

دفتر سے فرد نامۂ اعمال بد سرے
منگوا کے اسکو وانسے مٹا دیجئے شہا

درد فراق ہجر سے ناشاد ہی غریب
اب در پہ اپنے اسکو بلا لیجئے شہا

نامہ مرا تو سیاہ ہی اعمال زشت سے
نیکون مین نام میرا لکھا دیجئے شہا

دنیا اگر نہووی تو پرواہ نہین ہمین
حق سے اب ہمکو عقبی دلا دیجئے شہا

حیران صدق سخت ہین مدت سے ہی پڑا
طیبہ اب اپنا اس کو دکھا دیجئے شہا

ولہ

عشق احمد مین اب جسکا دل کہ گھایل ہوگیا
جان لو بار گنہ اوس پہ سے زایل ہوگیا

جنت ماوی مین پاویگا مکان شیدا وہ شخص
محفل میلاد سلطان مین جو شامل ہوگیا

پا گیا نار جہنم سے وہ چھٹکارا ضرور
خطرۂ دوزخ سے جسکا رنگ زایل ہوگیا

پائیگا وہ رنج عشق کا نہین جسکا ذرا
لذت دنیا مین جسکا دل کہ مایل ہوگیا

شکر کیا ہی جسنے ذکر احمد مرسل کا شغل
اوس کے سر سے رنج و غم دنیا کا زایل ہوگیا

بنگئے موتی درخشان اسکے جانون خلد مین
آنسوون کو جو بہا محفل مین شامل ہوگیا

حشر مین سر پائیگا وہ شخص جانون دوستو
ایک دم بھی جو کہ یاد حق سے غافل ہوگیا

پہونچیگا فردوس مین جانون اسی کو دوستو
جنت ماوی کا اب حق سے جو سایل ہوگیا

شعر گوئی مین نہین تنہا صدق بہرہ تجکو کچھ
نعت لکھکر شاعرون مین تو بھی داخل ہوگیا

ولہ

نہین ہے کسی جا دفینہ ہمارا
ہے کلمہ محمد خزینہ ہمارا

پھٹا ہجر شہ سے ہے سینہ ہمارا
بڑا سخت ہے اب تو جینا ہمارا

مدینہ کی زیارت مین اور شوق مین
نہ کھانا رہا ہے نہ پینا ہمارا

شب و روز اب گرمی عشق سے
نکلتا ہے بیحد پسینہ ہمارا

اسی دل مین دیکھے ہین ہم روئے یار
یہہ سینہ ہے نقش نگینہ ہمارا

ہو دنیا مین جب تک نہ وہ مہ لقا
ہے مرنے سے بدتر یہہ جینا ہمارا

کہین کس سے جا کے اب حال حقیقت
بہرا درد و غم سے ہے سینہ ہمارا

بلاوے نہ آقا مدینے مین ہم کو
اس عالم مین کسے ہے ہیچ جینا ہمارا

شب ہجر سے اور غم و رنج سے
فگار ہے بڑا اب تو سینا ہمارا

کوئی دوست ہووے و یا ہووے دشمن
تواضع سے سب سے قرینا ہمارا

صحابہ کا جو شخص دشمن ہوا ہے
نہین جاویگا اس سے کینہ ہمارا

یہہ کہنے ہے اک بس جذبہ مین آ کر
جلا درد ہجران سے سینا ہمارا

نہین باز آوی ہے ہرگز گنہ سے
بڑا نفس سے یہہ کمینا ہمارا

حبیب مہربی سکھے رحلت نبی سے
یہہ سونا پڑا ہے مدینہ ہمارا

رسول مکرم کے ہم مدح خوان ہین
لب آسمان پہ ہے زینہ ہمارا

فراق جدائی غم ہجر سے
ہوا سبز رنگ مثل مینا ہمارا

مناجات ہے صدق کی یہہ ہی تجہہ سے
لگا پار یارب سفینہ ہمارا

ولہ

کسی طرح کا مجھے اب ملال بہی نرہا
کسیکو کیا ہے بقا جو بلال بہی نرہا

ہزار حیف ہی اس شخص اہل ثروت پر
مدینے جانیکا جسکو خیال بہی نرہا

قریش نالان تھے ہر طرح کی بلاؤن سے
رسول پیدا ہوئے پہر وبال بہی نرہا

ہوئے جو قتل مین راہ خدا مین دنیا مین
انہین تو عقبی کا کوئی زوال بہی نرہا

حسین ابن علی کو جنہون نی قتل کیا
انہین رسول کا ہرگز خیال بہی نرہا

بلال تھے تجھے پہرتے بہی مدینہ مین
رسول چل بسے مجکو وصال بہی نرہا

بڑے بڑے تھے جو شاہان ذی کرم ایجا
زمین مین دفن ہوئے انکا مال بہی نرہا

تو صدق سو رہا ہے غفلت سے بیخبر ہوکے
تجھے تو عقبیٰ کا کوئی خیال بھی نہ رہا

ولہ

اللہ ہے گناہوں سے مددگار ہمارا | بندے ہیں اُسیکے وہی ستار ہمارا
دوزخ سے نہ خطرہ ہے نہ ہی خواہش جنت | پہونچاوے جدھر چاہے اودھر یار ہمارا
بیٹھینگے سبھی در خلد پہ غلمان و ملایک | آویگا عجب شان سے مختار ہمارا
پوچھینگے ملک ہیں تو یہ ان سے کہونگا | ہے شافع مختار تو سردار ہمارا
کہتے تھے شب اسریٰ میں سبھی حور و ملک یہ | آویگا بڑی دھوم سے سردار ہمارا
دنیا کی مصیبت سے نہیں خطرہ ہی ہمکو | ہر حال میں اللہ ہے مددگار ہمارا
حضرت نے کہا ہو کے رکھے ہم سے محبت | دیکھیگا کسی روز وہ دیدار ہمارا
دہشت نہیں ہمکو ہی قیامت سے ذرا بھی | ہے سید ابرار تو مختار ہمارا
کہتے تھے نبی حق میں یہی بلال حبشی کے | ہے وہ تو محبت میں گرفتار ہمارا
دل عشق میں احمد کے تو بیچین بڑا ہے | جاویگا کسی طرح نہ آزار ہمارا ✤
ایک روز نبی نے کہا اویس قرن کو | مدت سے ہے وہ عشق میں بیمار ہمارا

مجھکو بھی تو گناہوں سے نہیں صدق ہی خطرہ
ہے احمد مرسل تو مددگار ہمارا

ولہ

مجھے ہی نہیں اب سہارا کسی کا | بجز ذات احمدؐ نہ یارا کسی کا ✤
ہے قبضہ میں حق کے بلا شبہ بیشک | گھٹانا کسی کا بڑھانا کسی کا ✤
سوائے محمدؐ قیامت میں ہرگز | نہیں وان تو ہوگا نہ یارا کسی کا ✤
قیامت میں ہونگے نبیوں کے درجے | محمدؐ سے زیادہ نہ ہوگا کسی کا ✤
نہ جب تک عبور ہوں ہمارے پیمبر | گذر پل سے ہرگز نہ ہوگا کسی کا ✤
بغیر از وسیلے محمدؐ کے جانو | نہیں ہوگا پل سے گذارا کسی کا
پڑے اپنی اپنی قیامت میں سبکو | نہ موسیٰ کسی کے نہ عیسیٰ کسی کا ✤

سبھی رضوان کہتا تھا اسرا مین ہر دم
جو عارف مین بندے وہ حق ہی کو دیکھین
ہوا جو کہ رتبہ ہے احمدؐ نبی کو ؎
خبر لیجیے آکے اب جلد اسکی ؎
پڑیگی قیامت مین اپنی سبھون کو
وسیلہ سے احمدؐ کے سب پار ہونگی
جسے دیوی ذلت جسے چاہی عزت
سوا تیرے حاجت نہ چاہون کسی سے
رسول خدا یہہ ہی کہتے تھے اکثر
مین پڑھتا ہون مولود سلطان عالم
نہوگا مددگار جز شاہ عالم
اگر ہوتی پیدا نہ ذات محمدؐ

اب آتا ہی وہ جلد بیمار کسی کا
برا وہ نہ دیکھین نہ اچھا کسی کا
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کسی کا
نکلتا ہی دم ای مسیحا کسی کا
نہ مادر کسی کی نہ بابا کسی کا ؎
نہ جانو تم ہرگز سہارا کسیکا
نہین حکم حق مین اجارا کسی کا
نہ محتاج کر اب خدایا کسی کا
نہ بہتر کسی کو ستانا کسی کا
اب آتا ہے گھر مین اجالا کسی کا
نہ آدم کسی کے نہ عیسی کسی کا
نہین لگتا پھر تو ٹھکانا کسی کا

خدا نے نبی بہت پیدا کیے صدق
نہین ایسا رتبہ بنایا کسی کا ؎

ولہ

دل مین میری ہے خیال مصطفےؐ
ائی دنیا مین ہزارون تھی رسل
مثل آئینہ تھا روئی باصفا
جسکہ قران مین ثنا خوان ہو کریم
کیا لکھیگا کوئی ممکن سے یہین
خواب مین ایک شب تو جھپکی لگ گئی
رکھتی مین سارے پیچھے تری
ہوتا وہ فی الفور عاشق ہی بشر
مبتلا ہوتا تھا وہ تو عشق مین

خواب مین دیکھون جمال مصطفےؐ
تھا نہین کوئی مثال مصطفےؐ
تھا مرات حق جمال مصطفےؐ
پھر لکھی کیا کوئی حال مصطفےؐ
حد سے بیحد مین کمال مصطفےؐ
آیا جو دل مین خیال مصطفےؐ
مین فزون سب سے کمال مصطفےؐ
دیکھ لیتا جو جمال مصطفےؐ
دیکھتا تھا جو جمال مصطفےؐ

ہے وصفون سے نہیں ممکن ثنا
مین لکھون اب کیا کمال مصطفیٰ

کہتے تہے حسرت سے دلمین یہہ اویس
دیکھیے کب ہو وصال مصطفیٰ

قطعہ

ہے انس سے یہہ ہی مروی بالیقین
تہا نہ چہرہ پر ملال مصطفیٰ

مجھسے اُف تک بہی نہیں کہتے کبہی
کیا ہی عمدہ تہی خصال مصطفیٰ

دل مین میری بیکلی رہتی ہی بس
جب سے دیکہا ہے جمال مصطفیٰ

معجزونکو سحر کہتے مشرکین
سنکے یہہ ہوتا ملال مصطفیٰ

ایک اعرابی گرا تہا فرش پر
دیکہہ ہیبت سے جلال مصطفیٰ

تہے نرالے عشق مین یوہی صہیب
تہے وہ مفتون جمال مصطفیٰ

وا اسفا امت کہے مرتے دم تلک
چشمون سے بہتا زلال مصطفیٰ

ہوگیا تاریک مثل شب جہان
جب ہوا تہا انتقال مصطفیٰ

تا رہین رہوے نہ کوئی امتی
تہا یہی حق سے مقال مصطفیٰ

ہجر مین اس شہ کے بعد از انتقال
تہا بہت غمگین بلال مصطفیٰ

ہے دعا اب صدق کی تجھسے کریم
دیکھہ لون پہر مین جمال مصطفیٰ

ولہ

چشم سے آنسو بہانا ہوگیا
درد و غم اپنا سنانا ہوگیا

جو در روضہ پہ جانا ہوگیا
پہر نہ ملنے کا ٹہکانا ہوگیا

عشق مین کیا دل دوانا ہوگیا
درد کا اپنے جتانا ہوگیا

پہونچا گر تو منزل مقصود کو
رحمت حق کا بہانا ہوگیا

کیا ہی حکمت تہی شب معراج مین
عاصیون کا بخشوانا ہوگیا

حسرتین دل کی نکالون یارسول
گر مدینہ مین جو آنا ہوگیا

کچھ نہین لی آپ نے مطلق خبر
دل محبت مین دوانا ہوگیا

آپکی الفت مین ای میری بیان
کیا کہون دشمن زمانا ہوگیا

جسم بھی بیکار ھی اس وہم عزیز
مرغ تن جبکہ پروانا ہو گیا

عشق کے باعث تمامی خلق مین
میرا قصہ اور فسانا ہو گیا

رہ گیا غفلت مین سوتا صدق تو
قافلہ جلد سے روانہ ہو گیا

ولہ

جس دلمین عشق شافع روز جزا ہوا
عالم کے رنج و غم سے وہ بیشک رہا ہوا

ذکر خدا سے جسنے کہ خالی رکھا ھی دل
وہ شخص رنج و غم مین سدا مبتلا ہوا

جو کام ھی ریا کا ثواب اسمین ہے نہین
مقبول ھی وہ کار جو بہر خدا ہوا

دیتا ھی رزق زانی و میخوارون کو کریم
محروم اسکے در سے نہ شاہ و گدا ہوا

روز ازل مین جسنے کہ زیارت رسول کی
جود و کرم مین وہ ہی تو بحر سخا ہوا

اور ہماری فضل خدائی کریم سے
حامی ہمارا حشر مین خیر الوریٰ ہوا

یہہ فخر ہمکو بہت ھی دنیا مین ای فنا
ہمکو خدا کے فضل سے ایمان عطا ہوا

ایمان اسکا ہوگا نہ مضبوط ہی قوی
جس شخص کے کہ قلب مین خوف و رجا ہوا

کیسی نماز پیاری ہی حق کو تو دوستو
قرآن مین جسکا ذکر بیان جا بجا ہوا

بس شکر ہے زبان سے خدای کریم کو
نعرہ ہماری شعرون کا صل علیٰ ہوا

ہوگا نہ صدق وہ تو پریشان دل کبھی
سینہ مین جس کے جان لو ذکر خدا ہوا

ولہ

پڑھیگا جو بشر دل سے اگر کلمہ محمد کا
محل اسکے لیئے طیار ہو ویگا زبرجد کا

مصیبت اور بلا مین سب ہماری دور ہوتی ہین
ہین اکسیر اعظم ہی بلا شک نام احمد کا

یقین جانو کہ رب کرتا ہی ذکر اسکا فرشتون سے
کوئی جو با ادب لیتا ھی نام حضرت محمد کا

یقین ہی خواب مین ہوویگی ایکدن اسکو زیارت کا
جو مردم عشق وہ رکھی اگر روی محمد کا

کبھی صورت کسی ہے سبب مدینے وہ تو پہنچیگا
جو رکھتا شوق ھی دل سے اگر کوئی محمد کا

سمجھ لینا حرام اسپہ ہو گئی ہی آگ دوزخ کی
جسے بہایا ہی دل سے نام پیارا بس محمد کا

تمنا ہی کہ میں جا کر پہاڑوں بلکوں سے یثرب
گدا کر دے خداوندا مجھے حضرت کی مرقد کا

یہی ہے آرزو میری یہی ہی التجا میری
الٰہی تو بجا ور کر دی مجکو کوئی احمد کا

شہنشاہی سے بڑھ کے ہی وہ دنیا کے مراتب میں
گدا گر ہے بلا شک جو کوئی کوچے محمد کا

ذرا غور و تامل سے بیان دیکھو تو ہونٹوں کو
جھٹ جاتی ہیں لب جب نام آتا ہی محمد کا

خوبی عادت بیان کب مجھ سے بھلا ای دوستو ہم سے
خدا فرما چکا قرآن میں جب اخلاق احمد کا

مزا آتا ہی زیادہ قند مصری سے سمجھ لینا
زبان پر جب میری آتی ہے نام حضرت محمد کا

بیان قامت نہیں ہو سکتا ہم سی کچھ ذرا مطلق
زمین پر بھی نہیں پڑتا تھا سایہ آپکی قد کا

بہک جاتا تھا وہ کوچہ جہاں تشریف لیجاتے
بیان کچھ ہو نہیں سکتا ہی خوشبوی محمد کا

گرا ابل سر کے شیطان اور گری ہی ہمت اوندھی قصہ
ہوا دنیا میں شہرہ جب شہ عالم کی آمد کا

یہہ عالم ہی یہہ دنیا ہی خلائق اسمیں رہتی ہی
ذرا سمجھو یہی گلشن بنا نور محمد کا

کہاں آدم کہاں عیسیٰ ذرا سوچو سمجھو تم
سمجھ لینا بڑا رتبہ ہی اعلیٰ سب سے احمد کا

تمنا ہی کہ رخصت ہو کے دنیا سے کہی حضرت کی قدموں پر
گذر فردوس اعلیٰ میں ہو کر جان مقصد کا

اسی کا نور ہی ہر جا اسی کا جلوہ ہی روشن
ملا لاریب ہی جانوں احد سے میم احمد کا

وضو کر کے محبت سے جو لیوے نام حضرت کو
نہیں مشکل میں خدشہ ہی اسے حشرات اور قد کا

جمعہ کے دن پڑھیگا جو کوئی صلوات کثرت سے
مکان فردوس اعلیٰ میں ملی اسکو زمرد کا

شفا پائیں مرض سے جو کہ دیو کر بال کو ہوں
چلا آتا ہی اب تک معجزہ موئی محمد کا

تعشق اضطرابی حد سی ہو گئی ہی فزوں ای دوستو
خیال آتا ہی دل میں جب کہ گیسوئی محمد کا

بڑا مشتاق زیارت ہوں دل حیران نالاں ہے
دکھا دی ای خدا تو ذرا جلوہ محمد کا

بلا اسکو نہیں پہونچیگی دنیا کی سمجھ لینا ذرا یارو
مصیبت میں جو لیگا صدق دل سے نام احمد کا

ولہ

جب کہ اس دنیا میں وہ سید ابرار آیا
سر در ہر دو جہان احمد مختار آیا

سرنگون تب ہوئی ابلیس لعیں کار اسبہات
کفر سارا مٹا اب دین کا سردار آیا

جنگ مین دیکھ کے کہتے تھی عمرؓ کو مشرک
بھاگو اسجا سے کہ وہ قاتل کفار آیا

ہلتی پتھر ہی تجرہ کی بھرا جکی ہیبت
اُن کی آن مین ہو کر شہ ابرار آیا

سنگریزے نے بھی پڑہی تھی صحرا جکی تصدیق
پھر تصدیق وہ صدیقؓ وفادار آیا

حسرت و یاس سے کہتے تھی اویس قرنی
یا نبی اب تو مین جینے سے ہون بیزار آیا

ہو گئے جنت مین جو حضرت تو پکار رضوان
لو قدم جلد کہ جنت کا وہ سردار آیا

کہا حضرت نی کہ ہو وینگی گنہ اسکی معاف
بعد مرنے جو میری قبر پہ زوار آیا

عرض ہی صدق کی یارب بہ طفیل احمد
دے نجات اسکو کہ دنیا سے ہی بیزار آیا

ولہ

عالم مین بجا احمد مختارؐ کا ڈنکا
کیا خوب بجا اس شہ ابرار کا ڈنکا

موسیٰؑ کا نہ عیسیٰؑ کا بجا ڈنکا نہ الیاسؑ
جیسا کہ بجا سید ابرار کا ڈنکا

ق

بت پرستی تو ہوا کرتی تھی عالم مین بہت
کعبہ مین بجا کرتا تھا کفار کا ڈنکا

کافور ہوئی کعبہ سے سب مشرک و کافر
جس وقت بجا سرور مختار کا ڈنکا

بتخانہ مین مندر مین تو ناقوس بجی ہین
مسجد مین بجے دین کے سردار کا ڈنکا

دوزخ مین پڑا رہیگا نہین کوئی بشر بھی
جس وقت بجے رحمت غفار کا ڈنکا

رحلت ہوئی دنیا سے جب ہی خیر بشر کی
بجنے لگا بابکرؓ وفادار کا ڈنکا

دو سال سے زیادہ بجی بابکرؓ کے ڈنکے
بعد اسکے بجا دوسرے سردار کا ڈنکا

فاروقؓ کے ڈنکے بجی لے شرق سے تا غرب
پھر بجنے لگا تیسرے سردار کا ڈنکا

مشہور ہوا ملک مین اور سارے عرب مین
عثمان غنیؓ صاحب زردار کا ڈنکا

ڈنکے بجی کچھ روز تو عثمان غنیؓ کے
بعد اسکے بجا حیدرؓ کرار کا ڈنکا

ڈنکے بجی ہونگے تو بس ایک جگہ پر
ہر جا پہ بجا سرور سردار کا ڈنکا

پا دیگا وہی شخص ثواب جنت ماوی
جو دل سے بجا دیگا انہین چار کا ڈنکا

ہے مجھے میں پہ ای تو دل تماشوں کو لیے
لاحول ولا سمجھ نہ اس ڈنکی کو بہائی
ہم ڈنکے سے معنی تو یہاں حکم کے جانون

ای نفس بجا تو نہ ابرار کا ڈنکا
جیسے کہ بجے ہند مین سالار کا ڈنکا
ہے ڈہول نہ تاشہ نہ یہاں یار کا ڈنکا

اس نفس نے کیسے ہی بہت ڈنکے بجائی
اب صدق بجا تو نہ ابرار کا ڈنکا

والہ

میرا دل بھی یہ تو ہی خدا ہی لو لگی ہی میری سیلا
پڑا ہی بیچ مین ہو نہین بے قرار ہوا دلکو میری ہی اضطرار
مری دلکو ابتو ہی بیکلی پڑا ہوا ہی مین گلی گلی
ہوئی عقل میری ہی سب سلب لیا نفل مجھکو جنونی
بین اسی کے در کا تو ہون گدا ہی دلکا میری یہ مدعا
میرا بخت ایسا تو ہی کہان کہ جمال دیکھون شہ زما
یہ نصیب میرا تو ہی نہین کہ جمال دیکھون شہ امین
مجھے قبر کا ہی بڑا سفر وہان ہو گی دہشت سخت تر
نہ مکان وہان ہو نہ ہو پدر نہ مکان ہووی نہ ہو دوی
یہی لین میری ہے ہا ہی یارون الگمین رسی تجہین غنی

یہی رات دن تو ہی اب دعا کہ دکھا نبی کو مجھے خدا
رہون رنج مین ہو نہین بیشمار کہ ہی تجھ رب تو مرا آشنا
مری حق مین بات یہی بھلی کہ خدا دکھاوی تو مہ لقا
یہ دعا تو میری ہی تجھ سے رب کہ مدینہ کو تو مجھی دکھا
یہ خدا تو تجھ سے ہی التجا کہ رسول اپنی کا در دکھا
مرا سینہ ابتو ہی بس بیان خدا آگ اسکی تو دم بجھا
گھسو لیا اسکے در یہ تو یہ جبین خدا دے تو اسکو مجھی دکھا
مجھے اس جگہ سے لگے خطر وہان دی امان تو بس خدا
نہ بچھونا ہووی نہ تکیہ سر خدا اسکے گھر سے تو دے بچا
یہی عرض کرتا ہون ہر گھڑی آ پوری کر دے میرا مدعا

ارے صدق تجھکو تو کیا جو لکھا ہے بخت مین ہو سکا
یہی اب خدا سے تو کر دعا کہ نبی کا روضہ تجھے دکھا

مرے دل کے مطلب کو بر لا یا خدایا
یہ دل مردہ رہتا ہی غفلت مین ہردم
مجھے ابتو احمد کی صورت کو جلدی
اپنی محبوب پیارے کی مجلس مین مجکو
نبی بولے جابر کے لڑکون کے حق مین

ولہ

میری حاجت ابتو روا کر خدایا
جلا دے جلا دے جلا دی خدایا
دکھا دی دکھا دی دکھا دی خدایا
بٹھا دے بٹھا دی بٹھا دی خدایا
جلا دے جلا دی جلا دی خدایا

غم و رنج دنیا کا اب دل سے میرے — بھلا دے بھلا دے بھلا دی بھلا دی خدایا
میں دیدار شربت کا رہتا ہوں پیاسا — پلا دے پلا دے پلا دی پلا دی خدایا
مزا عشق احمد کا سب سے ہے میٹھا — چکھا دے چکھا دی چکھا دے خدایا
گنہ اپنی دفتر سے امت کے ساری — مٹا دی مٹا دی مٹا دی خدایا
مدینہ کے پھولوں کی خوشبو تو مجھ کو — سنگھا دے سنگھا دی سنگھا دے خدایا
کوئی مژدہ چلنے مدینہ کا اب تو — سنا دی سنا دی سنا دی خدایا
نبی کہتے تھے منوہ حسنینؑ کو — کھلا دے کھلا دی کھلا دے خدایا
کوئی راہ طیبہ کے جانیکی مجھکو — بتا دی بتا دی بتا دے خدایا
میں سویا ہوں غفلت میں چونکا نہیں ہوں — جگا دی جگا دی جگا دی خدایا
تو اب رنج و غم فکر دنیا کے سارے — ہٹا دی ہٹا دے ہٹا دی خدایا
تو ابلیس مکر پھندوں سے مجھکو — چھوڑا دی چھوڑا دی چھوڑا دی خدایا
در روضہ پر تو کسی طرح سے — پہنچا دی پہنچا دی پہنچا دی خدایا
میرا دل محبت میں حضرت کے ہر دم — لگا دی لگا دی لگا دی خدایا
بچا کر بدوں سے تو ابراروں میں — ملا دے ملا دی ملا دے خدایا

تو راہِ حقیقت ذرا **صدق** کو
بتا دے بتا دے بتا دے خدایا

ولہ

واہ کیا آدم و حوا سے یہ جوہر نکلا — صلب سے انکی محمدؐ سا پیمبر نکلا
موسیٰ و عیسیٰ نبی آئی پیمبر لاکھوں — پر نہ عالم میں کوئی آپ سے بہتر نکلا
کیا کلام آپ کا تھا صل علیٰ صل علیٰ — جو سخن آپ سے نکلا وہی بہتر نکلا
خواب میں دیکھ کے وہ روئے منور اطہرؐ — کیا میری آنکھوں سے طوفان سمندر نکلا
لایا ایمان نبی پر وہ ہی بہتر ہے بشر — جسنے تصدیق نکی وہ تو دل ابتر نکلا
حشر میں جبیں اترا دیگا وہ بے ایمان انسان — جو کہ اس دنیا میں ایمان سے مکر نکلا

تھے مددگار صحابی بھی بہت سے یارو
پر ابابکر سا کوئی نہیں یار نکلا

عدل و انصاف میں جیسے کہ عمر تھے عادل
سچ فی الحقیقت نہیں ایسا کوئی افسر نکلا

ہیں فرشتے بھی حیادار خدا کے بندے
پر کوئی شرم میں عثمان سی نہ بڑھکر نکلا

تھے صحابہ سبھی حضرت کے ورع میں کامل
پر علی کا نہ کوئی زہد میں ہمسر نکلا

جان نثاری میں صحابی تھے بہت سی اکثر
پر وفادار علی سے نہیں بڑھکر نکلا

جسکو ثروت ہوئی اور وہ یثرب نہ گیا
وہ نصیبے کا بڑا سخت دلدر نکلا

کھوئیگی ہول قیامت میں یہ عیبی لاریب
کاش میں امت احمد سے نہ بڑھکر نکلا

جسنے مرشد کا نہ ماں باپ کا کہنا مانا ہو
حیف صد حیف کہ وہ سب میں ستمگر نکلا

چشم کو کھول کے دیکھو ذرا کان قدرت
کوئی نیلم کوئی ہیرا کوئی جوہر نکلا

بحر دنیا میں گرا وہ ہی تو دلدل میں پھنسا
غرق وحدت جو ہوا وہ تو اچھلکر نکلا

آتش ہجر جدائی کے قلق سے ناگاہ
شعلہ ایک آہ کا دل سے مری بنکر نکلا

آتش ہجر میں رویا جو بحال مضطر
چشم سے ایک مری اشک سا گوہر نکلا

عرض کرتا ہوں ذرا آکے خبر لیجیئے مری
ورنہ سینہ سے پریشان دل مضطر نکلا

گور میں کیا دیگی دیکھ ہی بلاشک اسکو
کپڑے باریک پہنکر جو اکڑ کر نکلا

قبر میں اسکا کفن میلا نہو گا ہرگز
بدترین خلق جو اپنی کو سمجھکر نکلا

نہ کری یاد خدا اور رہی غفلت تجھکو
حیف ای صدق کہ تو خلق سے بدتر نکلا

ولہ

ہے بھلا جسنے کہ اللہ کو اکبر جانا
رہبر خلق محمد کو پیمبر جانا

چاہیئے احمد مرسل سے محبت ہمکو
ہو گا محشر میں ہمیں پل سے گذر کر جانا

ہے تمنا کہ چھوے ہاتھ کو اپنے احقر
سرور ہر دوسرا کے جو ہو در پر جانا

حالت نزع سے کہتا ہوں یہی میں غمناک
یا رسول عربی ہم پہ مدد کر جانا

شب معراج میں کہتے تھی کسی جا پہ اویس
شافع روز جزا مجھپہ نظر کر جانا

قبر کا او سکو نہ خطرہ ہی نہ محشر سے ضرر
شافع خلق کو جس شخص نے افسر جانا

امت خیر البشر سب ہی کرتی ہین دعا
ہو خدا ہمکو تو فردوس کے اندر جانا

فی الحقیقت ہی وہ حیوان نہین ہے انسان
وہی انسان ہی کہ جو آپ کو اصغر جانا

نفس بد سے ہوا سرکش بڑا ہی فتنہ
وائی اوس شخص پہ جسنے اسی احقر جانا

یہی اچھا یہی بہتر یہی افضل ہی فنا
نفس کش کر کے جو اس آپ کو بدتر جانا

وہی بہتر وہی کرتی وہی اگر ستہ چلے
ہو نہ جس شخص کو دنیا سے سفر کر جانا

ہے گنہ تجھ کو ملے سے ہی شرم و ندامت ہی ضرور
بدترین ہی وہ گنہ جسکو کہ کمتر جانا

کیون گنہ کرتا ہی کیون حق سے ہوا غافل
قبر مین ای فنا تجکو ہے مقرر جانا

وائی جو علم پڑہا اور رہا وہ گمراہ
جب رسالت کو نہ جانا تو کیا بہتر جانا

باغ فردوس مین پہونچیگا بلا شک وہ ضرور
جس بشر نے کہ محمد کو ہے رہبر جانا

صدق مسکین کا یہی آداب سے کہدینا سلام
ہو جو اے خضر کہین روضۂ انور جانا ❊

ولہ

شرم و حیا کا شیوہ جو اور انبیا مین تہا
وہ سب طریقہ شافع روز جزا مین تہا

ایسا نہین تہا یوسف مصر کا حسن بہی
حسن و جمال جیسا رسول خدا مین تہا

ایسا کسی بشر مین نہ حلم و ادب ہوا ❊
جو حلم اور خلق شہ دوسرا مین تہا

دنیا سی کچہہ غرض تہی نہ پروردی سے کام
دل آپ کا لگا ہوا راہ خدا مین تہا

جن و بشر مین ایسا نہ تہا وصف اور کمال
وصف و کمال جو شہ ارض و سما مین تہا

ظاہر مین آنکہین سوتی تہین یہ جانون دوستو
دل خواب مین بہی آپ کا یاد خدا مین تہا

ایسا کرم کا شیوہ کسی مین ہوا نہین
جیسا سخا کا شیوہ حبیب خدا مین تہا

سختی سے کوئی بات کسی سے نہین کہی
کیا حلم اور وقار شہ انبیا مین تہا

ظاہر کلام کرتے تہی لوگون کے ساتہہ مین
دل آپ کا ہمیشہ تو ذکر خدا مین تہا

جامہ سے جس کے لگ گیا دست شہ امم
وہ جامہ بس بسا ہوا عطر حنا مین تہا

طے کرتا تہا براق نہی پل مین آسمان
برکت سی نام لینے رسول کریم کے
جسدم چلے رسول خدا آسمان پر
یہ مرتبہ تو اور رسل کا ہوا نہین
ایسا نہوگا شوق کسی شخص کو کبہی
کاٹے سے اژدہے کے تو انسو بہا گئے
پیاسے شہید ہونگے نواسے رسول کے
کیا خاطر حسین ہی جسکا نہین شمار
ظاہر ملال ہہرتے تہے کوچہ مین شام کے
وہ دیکھہ لینگے جا کے سزا اپنی قبر مین
وہ چین ہی سے رہونگی جا کر بہشت مین
شکر خدا تو چاہیے دنیا مین آن کر
عبرت سے خاک دیکہی جو دونکی ایک سی
آزاد ہوگیا ہی وہ توبہ سے جان لو
آزادی اپنے پائی سے ہو لو دکرنی ان سے
جائی بہشت اُسکی ہی فضل خداسی جا

قطعہ

ساعت مین تخت جا تا سلیمان ہوا مین تہا
وہ بچ گیا جو بیٹہ گیا کوہی بلا مین تہا
ایک غلغلہ سا شور کا ارض و سما مین تہا
اقرا اٹہا یا آپ کو غار حرا مین تہا
صدیق کو جو عشق کہ راہ خدا مین تہا
دل صبر سے لگا ہوا بس مصطفی مین تہا
لکہا ہوا یہ پہلے ہی حکم قضا مین تہا
کوثر کا جام رضوان لیے کربلا مین تہا
دل اُنکا تو لگا ہوا خیر الوری مین تہا
جنکو شراب پینا بہی جنکی غذا مین تہا
جنکا کہ دل لگا ہوا خیر الوری مین تہا
انسان پہلے شکم کے رنج و بلا مین تہا
ایک ذرہ فرق کچھ نہ بہی شاہ و گدا مین تہا
مدت سے جو بہنسا ہوا حرص و ہوا مین تہا
جو عرصہ سے لگا ہوا جور و جفا مین تہا
مرنے سے اپنے پہلی جو خوف و رجا مین تہا

لکہون کوئی غزل تو مین اب صدق نعت مین
مدت سے یہہ خیال تو فکر رسا مین تہا

ولہ

خواب مین جسکے وہ اب صاحب بُرہان نظر آیا
لاریب وہی صورت رحمن نظر آیا
ہوا مجنون ہی جو عشق نبی مین سرشار
باغ دنیا تو اُسے دشت و بیابان نظر آیا
دل بیمار مین جز ذات شہ ہر دو سرا
نہین اسکو کوئی اب درد کا درمان نظر آیا
جو بشر ہوگیا اب عشق محمد مین فنا
گہر تو اپنا اُسے بس خانہ زندان نظر آیا

کوچۂ عشق مین دیکھا ھی فنا ہوتے
اُس جگہہ گبر نہ ھند و نہ مسلمان نظر آیا

غور سے فکر و تامل سے جو دیکھا اُسکو
وہی ظاہر وہی باطن وہی رخشان نظر آیا

گل مین وہی غنچہ مین وہی دیر و چمن مین
ہر اک جائی وہی نور درفشان نظر آیا

ہر رنگ مین ہر شے مین ہر ایک نخل و حجر مین
ہر اک انسان مین وہی صورت انسان نظر آیا

چشم دل کھول کے دیکھا جو کسی جا پہ اُسے
وہی اونچا وہی نیچا وہی یکسان نظر آیا

آئینۂ دل مین ذرا غور سے دیکھا اُسکو ⁂
وہی حاضر وہی ناظر وہی پنہان نظر آیا

کوچہ و بستی مین پھرتا ہون مین وحشی کیطرح
کوئی عالم مین نہین مجھسا پریشان نظر آیا

وائی تقدیر نہین کوئی شکایت تجھ سے
آج تک مجکو نہین وصل کا سامان نظر آیا

کشش عشق مین تاثیر ھے مثل تجلی ⁂
واہ بلقیس کو بھی تخت سلیمان نظر آیا

حالت نزع مین ایک شخص کو اک سمت لٹا
کہین ابلیس لعین دیتے ایمان نظر آیا

جائے عبرت ھے نصیحت کو سمجھ لو یارو
وائی اُسوقت مین ہر مرد تو ترسان نظر آیا

عشق ہو جاویگا اُسکو تو جمیعہ کا ضرور ⁂
جس بشر کو کہین اب **صدق** کا دیوان نظر آیا

ولہ

احمد سے بڑھکے کوئی بھی افسر نہین ہوا
عالم مین ایسا جانون کہ رہبر نہین ہوا

جو اصل بد ھی وہ کبھی جوہر نہین ہوا
جو ذرہ مٹی ھی کبھی کنکر نہین ہوا

آدم سے لیکے عیسیٰ تلک سب حبیب ہین
پیارا خدا کو ایسا پیمبر نہین ہوا

بدھی لیے بہہ پھرتا ھی چار و طرف مجھے
اس نفس سے تو کوئی ستمگر نہین ہوا

جس شخص نی کہ آپ کو سمجھا بزرگ ھی
بیہ جان لو کہ وہ کبھی برتر نہین ہوا

جو بدسرشت ھی وہ کبھی عارف نہ ہوئیگا
کنکر کہین زمرد و گوہر نہین ھوا

عارف جو ہو گیا ھی زوال اُسکو ہی نہین
جو لعل ہو گیا ھی وہ پتھر نہین ہوا

واعظ عمل جو کبھی پہ اپنے نہین کرے
پند اُسکے سے اثر کبھی دل پر نہین ہوا

بیشک برا وہ مرد ہی کچھ اسمین شک نہین
دنیا کے درد و غم سے جو مضطر نہین ہوا

ای صدق کر دعا کہ خدا کر دی اب حسن
تجھہ سا تو کوئی دنیا میں بد تر نجبن ہوا.

ولہ

خواب میں صورت انور پہ میرا دل آیا — پڑہ درود اپنی کوئی کہتا یہ سایل آیا
آئی دنیا میں بہتی ہی شکیل و خوشخو — پر نہ احمد سا کوئی شکل و شمایل آیا
ق آئی عالم میں نبی لاکھہ سے زیادہ جانو — بہر بخشش نہ کوئی ایسا وسایل آیا
خلق میں ہمکو تو بتلادو ذرا اکبر و یہود — خوبی و عقل میں ایسا کوئی کامل آیا
واہ کیا صحبت تاثیر تہی شاہ لولاک — کامل ہوا وان آکے جو جاہل آیا
فیض بخشی شہ ابرار کی کیا ہو تحریر — پہر کے محروم کوئی وان سے نہ سایل آیا
ق کیا ہم بہی نہیں جانوں ہوا امت عیسی — کون تہی وہ نبی جو سب سے اوایل آیا
نہ ہ محمد میں بلا شک ہی رسول اکرم — نور سب نبیون سے جنکا کہ اوایل آیا
جسم شریف نہیں اثنا ہے نبی کا کہنا — ڈوبا دہ بحر میں اور اوسکو نہ ساحل آیا
ہوگئی عفو گناہ آپکی توجہ سے چلکر — روضۂ خیر بشر سے جو کوئی ہل آیا
غلبۂ شوق میں کہتی تہی اویس قرنی — کس جگہہ آنکہہ لگی ہائی کہان دل آیا
کہتی تہی عاشق جانباز بلال حبشی — سو گیا شوق میں اور ہائی کہان دل آیا

صدق تو کاموں میں حق کے تو کرے تہی سستی
تجہہ سا دنیا میں کوئی شخص نہ کاہل آیا

ولہ

اٹہا نقاب کو چہرہ سے مجھے جلوہ اپنا دکہا دیا — رخ نور اپنا ذرا دکہا مجہی بہی بلا میں پہنسا دیا
دکہا اپنا مجکو تو سمہ لقا مجہی خاک پر ہی گرا دیا — جہلی عشق کی تو مجھے ہوا مرا رنگ چہرا اڑا دیا
جہلک اپنی تو نے ذرا دکہا میرا دلکو تو نے ہی لیلیا — جو غم میں غوطہ ہی دیدیا مجہی تہہ زمین پہ بٹہا دیا
دکہا تو نے اپنی بہین ذرا مرا ہوش سارا گنوا دیا — مجہی عشق کا تو سبق دیا جو پڑہا تہا مجکو بہلا دیا
جہلی ایک ایسی تو بس ہوا کہ سرو انکہوں میں چہپا گیا — جو چمن میں غنچہ تہی جابجا سبہی غنچوں کو کہلا دیا

نہیں لگتا ترا کہیں ٹھکانہ مقام بھی نہ مکاں ترا
لگا تیر ایسا تو کارگر ہوا زخم اس سے تو سر بسر
تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کو بکو مجھے یاد تن بدن سے جینے کی
تری عشق میں ہوں میں نعرہ زن نہیں خوش لگی ہے مجھے جہاں
مرا دل ٹھکانے رہا نہیں مری ہوش اب نہیں بجا ہے
تری یاد آتی ہے جس گھڑی مجھے بجلی لگتی ہے بس تری
مری دلہن اب تو ہی ترا غم نہیں چین مجھکو ہی ایک دم

میری نظروں میں تو ہی تو بسا تو نے غم میں اپنے ڈبا دیا
لگی برچھی ایسی تو سینہ پر مجھے فرش پر ہی گرا دیا
تری دیکھنی کی ہی آرزو مجھے دل سے تو نے بھلا دیا
نہیں بہاتا کوئی مجھے سخن تری ہجر نے ہی رلا دیا
مجھے تنگی اپنے خبر نہیں مجھے ہستی نے ہی مٹا دیا
ترا منہ تو دیکھو نہیں اب ذری تری غم نے ہی گھلا دیا
تری ہجر میں ہی بڑا الم مرا سینہ تو نے جلا دیا

اری **صدق** اب تو بکے ہے کیا جو خدا کرے بھی سو ہو چکا
نہیں اس جگہ پہ ہے چون چرا تجھی عشق نے بھی گھلا دیا

ایک عاشق والہ و شیدا ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا آپ ہی آپ کہہ رہا تھا

ولہ

شب معراج میں آقا ایک دولہا سا بنا ہوگا
عجائب کیفیت ہوگی عجائب اک سماں ہوگا
عمامے سبز نوری میں سنہری نقش سب ہونگے
اک ہوگی کفش یاقوت احمر پاؤں میں جگمگ
دو دو بہ سینہ جنت سے آنکھوں میں کھنچے ہونگے
چھڑی اک ہاتھ میں ہوگی زمرد کی نرالی سی
قبا ہی جنت ماوی کی تو اس دم زیب تن ہوگی
بھلا اس وقت کا عالم کروں کیا یاد میں دلہن
رخ انور میں حضرت کے پسینے کی ہوگی
زمیں سے عرش تک اس دم عجیبی اک جلوہ ہوگی
شمع جبریل کے ہاتھوں میں نوری ایک ہوگی
عجب ایک لطف واں ہوگا عجائب کیفیت ہوگی

در اقدس پہ آ براق جنت سے کھڑا ہوگا
عمامہ سبز زریں سر پہ حضرت کی سجا ہوگا
زمرد سبز کا طرہ بھی اس میں ایک لگا ہوگا
کمر سے پٹکہ زریں بھی حضرت ایک بندھا ہوگا
انگوٹھی میں نگینہ بھی زبرجد ایک جڑا ہوگا
عجائب ایک جامہ تن پہ احمد کے سجا ہوگا
زمرد تاج نوری سبز سر پہ ایک رکھا ہوگا
رخ زیبا پہ حضرت کے عجب نور ضیا ہوگا
بہر او اس دم صورت زیبا کا نقشہ کیا بنا ہوگا
جلو میں آپ کے ہمرہ فرشتوں کا بڑا ہوگا
فرشتوں کا صدا لا پہ حلقہ سا بندھا ہوگا
فرشتوں کا پرا آگے در والا جما ہوگا

سماں ایسی طرح تو کہ فرشتے جب چلے ہونگے
زمیں سے عرش تک اُس دم تو کیسا اک سماں ہوگا

قدم جب حجرۂ اقدس سے باہر رکھے ہونگے
وہاں جبریل اُس دم دیدۂ فرش بنا ہوگا

ق

ہوا ہوگا گذر جس راہ اُس عالی پیمبر کا
اویس ایک سمت میں بیہوش اُس جا پر پڑا ہوگا

نہ اُنکی خبر ہوگی نہ جانیکی خبر اُسکو
دلِ نالاں اسی حسرت میں اُسکا پھر جلا ہوگا

عجائب کیفیت ہوگی زبان پر جو نہیں آتی
کہیں پردہ وہ وحدت لامکانی جب اُٹھا ہوگا

برای سیر جسدم آپ واں سے پھر چلے ہونگے
پئے تعظیم آ رضوان درِ جنت کھڑا ہوگا

دلِ ناشاد اس جا پر پڑی چلتے میں ہم یارو
بلال حبشی پہلے سب سے جنت میں گیا ہوگا

درِ دوزخ پہ تالے حکمِ حق سے جڑ گئے ہونگے
شبِ اسریٰ کی عظمت سے درِ جنت کھلا ہوگا

عذابِ قبر عالم کے ہر اک جا سے اُٹھے ہونگے
برائے ہم سیہ کاراں درِ رحمت کھلا ہوگا

صفیں باندھی کھڑی ہوونگی جنت کی تو سب حوریں
پر غلمان ہر اک جا پر کمر بستہ کھڑا ہوگا

پئے تعظیم شیون کے پرے ہوونگے سب یکجا
وہ داخل بیچ میں سب کے محمد مصطفیٰ ہوگا

پرندے پڑھتی ہونگی کلمۂ طیب درختوں پر
نرالا نغمہ طوبیٰ کا جنت میں سماں ہوگا

صدا نغمونکی ہوویگی ہوا لگ کر درختوں سے
مگر طوبیٰ کے پتوں سے بھی نغمہ ایک جدا ہوگا

کہیں غنچے لگی ہونگی کہیں پر گل کھلے ہونگے
کہیں بیٹھا درختوں پر پرند و نکا پڑا ہوگا

لکھا ہوگا ہر اک پتی پہ کلمہ بسمہٖ عالم
ہر اک پھولونکی پتی پر نرالا اک سماں ہوگا

ہر اک ڈالی پہ بیٹھے بھی زمرد کے لگی ہونگے
شجر سونے کا ہر کیاری میں عمدہ سا لگا ہوگا

کہیں پانی بہتا ہوگا کہیں نہریں چلی ہونگی
کہیں فوارے سے چلنے کا وہاں ہر اک مزا ہوگا

مرصع حوض ہوونگے بنے مینا مرصع سے
کہیں پنا کہیں نیلم کہیں ہیرا جڑا ہوگا

صفائی شیشوں سے بہتر ہی ہوگی خیابانکی
ہر اک کیاری میں تختہ ایک پھولوں سے کھلا ہوگا

دماغ ہونگی معطر ساری خوشبوئی بہشت اُس سے
ہزاروں قسم کے پھولوں کا دستہ سا لگا ہوگا

زمیں عنبر فشاں ہوگی لپٹ اُسمیں عطر کی ہوگی
وہاں پر فرش سندس بھی قرینہ سے بچھا ہوگا

مزا جنت میں وہ ہوگا جو لکھنے میں نہیں آتا
کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا ہوگا

بروزِ حشر ہوویگی خلایق سب پراگندہ
شفیعِ عاصیاں سب پر محمد مصطفیٰ ہوگا

رسول دوسرا کی نعت بیحد ہی سنو یارو — مدح کا ایک شمہ بھی نہ کچھ مجھسے ادا ہوگا
ڈرو اوس دن کی دہشت سے میری یارو عزیزو تم — نہ گہر ہوگا نہ در ہوگا یہ عالم سب فنا ہوگا
مراتب اولیاؤن کے نہین ہو وینگی واسپر — بشر جب تک محبت مین نہ حضرت کے فنا ہوگا
خداوند مجھے کیجو تو اوس دن یار کا ہی مین — کہ جس دن شافع محشر تو دولہہ بنا ہوگا
وہی سمجھیگا شعرون کو وہی سمجھیگا مطلب کو — مزا جسکو پیمبر کی محبت مین ملا ہوگا
یقین جانون یقین سمجھو مری تم ای رفیقو سب — کسی دن اپنا بستر بھی مدینہ مین لگا ہوگا
پڑھیگا صدق دل سے جو کہ کلمہ اک دفعہ احمد — یقین ہی خلد مین بیشک محل اسکو عطا ہوگا

مدح کیتا قیامت مین رسول احمد مرسل
وہان پر صدق بیچارہ کسی جا پر کھڑا ہوگا

ولہ

اوسکو حمد ہی جسنے کیا آب روان پیدا — زمین و آسمان پیدا کیا کون و مکان پیدا
نہ تہا عالم نہ تہی ہستی نہین تہا کچھ نشان پیدا — سبب سے احمد مرسل ہوا سارا جہان پیدا
اگر ظاہر ہوئی کچھ بھی مگر پیدا ہوا تہا نور پہلے سے — ق — انہین کے نور سے ساری ہوئی ہین انس و جان پیدا
کہا حق نے کہ مین پیدا انہین کرتا کبھی کچھ بھی — محمد ہی کے باعث سے کیا ہی کل جہان پیدا
سخن تہا آپ کا ایسا نہ کہتی بات کوئی تھے — نہ کوئی خلق مین ایسا ہوا شیرین زبان پیدا
اگر پیدا انہوں سرور عالم نہین ہوتا کبھی کوئی — ق — انہین کے تو وسیلہ سے ہوئی کون و مکان پیدا
انہین کے نور سے ہین اُنہین کی نور سے کوثر — انہین کی نور سے بیشک ہوئی باغ جنان پیدا
نہ چودہ طبقے ہوتی اور نہ ہوتی کوئی شئے او نہین — ہوئی صدقہ سے حضرت کی زمین آسمان پیدا
اندھیرا تہا خلایق مین پڑا تاریک تہا عالم — طفیل نور حضرت کے ہوا نور جہان پیدا
نہ تہی انس نہ تہی مٹی نہ تہی آب و ہوا کچھ بھی — محمد کے وسیلہ سے ہوا انسان کا سب نام و نشان پیدا
بنائی چاند اور سورج نہین حکمت سے خالی کچھ — کسی شے کو نہین حق نے کیا ہی رایگان پیدا
نہ تہی گلشن نہ تھے غنچے نہ صحرا او بیابان تہا — ہوئی احمد کے نور ہی سے یہہ ساری گلستان پیدا
طفیل سید عالم ہے شکا کوئی دو سرخ مین — ہیری اس شعر کے مصرع سے ہی راز نہان پیدا

نہ کھانے اور پینے کو بشر جن آئی دنیا میں — عبادت کے لیے جنتک ہوئی ہیں انس جن پیدا
گنہ کرتا ہے بھاری اور بڑا کمزور ہے انسان — نہیں پیدا ہوا انسان سے کوئی ناتوان پیدا
وہ آئے شاہ دنیا میں کہ جنکی فوجیں ہیں لاکھوں — وہ ایسے گم ہوئے انکا نہیں نام و نشان پیدا
طوالت اور درازی دن قیامت خلائق پر — بڑا ہی صور سے ہووینگا وان ہول گران پیدا
سوا نیزہ پہ آویگا سورج دن قیامت کے — بڑا اک دھوپ سے ہووینگا وان شور و فغان پیدا

سمجھ لے صدق عبرت سے سراسر ہے فنا عالم
گیا دنیا سے جو انسان بھلا ہے وہ کہان پیدا

طرز جدید میں غزل در بیان ولادت از میلاد شریف ۔ تصنیف مصنف

ولہ

در پہ جبریل کا تو آنا تھا — تلوؤن سے آنکھ کا لگانا تھا
آپ کو دیکھنے تو آئے تھے — کام کا تو فقط بہانا تھا
آنکھ قدمون سے بس لگا کے شہا — لوٹ سدرہ پہ انکو جانا تھا
در اقدس پہ قدسیون کو ضرور — جھولا حضرت کو آ جھلانا تھا
ق
رضوان کو آن کر ادب سے بڑے — میوہ خلد بھی کھلانا تھا
جام نقشین سبز میں جانون — آپ کو شیر اونھین پلانا تھا
حورون کو خلد سے تو آ کے وہان — سرمہ ناز بھی لگانا تھا
بستر ناز پر لٹا کے اونھین — لوریان دیکے بس سلانا تھا
رخ گلگون سے عرق پونچھ شہا — اپنے کپڑون کو پھر بسانا تھا
کر کے خدمت حضور شاہ امم — اپنا عاشق اونھین جتانا تھا
رھتے بیدار تھے رسول خدا — دل کو اللہ مین لگانا تھا
تارون سے بھی اشارے تھے اکثر — چاند کو دیکھ مسکرانا تھا

خواب میں صدق کو دکھا کے جھلک
اپنا شیدا اونھین بنانا تھا

غزل در بیان معراج از میلاد شریف تصنیف مصنف

ولہ

آکے جبریل کا اوٹھانا تھا
خواب سے آپ کو جگانا تھا

ساغر وصل کا پلانا تھا
سیر جنت کا بس بہانا تھا

نیند سے آپ کو جگا کے ذرا
مژدۂ وصل کا سنانا تھا

حق کو منظور تو بلا کے وہان
اپنی رحمت کا بس دکھانا تھا

اپنے محبوب اور پیارے کو
حال محشر سبہی سنانا تھا

حق کی جانیگا کون حکمت کو
بہید اپنا سبہی جتانا تھا

آپ کو عرش پر بلا کے فقط
اپنے دیدار کا دکھانا تھا

ایک حکمت تہی یہہ بہی اسری اپنی
راز غیبی سبہی بتانا تھا

ساغر وصل کو پلا کے وہان
باغ فردوس بہی دکہانا تھا

خلد کا عطر بہی لگا کے وہین
میوہ فردوس بہی کہلانا تھا

عرش اعلی پہ آپ کو جا کر
حق سے امت کا بخشوانا تھا

کام اسری مین ایک تہا یہہ بہی
خلق کو رب سے بس ملانا تھا

ذات والا ہوئی گر پیدا
عاصیون کا نہین ٹہکانا تھا

اوسکی حکمت کو کیا کوئی جانے
علم کل آپ کو سکہانا تھا

قطعہ بند حال ملک شام در خواب

خواب مین بس بلال کے جاکر
اپنا جلوہ اوسے دکہانا تھا

راز سے ناز سے لاڑ سے پیار سے
اپنے روٹہے کا بس منانا تھا

شب معراج مین یہہ کہتے اویس
عاشقون کا فقط جلانا تھا

صدق حکمت تہی یہہ بلانے مین
رتبہ احمد کا بس بڑہانا تھا

ردیف حرف ب

ہو حمد مجہہ سے خالق پروردگار کب
نعت رسول ہو وی ادا زنہار کب

عصیان مین غرق رہتا ہون رات دن پڑا
درگاہ حق مین میرا ہے عز و وقار کب

میرا کلام پست ہی بالکل ہی ناتمام — اپنے کلام پر مجھے افتخار کب
ایمان بشر کو دینا خدا ہی کا کام ہے — انسان کو اپنی نفس پہ ہے بھلا اختیار کب

فردوس میں مقام تو فضل خدا سے ہے — طاعات کے بھروسہ پہ ہے اعتبار کب
جو چاہے سو کیا ہے وہ جو چاہی سو کرے — حکم خدا میں خلق کو ہے اختیار کب
مت فخر کر تو دولت و ثروت پہ آ فتا — عمر دو روزہ پر ہے بھلا اعتبار کب
اس آرزو میں رہتا ہوں میں رات دن پڑا — لیجائے بخت خانۂ پروردگار کب
روتا مدام ہوں میں اسی غم میں زار زار — دکھلائے مجکو طیبہ وہ پروردگار کب
ای رب سوال تجھ سے ہے شام و سحر یہی — ہوویگا یہہ مدینہ میں خدمتگذار کب
اے نفس شومی سے تو بڑا ہی گنہ میں آب — بلوا دیں مجکو در شہ والا تبار کب
مدفون ہیں بقیعہ میں ابرار اور شہید — لایق بقیعہ کے تو ہے اپنا مزار کب
یہہ جان لو یقین ہمارے رسول کے — ہوویگا پل صراط سے اپنا گذار کب
توحید میں شام کے بھی کھنچے بلال گئے — بی مہ لقا کے دلکو ہے میری قرار کب
ق جب تک قدم نہ جائی ثبہ کا ثبات کا — فردوس میں کسی کا بھلا ہو گذار کب
کہتے رسول جبکہ سناتے تھے مشرکین — ان کافروں کی بات کا ہے اعتبار کب
دیکھے بن معجزہ کو نہیں لاتے ہیں یقین — اب و لعین اپنے ہوتے ہیں یہہ شرمسار کب
حب خدا انکی ہے ابی جہل پہ ضرور — مانے وہ بات میری کو ہے بد شعار کب
رکھتے ہیں بغض جو کہ صحابۂ کرام سے — محشر میں انکو ہوویگا عز و وقار کب
لائے رسول پر نہیں ایمان جو بشر — رحمت خدا سے برسیگی انپہ بہار کب
جن قوموں نے نہ مانا ہے کہنا رسول کا — برسیگی انپہ رحمت پروردگار کب

ہے صدق انتظار میں اب رات دن پڑا
دکھلائے اسکو روضہ وہ پروردگار کب

ولہ

پہرتا ہوں باغ دنیا میں میں نعرہ زن خراب — جب مہ لقا نہو دی تو ہے سب چمن خراب

نعت نبی مین کیا لکھون مجھے لب ہین خراب — ایک روح صرف پاک ھی سارا بدن خراب
کیا لیتین عطر آتی ہین طیبہ رسول بین — اوس بوی عنبرین سے ھی مشک ختن خراب
عشق نبی مین جوکہ سدا رہیگا جان تو — اسکا نہ گور مین کبہی ہوگا کفن خراب
ہوگا عذاب تولے سے بیشک بی شبہہ — جس شخص کا کہ نکلیگا وان سروزن ا
دنیا کے گل خراب ہین غنچے خراب ہین — قالب مین روح پاک ھی سارا بدن خراب
دنیا کی شیرنی پہ تو مت رہیجیو دوستو — ہو موت کی تو تلخی سے میٹھا دہن خراب
ای نفس قطع کرنی ہین عقبی کی منزلین — اوس رہ نہ چلیو جسکا ھی چلنا کٹھن خراب
غافل جو حق سی رہتی ہین لڑتے ہین رات دن — واللہ بس وہی ہین یہان مرد و زن خراب
مین خود برا ہون اور میرا نفس ھے برا — مشہور ھی دنیا مین میرا سخن خراب
جان حق کی یاد ہووی وہ بی وطنی ھی بہینہ — غفلت جب حق سے ہووی تو ھی وہ وطن خراب
جو شخص لا ابالی ھی بی باک پھرتے ہین — گردش سے اونکو کرتا ھی چرخ کہن خراب

ای صدق خوب جان لے محشر کے دن وہ شخص
رتبہ نہ پائے جسکا کہ ھے یان چلن خراب

ولہ

طیبہ مین اپنے مجھکو بلاؤ شہ عرب — صورت ذرا اب اپنی دکھاؤ شہ عرب
مدت سے ھے یہہ مجھکو تمناؤ آرزو — روضہ تم اپنا مجھکو دکھاؤ شہ عرب
مشتاق ہون مین صورت انور کا بہت سا — بہر خدا جمال دکھاؤ شہ عرب
دل پر میرے تو پردۂ غفلت حجاب ھے — غفلت مری کا پردہ اوٹھاؤ شہ عرب
حق سے پڑا ہون دور نہین وصل رہ مجھے — بہر حسن خدا سے ملاؤ شہ عرب
ناؤ مری تو آ پہنسی عصیان کے بحر مین — کشتی مری کو پار لگاؤ شہ عرب
افلاک و دہر نے مجھے گردش مین ڈالا ھی — ادبار دنیوی سے بچاؤ شہ عرب
غفلت کی نیند سو رہا ہون غافل ہون حقسے مین — غفلت کی نیند سے تو جگاؤ شہ عرب
بیشک برا مین بہت ہون بد مین عمل مرے — نیکون مین نام میرا لکھاؤ شہ عرب

رہ حق تو ملتی ہی نہیں سکا پہروں میں | رستا خدا کا مجھکو بتاؤ شہ عرب
دفتر سے بند نامہ اعمال کا مرے | منگوا کے میرے عصیان مٹاؤ شہ عرب

یہہ صدق شوق رکھتا ہے مدت دراز سے
للہ اب تو در پہ بلاؤ شہ عرب

ولہ

اللہ کا نام لیتا ہی صبح و مسا گلاب | باغون مین رہتا ہے نہین ہرگز جدا گلاب
ہر پتی اسکی لیتی محمد کا نام ہے | کیا کہل رہا ہے دیکھو چمن مین سدا گلاب
خوشبو تو اسکی پہونچے ہے دور و دراز تک | نور محمدی سے یہہ پیدا ہوا گلاب
رنگت مین زرد و سرخ و سفید بہی ہووی ہے | جنت کا یہہ درخت ہی صل علی گلاب
خاموش اسکو جانون نہ تم یار دوستو | یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ذکر خدا گلاب
ہر نخل ہر شجر پڑھے کلمہ رسول کا | لیوے ہی نام احمد مرسل سدا گلاب
بہتر ہے سب سے پہولوں مین اور غنچوں مین فتا | لگتا ہی سبکی آنکھوں مین یہ خوشنما گلاب
تشبیہ اس سے دیتے ہین اہل سخن تمام | رکھتا ہی سارے پہولوں مین یہ مرتبا گلاب
اللہ باقی رہویگا عالم کو ہے فنا | یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ہر دم ندا گلاب
ہر نخل ہر شجر ہے سدا بر زبان ہے | ہر صبح کہلتا ہے چمن مین ہرا گلاب
آزاد ہو سے مثل حجر و فقیر کے | مانند سرو کے ہی چمن مین اگا گلاب
بلبل اسی کے پہول پہ عاشق ہی جان سے | یہہ عشق مین رسول کے رہوی فدا گلاب

یہہ چپکے چپکے نام محمد کا لیوے صدق
بہایا ہے تیرے دل کو بہی نام خدا گلاب

ولہ

تو در طیبہ مجھے جلد دکھا دے یارب | اب مجھے روضہ انور پہ بٹھا دی یارب
عشق احمد مین مرے دلکو لگا دے یارب | اپنے محبوب کے روضہ کو دکھا دے یارب
دفتر بد سے مرا نام مٹا کر جلدی | اپنے ابراروں مین اب نام لکھا دے یارب

التجا تجھ سے یہی رکھتی ہے میری ذات
خواب مین احمد مرسل کو دکھا دے یارب

اُنکے مشتاق سے دنیا مین ہوا ہون غافل
اب تو غفلت کو مرے دل سے اُٹھا دے یارب

وائے افسوس کہ مدت سے پڑا ہون بیہوش
اب وہ بیہوشی مرے جی سے مٹا دے یارب

شربتِ دید کا مدت سے پیاسا ہون مین
شربتِ دید تو اب مجھکو پلا دے یارب

ہے بہت دن سے تمنای مدینہ مجھکو
مرنے سے پہلے تو طیبہ کو دکھا دے یارب

گڑگڑا کے یہی کہتا ہون ہر صبح و مسا
اپنے محبوب کا دیدار دکھا دے یارب

مجکو معلوم ہی سرمایہ نہین ہے کچھ بھی
چلنے سامان مدینہ کا کرا دے یارب

ہند کے خطرے سے رہتا ہون بہت مین ہشیار
بوئے طیبہ مجھے اب جلد سنگھا دے یارب

بحرِ عصیان مین مری آکے پھنسی ہے کشتی
اب مری کشتی کو تو پار لگا دے یارب

اپنے محبوب کا اور اپنے علیؑ کا صدقہ
زنگ سینہ سے مرے دلکا چھڑا دے یارب

رحم سے فضل سے اور کرم سے اپنے
جو گنہ مجھ سے ہوئے انکو مٹا دے یارب

واسطہ دیتا ہون مین احمد مرسل کا تجھے
تو حجاب اپنا خدا مجھ سے اٹھا دے یارب

صدق کرتا ہی یہی عرض تو رو رو تجھ سے
اپنے محبوب کی زیارت تو کرا دے یارب

ردیف حرف ب وله

کیون نہین تشریف یان لاتے ہین آپ
کیون نہین روضہ پہ بلواتے ہین آپ

مین پڑا ہون آپ کے غم مین سدا
دیکھیے کب در پہ بلواتے ہین آپ

کیا ہوا مجھ سے گناہ میرے رسول
جو نہین چہرہ کو دکھلاتے ہین آپ

کیا ہوئی مجھ سے خطا میرے حضور
جو نہین مجلس مین بلواتے ہین آپ

کیا مری قسمت ہے بد میرے نبی
جو مجھے ہجران سے رلواتے ہین آپ

کیا ہوئی تقصیر دو للہ بتا
جو نہین تشریف یان لاتے ہین آپ

خواب مین دکھلا کے اپنی اک جھلک
اب مجھے حسرت سے تڑپاتے ہین آپ

کچھ ہمین خواہش نہ اسکی ہے نہین
عشق مین ہم اپنا غم کھاتے ہین آپ

انتظاری ہین پڑا ہی خود ہون ہین / دیکھیے کس روز یان آتے ہین آپ
خواب مین صورت مجھے دکھلائیے / کیون مجھے فرقت سے تڑپاتے ہین آپ
جو کرم سے ہم پہ کر بخشش کریم / ہم گنہ سے اپنے شرماتے ہین آپ
دو جہان مین زندہ ہین بیشک وہی / جی سے جی جو شخص مر جاتے ہین آپ

صدق سے شاہا ہوئی ہے کیا خطا
جو نہین طیبہ مین بلواتے ہین آپ

ردیف حرف ت — ولہ

رسول رہتے تھے یاد خدا مین ساری رات / نماز پڑھتے تھے اکثر صحابہ ساری رات
ہزار بار تجھے نفس کرتا ہون نفرین / بسر کرے ہے تو غفلت مین اپنی ساری رات
رسول سوتے تھے ظاہر مین جان لو بھیا / ہمیشہ رکھتے تھے بیدار دل وہ ساری رات
کبھی نہ چھکے گی گرد اونکے آنچ دوزخ کی / بیان کلمہ کا کرتے ہین جو کہ ساری رات
صلواۃ خوانی لگی ہی فقط نہین کرتے / درود پڑھتے ہین شہ پر فرشتے ساری رات
نہ چین پایا ذرا حضرت نے غم سے امت کے / نہ سوتے تھے کبھی دنیا مین آہ ساری رات
وہی تو دیکھینگے دیدار حق قیامت مین / جو یاد رب مین گذارے ہین اپنی ساری رات
تجھے بھی چاہیے اپنی جان بحق کرکے / علی رہتے تھے نبی کی رضا مین ساری رات
بچائیو مجھے صحبت سے انکی تو یا رب / جو پھرتے رہتے ہین واہی تباہی ساری رات
ایک ہم تکیے ہین کرتے ہین سستی و غفلت / پڑھتے ہین بندے خدا کے قرآن ساری رات
وہی محب ہین خدا کے وہی محب ہین رسول / جہاد نفس پہ کرتے ہین جو کہ ساری رات
وہی ہین اعلی مراتب کے جان لو یارو / بسر جو کرتے ہین ذکر خفی مین ساری رات

یہی تمنا ہے یارو یہی ہے دل کی مراد
بسر ہو صدق کی ذکر خدا مین ساری رات

ولہ

اینجا بیا کہ بزم جناب پیغمبر است / اینجا بیا کہ ذکر ثناء پیغمبر است

اینجا بیا که آمد بوی معنبر است
اینجا بیا که مجلس سلطان اکبر است

اینجا بیا که محفل میلاد خوانده اند
اینجا بیا که وصف و بیان پیمبر است

اینجا بیا که ذکر رسول خدا کنند
اینجا بیا که مژدهٔ میلاد سرور است

اینجا بیا که جائی نزول ملائکه
اینجا بیا که مجلس سلطان رهبر است

اینجا بیا که رحمت حق رهبری کند
اینجا بیا که ذکر کمال پیمبر است

اینجا بیا که نور زمین آسمان رود
اینجا بیا که روشن افلاک اختر است

اینجا بیا که عارف حق مست میشوند
اینجا بیا که بادهٔ گلگون و دیگر است

اینجا بیا که صدق غزلخوان محمد است
اینجا بیا که عمده مکان معطر است

ولہ

ای نفس حق کی کر تو عبادت تمام رات
بہتر ہے تیرے حق مین ریاضت تمام رات

ہوتا ہے عفو جرم خدائی کریم سے
کرتے ہین جو گنہ سے انابت تمام رات

اے نفس تو تو لیوین دیوانہ ہی تیرا
ابرار کر رہے ہین عبادت تمام رات

انعام دیکھ لے تو خدا پاک کا
کرتے ملک ہین تیری حفاظت تمام رات

کر جاوین تنگہ ہوتی شیاطین اشقیا
حق سے نہووی جو کہ حفاظت تمام رات

کرتا ہے اوسکا ذکر خدائی جلیل بہی
کرتا ہے اوسکی جو کہ اطاعت تمام رات

توفیق شب کے اوٹھنے کی دیجے مجھے کریم
کرتا ہی میر النفس شرارت تمام رات

دل جاگتا تہا آنکھین تو ظاہر سوتی تہین
جاتون رسول کی تہی عبادت تمام رات

زیارت کو آسمان سے فرشتونکا ہو نزول
جو ہو خدا کے ذکر کی عادت تمام رات

دنیا کے احمقون نہ بہلادی ہمکو حق
ٹہتا ہے اونکو اور ظرافت تمام رات

پہونچینگے وہی جنت ماوی مین بالیقین
ابلیس سے جو رکہین عداوت تمام رات

اوسکے لو مرتبہ کو نصیب ہو جیگا کبہی
ای صدق جو کرے ہین ریاضت تمام رات

ردیف حرف (ٹ) ولہ

برقع کو اپنے چہرے سے اے شاہ دین الٹ
دنیا کے سب جھمیلوں سے جاؤ نہیں جلد چھوٹ
کھنے لگے قریب سے سرا جین رسولؐ
جنگِ احد میں شور سے کھنے بلا کہ
کھنے ملک تھے جبکہ سناتے تھے منبر کہیں
گھبرا کے خواب میں یہی کھنے بلال تھے
کھنے تھے پاس سے کہیں سلمان فارسی
ابلیس جتنا چاہے تو فریاد و نالہ کر
اس روز کے تو خطرہ سے ہمکو خدا بچا
روز ازل میں لکھدیا وہ ہو کے رہویگا
باقی رہیگا کوئی نہ اللہ کے سوا
بیتاب ہوں میں ہجر سے مایوس ہوں بہت

پردہ حجاب دل کا مرے شہ ابھی الٹ
گر دل نبی کے عشق میں جاوے کہیں الٹ
پردہ سرا کو مالک دنیا و دین اولٹ
ایسا نہ ہو کہ جائے زمین اب کہیں اولٹ
ایک آہ سے نبی کے نہ جائے زمین الٹ
للہ اب نقاب کو اے شمس دین الٹ
چہرہ سے اب نقاب کو اے فخر دین الٹ
تیری تو جاویگی نہیں قسمت کہیں الٹ
جس روز پردہ جاویگا زیر زمین الٹ
جاویگا اب نصیب نہ تیرا کہیں اولٹ
ساتوں طبق کو دیکھیے زیر زمین الٹ
للہ اب تو برقع کو اے شہ ابھی اولٹ

بیتاب **صدق** خواب میں مایوس ہی پڑا
جلدی نقاب اے شہ دنیا و دین اولٹ

ردیف حرف (ث) ولہ

دنیا ہے دو دن کا دل میں لگانا ہی ہے عبث
مسکن جہاں تلک ہو کرو کار خیر کو
واعظ مرے تو حامی رسولِ خدا ہیں بس
دل خلق کا تو زخمی کرے کس لئے فنا
میلا کو کر او کمائی حلال سے

اسراف کر کے مال لٹانا ہی ہے عبث
بد کام میں تو زر کا اٹھانا ہی ہے عبث
دوزخ سے مجھکو تیرا ڈرانا ہی ہے عبث
ایک چیونٹی کے دل کا دکھانا ہی ہے عبث
مالِ حرام سے تو کرانا ہی ہے عبث

اے **صدق** جا کے روضۂ انور پہ شعر پڑھ
اس ہند میں تو دل کا لگانا ہی ہے عبث

ولہ

بہت دنوں سے تھی دل انتشار کیا باعث
نہ آوی خوش مجھے باغ و بہار کیا باعث

بیان ہو نہیں سکتا ہی مجھ غبی سے ذرا
کچھ آج کل سے ہے دل بیقرار کیا باعث

کہوں میں کس سے کہ کچھ کھلا نہیں مجھ پر
ہے آسمان سے گردش ادبار کیا باعث

خطا ہوئی تھی بھلا مجھ سے کیا نبی اللہ
دکھاؤ خواب میں ۔ نہیں دیدار کیا باعث

کرے ہے صدق تو دنیا میں بی خطر بد کام
تجھے ہے خوف نہ ہے روز شمار کیا باعث

ردیف حرف جیم ولہ

عالم میں شور آمد خیر الوری ہی آج
دنیا میں نور احمدی روشن ہوا ہی آج

رضوان کو جاکے دیا جبریل نی پیام
دروازہ خلد کھولدے حکم خدا ہی آج

دوزخ سے روحیں چھوڑدی فی الفور تو ابہی
پیدا ہوا ہے دنیا میں وہ مہ لقا ہی آج

جنت سے جلد لیجا ابہی سبز تو علم
کعبہ میں جاکے گاڑ دے حکم خدا ہی آج

حوا و سارا ہاجرہ مریم سب ہی تمام
پاس آمنہ کے جاویں یہی کہہ دیا ہی آج

جو پوجتے تھے مشرکین مدت دراز سے
بت وہ ہبل تو کعبہ میں اوندہا گرا ہی آج

نام آپ کا تو سنتے ہی ہیبت سے تہر تہرا
ابلیس تو پہاڑوں میں چھپتا پہرا ہی آج

آتش کبھی بجھاتے نہ تھے گبر اور مجوس
آتشکدہ وہ گبروں کا ٹھنڈا پڑا ہی آج

تہا قحط اور وبال کئی سال سے پڑا
نازل ہوا زمین پہ فضل خدا ہی آج

ہو جاویں عطر سے تو معطر نبی سبہی
مبعوث ہو گیا ہے شہ ہر دوسرا ہی آج

ہو حشر میرا احمد مرسل کے ساتھ میں
اب صدق کی خدایا یہی التجا ہی آج

ولہ

ہے محفل میلاد میں رحمت کا اثر آج
پڑھتے ہیں درود احمد مرسل کے بشر آج

آنکھوں سے لگا قدموں کو ہو جاؤں میں قربان
زیارت ہو مجھے خواب میں حضرت کی اگر آج

دنیا مین یہ مشہور ہی کہ پیدا ہوئی حضرت / موجود ہر اک جا پہ ہے رحمت کا اثر آج

جسکی کہ مذمت سورۂ تبت مین ہی وارد / اوسپہ بہی خدا کرتا ہی رحمت کی نظر آج

عالم مین بڑی دہوم پڑا چرچا ہے اسکا / لو پیدا ہوئے دنیا مین ہین خیر بشر آج

نام آپ کا احمدؐ ہی لقب ختم رسل ہے / ہین پیدا ہوئے مکہ مین وہ نور گہر آج

جبریل کو یہہ حکم تہا لیجا و نشان سبز / ہوویگا سبہی دنیا مین احمد کا گذر آج

بت کعبۂ اقدس کے سبہی اوندہی گرے ہین / اب پایا نہین جاتا ہی شیطان کا اثر آج

ق

حق نے کہا جبریل سے یہ وقت ولادت / کر جا کے ابہی مشرق و مغرب مین خبر آج

حورون سے کہا جاتا تہا طیار رہو تم بہی / باندہی ہوئی پہرتے کہین غلمان ہین کمر آج

ہے مولد سلطان امم سرور عالم / آداب سے تعظیم کو جہکتے ہین شجر آج

میلاد کا ہے روز بڑی قدر ہے اسکی / کرتے ہین ادب اسکا سب کوہ و حجر آج

پڑہتے ہین درود آن کے اس جا پہ ملایک / کہتے ہین صلوۃ آپ پہ سب جن و بشر آج

کہتے ہین صلوۃ آن کے اس جا پہ فرشتے / ہے محفل مولود مین حضرت کا گذر آج

یہہ مجلس میلاد ہے سلطان دو عالم / ہے ہاجرہ اور آسیہ حوا کا گذر آج

بین هند مین اب بیکس و ناچار پڑا ہون / اے باد صبا لیجا مدینہ کو خبر آج

ہو جاؤنہین قدمون سے لپٹ کرکے تصدق / جو خواب مین بہی دیکہہ لون حضرت کو اگر آج

اب هند سے لیجائے خدا جلد مدینہ / رو رو کے مین کہتا ہون یہی وقت سحر آج

کہنا کہ بلا لیجئے اب **صدق** کو شاہا
اے خضر جو ہو تیرا مدینے مین گذر آج

ولہ

ہے میری دعا حق سے یہی وقت سحر آج / شیطان سے نفس سے ہین پاؤن ظفر آج

کیا سیر ہو کیا لطف ہو کیا بات ہو واللہ / پڑ جائے جو مجہہ پر کسی کامل کی نظر آج

انسان مزا چکہینگے کل عقبی مین وہ ہی / جو صبر خدا کرتے ہین دنیا مین سفر آج

فردا کے غم و رنج سے نہ کہینگے ہین وہ شخص / محشر کی مصیبت سے جو کرتے ہین حذر آج

انسان کیا کرتے ہیں جو بہر خدا کام
لوگوں کی مذمت سے نہیں انکو خطر آج

پل سے وہی جاوینگے ایک پل میں اتر کے
جو شخص نہیں کرتے ہیں دنیا پہ نظر آج

بھاگیگا تجھے دیکھ کے ابلیس بہت دور
پڑھ لونگا جو قرآن سے میں سورۂ زمر آج

جو نیکی تجھے کرنی ہو اے نفس تو کرلے
یہ جان لے فردا کی نہیں تجھکو خبر آج

اب قبر میں چکھینگے وہی تلخی بڑی سے
بی رنج جو کھاتے ہیں یہاں قند و شکر آج

کل چین سے سووینگے وہی قبر میں جاکر
جو بہر خدا باندھے ہیں مضبوط کمر آج

جو ظلم میں مصروف ہیں اور حق سے ہیں غافل
موجود ہے اونکے لیئے دنیا میں سقر آج

جو ہو سکے تجھ سے تو ابھی نیکی کو کرلے
بیشک نہیں رکھتا ہے کوئی کل کی خبر آج

کل میوۂ جنت کو وہی کھاوینگے بلاشک
محنت سے کیا کرتے ہیں جو عمر بسر آج

ایکدم بھی خدا سے نہو غافل تو ستمگر
جو حشر کی کانوں میں نہ ہے پہونچی خبر آج

کل صور کی دہشت سے وہ کانپینگے بہت سخت
جو مغروری سے اکڑے ہوئے پھرتے ہیں بشر آج

جاویگی نکل اونکی اکڑ قبر میں جاکر
جو تجھ سے باندھی ہوئی پھرتے ہیں سپر آج

بی رنج و مشقت کے جو اب کھاتی ہیں روزی
محنت کی نہیں اٹھتے ہیں [illegible] آج

اے میرے خدا صدق کو آفت سے بچالو
ہے تجھ سے مناجات یہی وقت سحر آج

زیارت ہو مجھے خواب میں جنت کی اگر آج
رہوے نہ تجھے قبر و قیامت سے خطر آج

محشر میں وہ ہووینگے نشان سبز کے نیچے
ایمان جو لائے ہیں محمد پہ بشر آج

ہے ہول قیامت نہ اونہیں قبر کی دہشت
جو صل علیٰ پڑھتے ہیں احمد پہ بشر آج

جو کمٹ پہ طون آنکھیں بڑی ہے پہ بہنا
دیکھوں جو کہیں خواب میں روضہ کو اگر آج

فردوس میں چکھینگے وہی چاشنی جاکر
جو لذت دنیا پہ نہیں کرتے نظر آج

کل چین سے جنت میں وہی عیش کرینگے
دنیا کی مصیبت کو جو سہتے ہیں بشر آج

عقبیٰ میں اوڑاوینگے وہی چین بلاشک
تنگی سے کیا کرتے ہیں جو عمر بسر آج

کل قبر سے اوٹھینگا وہی چاند سی صورت
دل صدق سے جو شخص پڑھے سورۂ قمر آج

کہیو کہ بہت صدق کا ہے حال پریشان
اے خضر جو ہو روضۂ انور پہ گذر آج ؂

ردیف حرف چ یعنے جیم فارسی

دنیا کے رہنے والونکو ہے صبح شام کوچ
یہہ خاص کوچ ہے نہیں بلکہ عوام کوچ

یہہ دنیا ایک سرا ہے یہان رہنا ہی نہین
آتا ہے رہنے والونکو ہردم پیام کوچ

یہہ ہی جہان اوترے مسافر کے واسطے
گر صبح یان پہ ٹہرا تو ہے وقت شام کوچ

جو نفس کش ہین اور وہ کرتے ہین ذکر حق
رہنا ہی اونکی واسطے بیشک دوام کوچ

ہر سانس ایکدم ہین کرے منزلونکو طے
اسکے لیئے تو رہنا ہے تن ہین مدام کوچ

بدبخت وہ ہے جو کہ جہنم کی رہ چلے
وہ خوش وضع ہی جسکا ہو دار السلام کوچ

کافر جو جاوی دنیا سے کم بختی ہین پڑے
ابرارون کے لیئے ہے یہہ عالی مقام کوچ

ماکے بغیر حکم جو کوئی سفر کرے
اوسکے لیئے خدا نے کیا ہی حرام کوچ

اے صدق ایک فرشتہ پکارے ہے رات دن
عالم کے رہنے والو تمہین ہے مدام کوچ

ردیف حرف ح یعنے حاء حطی

پڑہ دل سے اب تو احمد مختار کی مدح
رب خود کرے ہی سید ابرار کی مدح

جھکتے ہین اوسکے در پہ سبہی شاہ او گدا
کب کر سکیگا اوسکے تو دربار کی مدح

دیکھینگی اور سنینگی سبہی خلق تو وہان
محشر مین ہوگی شافع ابرار کی مدح

ممکن نہین فرشتون سے ہرگز شمار سول
انسان سے کیا ہو احمد مختار کی مدح

خالی نہین ہی کوئی چرند و پرند بہین
کرتے ہین رات دن شہ ابرار کی مدح

بی فائدہ تو صدق نہ پہر تو زمانہ مین
ہر روز ذکر کر شہ ابرار کی مدح ؂

دنیا ہمین بلاوے ہی مکار کی طرح
ابلیس ہمکو دیکہے ہے خونخوار کی طرح

عشق رسول سے ہوئین بیمار کی طرح
خاموش بیٹھا رہتا ہون دیوار کیطرح

عزت سے بیٹھے ہونگے قیامت میں انبیا
ہوگا نہ کوئی شافع ابرار کیطرح

فرقت سے غم سے ہجر سے ای شاہ کائنات
لاغر بدن ہوا ہے میرا خار کی طرح

آئین قدم جو آپ کے ہیں تاج افسری
رکھ لونگا اپنے سر پہ میں دستار کیطرح

کیا عرض عشق سے کروں ای شاہ دوسرا
پھولے ہیں داغ دل میری گلزار کیطرح

ہو شکر کس زبان سے خدائی کریم کا
عالم میں زندہ ہوں گل بی خار کیطرح

عقبے کماکے وہی تو عالم سے لے گئے
دنیا کو جو دیکھے ہیں مردار کی طرح

جو مر گئے ہیں دنیا سے عشق رسول میں
دیکھینگے اپنی قبر وہ گلزار کی طرح

للہ اب بلائیے طیبہ میں یا رسول
فرقت سے روتا ہوں میں دل زار کی طرح

اس خوبی اس صفت کا نہ پیدا ہوا بشر
کیا خوشنما تھا چہرہ گلنار کیطرح

دل کو شاد ہووےگا یارب مدینہ میں
جاؤں میں ہند چھوڑ کے زوار کیطرح

دنیا کے سب بکھیڑوں سے ادریس جو الگ ہے
گوشہ میں بیٹھا رہتا ہوں عیار کیطرح

اے صدق کیا ہی ہووے مزا کیا ہی ہووے لطف
اوڑ جاؤں جو مدینے میں غبار کے طرح

ردیف خاء معجمہ

دیکھوں کس طرح سے رسول خدا کا رخ
دکھلا دے تو خدا شہ ہر دو سرا کا رخ

خورشید سا تھا تابان شہ انبیا کا رخ
آئینہ خدا تھا صفا مصطفےٰ کا رخ

تعریف ہووے کیا تیری حسن و لقا کی اب
روشن قمر سے بڑھ کے ہی تجھ مہ لقا کا رخ

نبیوں پہ منحصر نہیں یہ خوبی و جمال
کل خلق سے ہے زیادہ حبیب خدا کا رخ

اوسیہ تو جانوں آتش دوزخ حرام ہے
رویا میں جسنے دیکھا رسول خدا کا رخ

یوسف کا بھی جمال نہ ایسا تھا دوستو
جیسا کہ حسن میں تھا شہ دوسرا کا رخ

یوسف سے منحصر نہیں دنیا شہا بہت
تھا سب سے زیادہ حسن میں خیر الوریٰ کا رخ

دل کاٹ لیتیں چھریوں سے عورات مصر کی
جو دیکھ لیتیں شافع روز جزا کا رخ

اب گڑگڑا کے یہ ہی تو ہے تجھ سے التجا
دکھلا دی مجھکو میرے خدا مصطفےٰ کا رخ

ہو جاؤن صدقے مین تو دل و جان سے فدا
جو خواب مین مین دیکھون شہ انبیا کا رخ

ہے محمد جسنے پیدا کیے گل انار شوخ
کیا تیری نعت لکھون مین اے مہ نگار شوخ
گر سپیدا تو نہوتا تو پیدا نہوتی خلق
آدم سے لیکے عیسی انبی سیکڑون رسول
حیف اک زلیخا عاشق صادق ہی مصر مین
دن کونسا وہ ہووے کہ پہونچون مدینہ مین
للہ اب بلا لے طیبہ مین یا رسول
پردے سے حجاب کے ذرا صورت کہین دکھا
کیا نیکی تجھ مین ہے جنے کی دوستو
حیرت سے دیکھ لو اسے خوش ہو کے دلکھو
سارے کرشمہ مین یہ اسی مہر نور کے
گل ہی مین غنچہ ہی مین نہین ھی تیرا ظہور
جب غور سے مین دیکھون ہون اس جسم خاک کو
آنکھون کو کھول کے اسے سر جائی دیکھ لو
اب چشم دل سے دیکھو ذرا غور و فکر کر
ان شوخ دلربا کو کیا دیکھتے ہین آپ
ہر رو نکلتا ہے مدح کنان روی پاک کا
وہ مرتبہ ہے آپکا جسکی نہین ھی حد
نبیون مین اور ولیون مین یہ جان لو ضرور
سر تاج مین رسول کے ہیں براق خوش خرام
رہتا ہے دل مین یہی تصور یہی خیال

ہی گنتی بی حساب کیے بی شمار شوخ
رگ رگ مین بھر گیا ھی تو ای گلعذار شوخ
ھی سب نہر سے ہی نور سے یہ سبزہ زار شوخ
اس مرتبہ کو نکلتے تھے صد ہا ہزار شوخ
شیدا ہوئی ہین آپ پہ یان دس ہزار شوخ
نکلے کہین خدا سے یہ دل کا غبار شوخ
تڑپے ہے سینہ مین یہ دل بیقرار شوخ
اس دلکا لیگیا ھی وہ صبر و قرار شوخ
اس شوخ سے ہی تڑپے دل بیقرار شوخ
صحرا مین اوسکے نور سے ہے مرغزار شوخ
گلشن مین جا بجا ہین سبھی لالہ زار شوخ
ہر برگ مین چمکتا ھی تو رنگدار شوخ
لش مین تو ہی میرے ھی ای گلعذار شوخ
عالم مین کھل رہا ھی وہ باغ و بہار شوخ
اس جسم نازنین مین ہین لاکھ صد ہزار شوخ
جا کے بلا مین دیکھیے صد ہا ہزار شوخ
لاریب بی گمان ھی میری جان نثار شوخ
دونون جہان مین آپ ہین ذی اختیار شوخ
محشر مین آپ ہی ہونگے ذی اقتدار شوخ
جاتا تھا تیز برق سے وہ راہوار شوخ
دیکھو ہون چہرہ سینہ مین لیل و نہار شوخ

مدت دراز سے ہین کھڑا انتظار ہون — آتی ہے کس طرف سے نسیم بہار شوخ
ہوکون سا وہ سال کہ دیکھون بہ لقا — رکھتا ہون روز و شب مین ترا انتظار شوخ
ہی حمد اسکو بی حد و بی گنتی بی شمار — پیدا کیئے ہین جسنے یہہ سب گلعذار شوخ
اسری کی رات نبیون اور قدسیونکی ساتھ — کس شان سے جہکتا تہا وہ مہ عذار شوخ

ہے التجا یہہ صدق کی رو رو کے ہر گھڑی
اب خواب مین دکھادے وہ پرور دگار شوخ

زبان سے پڑہون کیا ثنائے محمد — قلم سے لکھون کیا ادائے محمد
ادا مجھہ سے کب ہو کی احمد کی خوبی — قرآن سے ہے ثابت ادائی محمد
ادا دیکھی مردہ تو ہو جاوی زندہ — وہ مرقد سے دیوی صدائے محمد
مین قربان ہو جاؤن اپنے نبی کے — مرا جان و دل ہی فدائے محمد
کرم انکا بی حد ثنا اونکی بی تھا — خدا خود کرے ہے ثنائے محمد
زبان اب کوثر سے دہوؤن بجا ہے — تو اوسوقت بولون ثنائے محمد
فرشتے بہی عاجز ہین اونکی ثنا سے — بشر کیا کرے اب ثنائے محمد
اٹھارہ ہزار عالم آوے نظر تھا — نظر کرتے تھے جب قبائے محمد
فلک پر جو پہونچے تو خاطر ہیبت کی — سنواری تھی جنت برائے محمد
وہ وحدت کے پردے اٹھائے گئے جب — خدا خود ہی بولا ثنائے محمد
اگر ربع مسکون مین ہو بادشاہت — تو بہتر ہے اوس سے گدائے محمد
وہی ڈوبے رہتے ہین وحدت خدا مین — جو رہتے ہین ہر دم فنائے محمد
اگر بخت لیجائے کوچہ نبی مین — ملون آنکھہ سے خاک پائے محمد
سفر ہو نہ دنیا سے تب تک خدایا — نہ دیکھون مین جب تک لقائے محمد
اگر ہووے زیارت تو کیا ہے اچھا — مین امت مین ہون خاکپائے محمد
صدا نکلے میری یہی قبر مین بھی — ہون شاعر مدح خوان ثنائی محمد
جواب نکیرین مرقد مین بولون — تہ پیشکش کر دو ہون گدائی محمد

خدا ایسی محشر میں ہووے یہی رب
ہیں عاشق ہوں بیشک لقائے محمدؐ

سیہ کاروں پہ تھی نظر مہربانی
نہ منسنہ مسنخ ہوتی دعائے محمدؐ

شب و روز رہتی تھی امت پہ شفقت
اب ہو جاویں ہم دل فدائے محمد

کسیکو بھی غصہ سے اف تک کہے تھے
ہیں کیا کیا لکھوں اب ثنائے محمدؐ

چرند و پرند سب محبت تھے کرتے
بشر کیا ملک تھے فدائے محمدؐ

صہیب و بلال سب ہی عاشق تھے انکے
وہ بوبکر تھے جان فدائے محمدؐ

مرے رب تو بخش امت اپنے کرم سے
شب و روز تھی یہہ دعائے محمدؐ

خدا صدق کو اب دکھا دے تو روضہ
مشرف ہو یارب لقائے محمدؐ

خدایا دکھا دے تو روئے محمدؐ
سنگھا دے مجھے ابتو بوئے محمدؐ

پھروں راہ بھٹکتا نہ کوئی خدایا
دکھا دے مجھے راہ سوئے محمدؐ

نہیں رستا پوچھوں کوئی خضر تجھہ سے
تو پہنچا مجھے اب تو کوئے محمدؐ

مدینے کی گلیوں میں چلتے نبی جب
تو مہکتی تھی وہ مشک بوئے محمدؐ

نہیں پوچھنے کی تھی حاجت کسی سے
وہ راہوں میں اڑتی تھی بوئے محمدؐ

جو بچپن میں پڑتی صفائی کی حاجت
ملک کرتے تھے شست و شوئے محمدؐ

خدا کے بھی بندے خوشبو تھے سارے
ولے سب سے بہتر تھی خوئے محمدؐ

جو اولجھاتے تھے دل اویس قرن کا
وہ تھے عشق پیچاں گیسوئے محمدؐ

ادا بھا گئی تھی اویس قرن کو
وہ تھے عشق میں غرق روئے محمدؐ

نہ تھی عطر میں صدق ایسی نزاکت
جو خوشبو تھی وہ مشکبوئے محمدؐ

نعت حبیب کبریا صل علی محمدؐ
ہوئیگی مجھ سے کب ادا صل علی محمد

حلیہ شریف شاہ میں اللہ کب سکیگا کہہ
پیدا ہوئی وہ مہ جبین صل علی محمدؐ

روئے مبارک آپکا خدا نے تھا بنا
حسن ملک تھے سب فدا صل علی محمدؐ

رخسارہ دونون آپکی روشن تہے زیادہ ماہ سے / دیکہے بشر بہی پڑہے صل علی محمد
دندان مبارک سر بسر کہلتی وہین اک نور اگر / شان خدا پڑے نظر صل علی محمد
تہا جسم ایسا نازنین سایہ نہ پڑتا بر زمین / دونون جہان مین تہی امین صل علی محمد
تہین دونون چشم نرگسین صل علی و ... / تہین زلف مشک عنبرین صل علی محمد
زلف رسول دیکہی گر قدرت خدا کی پڑی نظر / تہا نور او سمین جلوہ گر صل علی محمد
موئے مبارک آپکے بیمار کو جو دہوکے دے / فی الفور صحت ہو اوسے صل علی محمد
زیب بدن تہی اک عبا تہی خوشنما و دلربا / کیا کیا لکہون مین اب ثنا صل علی محمد

وہ بادشاہ دو سرا جسپہ نبی تہے کل فدا
دل صدق سے تو پڑہ صدا صل علی محمد

پڑہون کیا مین وصف خصال محمد / فزون ہین جو لکہون کمال محمد
رسل گرچہ پیدا کیے ہین خدا نے / ہوا ہے نہ ہوگا مثال محمد
رسل آئی دنیا مین سب حق کے پیارے / ولے بڑہکے ہے سب سے آل محمد
نہین ایسی سیرت کسی کی تہی لوگو / ولیکن جو تہی وہ خصال محمد
محمد کی عظمت خدا خوب جانے / کوئی جانے کیا ہے کمال محمد
نرکہے کبہی عدن کی وہ تو خواہش / جو رویا مین دیکہے جمال محمد
یقین ہے کہ ہوویگی اوسکو زیارت / جو دن رات رکہے خیال محمد
بشر وہ ہی جنت مین جائیگا بیشک / جو ہے خاک پائے عیال محمد
لرزتے تہے کفار روز وغا مین / جو سنتے تہے شور جلال محمد
بہت دور بہاگے بلا اوس جگہ سے / جہان ذکر ہو قیل و قال محمد
پہنسا ہون گنہ مین کرم کر اسلئے / بحق نبی و بہ آل محمد
خدا کی ہو رحمت اوسی جا پہ نازل / جہان ذکر ہووے کمال محمد
تمامی جہان مین پڑا تہا اندہیرا / ہوا جسگہڑی انتقال محمد
نہ امت گنہگار ہووے کوئی نار مین / یہی ہے خدا سے مقال محمد

دعا صدق کی روز و شب ہے خدایا
اب اسکو دکھا دے جمال محمدؐ

بیان ہو وے نہ کچھ شان محمدؐ — خدا کی شان ہے شان محمدؐ
میری نظروں میں پھرتی ہے وہی شان — جو دیکھی خواب میں شان محمدؐ
یہ کہنا عاشقوں کا ہے فضولی — کہاں میں اور کہاں شان محمدؐ
جو صورت دیکھتے یوسف زلیخا — فدا ہو جاتے وہ جان محمدؐ
نہ دیکھینگے کبھی وہ نار دوزخ — پکڑ لینگے جو دامان محمدؐ
کل عالم کی کرا دیں آپ بخشش — جو شک ہو دیکھو فرقان محمدؐ
نہ ہووی اوس سے پرسش کچھ کسی میں — جو ہووی دل سے قربان محمدؐ
قیامت میں اوسے خطرہ نہ ہوگا — مطیع ہوگا جو فرمان محمدؐ
رکھینگے اوسکے سر پر تاج بیشک — جو کرے حفظ قرآن محمدؐ
یقین ہے وہ تو پہونچیگا جنان میں — سنیگا جو کہ فرقان محمدؐ
زمین حامی وہ تو سارے جز و کل کے — ہے عالم زیر فرمان محمدؐ
وہ سو جان سے فدا ہوتا عزیزو — جو سنتا کوئی الحان محمدؐ
لب جان بخش کیا شیرین سخن تھے — بڑے رخشان تھے دندان محمدؐ
وہ چشم سرگین کیا خوب زیبا — وہ کیا عمدہ تھیں مژگان محمدؐ
محمدؐ سی وہ یکتا تھا وسیمین صورت — وہ تھا چہرہ درخشان محمدؐ
یقین ہے زندہ ہو جاوے وہ مردہ — جو دیکھے روئے تابان محمدؐ
میں آنکھوں سے لگاؤں وانکی مٹی — جو دیکھوں میں گلستان محمدؐ
معطر ہو وے مشام اوسکا معطر — جو دیکھے کوئے بستان محمدؐ
نہ ہوگی اوسکو خواہش باغ جنت — جو کوئی ہوگا دربان محمدؐ
جو تھے قدسی فلک کے رہنے والے — وہ تھے دربان شبستان محمدؐ
تھا بچھونا ایک کمبل ایک چٹائی — بہت تھوڑا تھا سامان محمدؐ
قیامت میں چھوڑا دینگے سبہوں کو — یہان نکلیگا ارمان محمدؐ

مراتب سارے نبیون سے بڑی ہین
نہین خطرہ اوٹھاوے وہ قیامت
عقیدہ ہے یہی علماے جمہور
بلاشک قبر ہوگی اوسکی گلشن

تو جاکے دیکھو قرآنِ محمدؐ
جو تابع ہووے یارانِ محمدؐ ٭
ہین افضل سب سے یاران محمدؐ
جو دشمن ہوگا یارانِ محمدؐ ٭

وہ حبیب حبیب ربِ حق

جو چاہے تو حضوری ہی مین رہنا
پڑہا کر صدق قرآنِ محمدؐ ٭

حبیب حبیب ربِ حق

دنیا کے ذایقے تو سبھی ہین فنا لذیذ
لذت طعام کی تو فقط ہے زبان پر
اوسکو تو اوسکی نہین لذت طعام مین
اوسکو مزا تو کہانے مین ہرگز نہ آئیگا
آگے ہے اوسکے ہیچ تو دنیا کا ذایقہ
لاریب وہ تو جائیگا جنت مین بے حساب
کل نعمتون کے ذایقے تو جہان مین عجیب ہین

قند و شکر سے زیادہ ہے ذکر خدا لذیذ
اس روح کو تو لگتا ہے ذکر خدا لذیذ
جس شخص کو خوش آیا ہے ذکر خدا لذیذ
لگتا ہے جسکو ذکر شہ دوسرا لذیذ
جس روح کو ہے ذکر حبیب خدا لذیذ
جس دل کو ذکر ہوا یا رسول خدا لذیذ
ہے ذکر سب سے زیادہ شہ انبیا لذیذ

کہاتے ہین دنیا دارون کو دنیا کے ذایقے
لگتا ہے صدق مسکین کو ذکر خدا لذیذ

نعت لکہنے کے لیئے جبکہ منگایا کاغذ
نعت لکہنی شہ ابرار کی جب ہو منظور
نام حضرت کا لکہا جائے تو آتا ہے ضرور
واسطے اوسکے بہت نیکی لکہی جاویگی ٭
بشر حافی کا یہی ایک حال ہے سن لو یارو
اوسمین اول ہی سطر مین تہی لکہی بسم اللہ
کیا حقیقت ہو بیان یاروعزیزو اوسکو
حق کو بہایا وہ عمل - اونکو مراتب بخشا

مین نے وہ آنکہونسی اپنی تو لگایا کاغذ
چاہیئے عنبر خالص سے بنایا کاغذ
ہووے وہ مشک کی خوشبو سے بسایا کاغذ
جسنے آنکہون سے گرا پرچہ لگایا کاغذ
پرچہ ایک راہ مین اونکو پڑا پایا کاغذ
اپنی آنکہونسی اونہون نے وہ لگایا کاغذ
عطر ملکے بڑی خوشبو سے بسایا کاغذ
جبکہ آنکہونسی اونہون نے وہ لگایا کاغذ

پھلے میخوار وہین نہتے اور نہتے مستونین پیے — نام ولیو نہین ہوا جب وہ اوٹھایا کاغذ

دفن کروا دو اوسے یا کہ جلا دو بھائی — جو زمین پر سے بڑا تمنے ہو پایا کاغذ

ردی لکھی ہین ہی علما کا دستور رہا — دفن مٹی مین کیا یا کہ جلایا کاغذ

ق

طعن کیون حضرت عثمان پہ کرو ہو شیعو — آپ نے غلطیون قرآن کا منگایا کاغذ

خطرہ مین آکے نہ پڑجا مین مسلمان بھائی — اس سبب آپ نے قرآن کا جلایا کاغذ

تاکہ غلطی نہ رہے اوسمین ذرا بھی مطلق — سب جگہہ ایک سا قرآن کا لکھایا کاغذ

وہی ہین جامع قرآن سمجھ لو یارو — سعی و کوشش سے اونہون نے تو جلایا کاغذ

فکر عقبے کی تجھے **صدق** نہ سوجھی تدبیر
زر نقشت اعمال سے یان کالا کرایا کاغذ

نعت احمد مین کسی نے کوئی لکھا کاغذ — کاتبین اوسکا نہ لکھین گے برا سا کاغذ

تاج لکھی شہ لولاک کی جب ہے زیبا — ہو وے طوبے کا قلم اور سبز اکا کاغذ

روضۂ خیر بشر پر تو ہر ایک ہفتہ مین — نامہ امت کا پڑہا جاتا ہے لکھا کاغذ

ہے یقین مجکو کہ اب روضۂ انور پہ ضرور — شعرون میرے کا پڑہا جاویگا لکھا کاغذ

ق

جو کہ مقبول خدا ہو کے وثیقہ اوسے — نوری ہووی وہ سفید حرفونسے لکھا کا

سیاہی سے ہو گا نہ ترقیم کبھی وہ قرطاس — ید قدرت کا وہ لکھا ہوا ہو گا کاغذ

عرش اعظم سے او دختر فاطمہ زہرا کے لیے — ایک حریری سا لکھا آیا سپیدا کاغذ

روز بازو سے اوسے کھول کے دیکھا کرتین — تھا گنہگارون کی بخشش کا وثیقا کاغذ

کی وصیت کہ کفن مین میری رکھنا اسکو — بیشک ہو ویگا قیامت مین یہ لکھا کاغذ

یافعی سے ہے روایت یہ کتابون مین لکھی — ابن دینار نے ایک لکھا جوان کا کاغذ

اک مکان کے لیے جنت مین ہوئی تہے ضامن — آیا اوسکے لیے محراب مین لکھا کاغذ

لکھنے سے اپنے پشیمان ہوئی تہے مالک — وہ سفید حرفون سے لکھا ہوا اوٹھا کاغذ

اوسمین لکھا تھا سفید حرفونسے نوری ہی یہہ — تمھین لوٹ کے ہوتا ہے روانا کاغذ

دیدیا باغ اوسے ایک محل زیادہ کیا — لے لو تم اپنا وہی لکھا وثیقا کاغذ

نعمت مین لایا ہون ان لفظون کو سوچو یارو
کی تھی درخواست حسن سے کسی کافر نے فقط
یہہ ضمانت دو کبہی ہووی نہین مجکو عذاب
نام اوس مرد کا شمعون ہے کتابون مین لکھا
جب سنا کافر بدکیش سے کلمہ ایسا
لایا ایمان وہ تحریر حسن سے لکھوا
کی وصیت کہ میری قبر مین رکھنا اسکو
پہر حسن بصری ہوئے دل مین پشیمان اپنے
رو رو کہتے تھے کہ شرمندہ بہت ہون حق سے
اپنی ہستی پہ نہین مجکو ذرا بھی قبضہ
اپنی ہستی پہ نہین مجکو تصرف کچھ بھی
اتفاقاً جو کسی رات مین رو کر سوئے
تاج شمعون پہ دیکہا ہو گیا جنت مین مقیم
نار سے بچگیا۔ شمعون پہ ہوا فضل خدا
تو پوچھنے کیا ہو بہلا پیرونکا مجھہ سے احوال
ہووی آسانی سوالون مین فرشتون سے اوسے
قرب قیامت کے اوٹھا لینگے حروف قرآن
روز محشر سے ذرا پہلے تو آدین جبریل

یہہ پیغمبر ہی کا صدقہ ہے جو لوٹا کاغذ
لاؤن ایمان اگر دیدو نوشتا کاغذ
ایسا لکھدو کوئی اب مجکو وثیقا کاغذ
جسنے مانگا وہ حسن سے تہا نوشتا کاغذ
اوسکے کہنے سے حسن بصری نے لکہا کاغذ
بس ہوا مردہ وہی ایکے نوشتا کاغذ
ہوگا حجت میرا اب یہہ ہی نوشتا کاغذ
کیون کیا مین نے ضمانت کا مچلکا کاغذ
کسلیئے مین نے ضمانت کا دیا لکہا کاغذ
کیون لکہا مین نے ضمانت کا تہا پرچا کاغذ
ہائے کیون لکہدیا مین نے وہ وثیقا کاغذ
آگیا قبر سے پہر لوٹ وہ لکہا کاغذ
تہا یا اللہ کو لکھا ہوا اونکا کاغذ
بہشت پہر خط کے وہ نوری تہا نوشتا کاغذ
وقت بیعت کے وہ دین بند سا لکہا کاغذ
اسلیئے رکھتے ہین وہ قبر مین شجرا کاغذ
صرف رہ جائیگا ایک کورا سا سادا کاغذ
کسی قرآن مین نہ رکہین کوئی لکہا کاغذ

سوال شیعہ

ایک بڑا طعن عمر پہ یہہ کرتے ہین شیعہ
روکا فاروق نے لوگونکو منع حد سے کیا
یہہ بڑا ظلم ہے یہ عدل کہان ہے لوگو

کیون پیغمبر کے مرض مین نہین بہیجا کاغذ
فیصلہ ہوتا جو لکھتے نبی سادا کاغذ
کیون بہلا لکہنے نبی کے نہین بہیجا کاغذ

جواب سنی

ہے جواب علما اسکو ذرا غور کرو
روبرو احمد مرسل کے جو جاتا کاغذ

آپ کو لکھنے مین تکلیف مرض سے ہوتی
اسلیے حضرت فاروق نے روکا کاغذ

بولے فاروق کہ حضرت کو بڑی ہے تکلیف
اب قرین اونکے نہ جانے کوئی کورا کاغذ

ہمکو زیبا نہین تکلیف نبی کو دینی
اب مناسب ہے قلم جائے نہ سادا کاغذ

پہر یہی فرمایا کہ قرآن ہمین ہے کافی
اسلیے عاشق والا نے نہ بہیجا کاغذ ۴

قبر مین صدق فرشتے جو کرین تجہسے سوال
نعت احمد کا دکہا دیجو نوشتا کاغذ

طیبہ مین اپنے مجکو بلا لیجیے حضور
روضہ اب اپنا مجکو دکہا دیجیے حضور

لایق نہین ہے آپکی محفل کے یہ حقیر
اپنے کرم سے اسکو بہی جا دیجیے حضور

دربان در سے کہنے بلالو غریب کو
مجلس مین اپنی اسکو بٹہا دیجیے حضور

مضطر ہون بیقرار ہون بیتاب ہون مگر
صورت ذرا اب اپنی دکہا دیجیے حضور

چاہے ہین آپ جسکو بلالین مدینہ مین
اسکو بھی ابتو آپ بلا لیجیے حضور

بیکس ہون مین غریبی سے سرمایہ کچہہ نہین
سامان میرا جلد کرا دیجیے حضور

ایسا نہو مدینہ نہ دیکہون حیات مین
مرنے سے مجکو پہلے بلا لیجیے حضور

غمگین ہون ملول ہون زیادہ ہے اشتیاق
زیارت اب اپنی مجکو کرا دیجیے حضور

گردش سے ہون جہانکی بلاؤن مین مبتلا
دنیا کی سب بلا سے بچا لیجیے حضور

حیران پہرتا رہتا ہون گردش زمانہ سے
حق سے ذرا تو مجکو ملا دیجیے حضور

مشکل کشا ضرور ہین حق کیطرف سے آپ
مشکل میری اب آسان کرا دیجیے حضور

رخ سے اوٹھا نقاب ذرا خاک رکو
للہ اپنا چہرہ دکہا دیجیے حضور

غافل خدا سے رہتا ہون لیل و نہار مین
غفلت کا میری پردہ اوٹھا دیجیے حضور

سویا ہون بیخبر نہین کچہہ ہوش ہے مجہے
غفلت سے ابتو مجکو جگا دیجیے حضور

بیڑا میرا اگا ہون کے گرداب مین پہنسا
اب اسکو جلد پار لگا دیجیے حضور

کرتا ہون التماس یہہ غمگین ہو شتاب
شیطان کے مکر سے تو بچا لیجیے حضور

مایوس صدق ہند میں ناشاد ہے بڑا
للہ اسکو در پہ بلا لیجئے حضور

رونا تو مجھکو آتا ہے کردار دیکھ کر
ہنس پڑتا ہوں خدا کو میں ستار دیکھ کر

میری مدد کو قبر میں میرے رسول ہیں
خدشہ نہیں گناہوں کا انبار دیکھ کر

دنیا میں مجھکو کیوں ہو بھلا رنج اور الم
نام نبی کو اپنا مددگار دیکھ کر

جو ہوں قدم میں اوسکے بڑی عاجزی سے اب
جو آئے ہے مدینہ کا گلزار دیکھ کر

ابکدن گئے صحابہ اعادت کے واسطے
رونے لگے پھر آپ کو بیمار دیکھ کر

خوش ہونگے بشر جو ہیں اعمال وان لئیں
کلمہ کا اپنا پلہ گرانبار دیکھ کر

جنت میں جاکے ہوینگے سب اتنی خوشی
انواع قسم میوے کے اشجار دیکھ کر

روز حساب جنت ماوی میں وہ کہتے ہم
داخل کریگا متقی ابرار دیکھ کر

بے کھٹکے ہوگیا ہوں میں دنیا میں بالضرور
دونوں جہان میں آپ کو مختار دیکھ کر

دنیا میں دل لگاؤ نہ ہرگز عزیزو تم
حضرت نے اسکو چھوڑا ہے مردار دیکھ کر

دن حشر کے جو ہونگے سب جمع امتی
باغ عدن کو جاوینگے دربار دیکھ کر

محشر میں سب یزید کے ساتھی وہ نابکار
پچتاوینگے حسین کو سردار دیکھ کر

پروا نہیں ہے مجھکو گناہوں کی اب ذرا
بے خوف ہوں خدا کو میں غفار دیکھ کر

ہیبت سے تھراتے ہوئے جنگ بدر میں
وان آپ کو تو بھاگے تھے کفار دیکھ کر

دوزخ میں جاکے شور کرینگے جو ظالمین
مالک تو اونکو ماریگا فجار دیکھ کر

لڑنیکو جو کہ نکلے تھے کافر رسول سے
بھاگے وہ بیتحاشا ہیں تلوار دیکھ کر

خطرہ نہیں ہے صدق کو روز حساب سے
بے خوف ہے یہ آپ کو سردار دیکھ کر

مطلع لکھتا ہوں تیری مدح میں مخمور ہو کر
عرض کرتا ہوں میں آداب سے حاضر ہو کر

تیرے اوصاف کا قرآن میں ثناخوان ہی خدا
پھر ثنا مجھ سا بھی کیا کری بدتر ہو کر

کس سے ہو سکتا ہے جو لکھے نعت میں مطلع تیرا
انبیا تیرے ثناخوان ہیں پیمبر ہو کر

تیری توصیف مین قاصر ہے فرشتونکی زبان
نام کو تیری - صداقت ہے جو لیوی بیمار
آنکھہ مین گرد مدینہ کی جو پڑ جائے کہین
ہین مدینہ کی غم دوری مین رہتا ہون پڑا
آرزو رکہتا ہون مدت سے کہ ای رب مجہے
گرد بھی کوچۂ یثرب کی جو آنکھون مین پڑی
غیر ممکن ہے مدینہ کی زمین کی تعریف
جو بشر اہل مدینہ کی کریگا توصیف
کہین ملجائی اگر خضر تو صحرا مین کہون
جو کوئی شخص مدینہ کی زیارت کو گیا
ہے تمنا کہ مدینہ کی زیارت ہو مجھے
آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہو جائی
ہے وہ کمبخت بخیل اور نصیبہ کا زبون
شفیع عالم کی زیارت جو میسر آئے
اب تو للہ خبر لیجئے بیکس کی ذرا
آپ کے روضۂ مبارک کا جو آتا ہی خیال
کر سکے آئے جو مدینہ کی زیارت شتابا
آرزو میری بھی پوری کبھی یارب ہوگی
رد تو کرتا ہی نہین عاجز و مسکین کی دعا
کسی زوار کو دیکھون جو مدینہ جائے
در دندان کے تصور مین جو روتا ہون کبھی
اب کرا دو رخ زیبا کی زیارت شتابا
جو بشر اہل خرد ہو کے تصور مین رہے

تیری انسان بھی ثنا کرتے ہین کمتر ہو کر
پائے صحبت تیری اکرام سے ابتر ہو کر
لاجرم خاص وہ ہو جائے معنبر ہو کر
ضعف سے صدمہ گذر جاتا ہے دلبر ہو کر
جاؤن یثرب کو مین مداح پیمبر ہو کر
دیدۂ چشم بصارت ہو منور ہو کر
بوئے خوش وان سے چلی آتی ہے عنبر ہو کر
سب گناہ اوسکے تو ہو جائینگے ابتر ہو کر
روضۂ پاک کو لیجل مجھے رہبر ہو کر
زہے قسمت کہ وہ پھر جائے مکرر ہو کر
کہین شعر اپنے سناؤن تیری در پر ہو کر
یہہ ہی کہتا ہون مین اللہ سے مضطر ہو کر
جو مدینہ کو نہ جائے وہ تونگر ہو کر
پھر تو مستی سے گذر جاؤن مین بڑھ ہو کر
یہہ لب سعر کو کرنے لگا بدتر ہو کر
آرزو دل ہی مین رہجاتی ہے اکثر ہو کر
چوم لیتا ہون قدم اوسکے مین کمتر ہو کر
رگڑون سر اپنے کو روضہ کی برابر ہو کر
ارحم اکرم اور اعظم اکبر ہو کر
گریہ کے رہجاتا ہون شرمندہ دبی زر ہو کر
چشم سے اشک نکل آتے ہین گوہر ہو کر
خواب مین جو نظر آئے سراپا نور ہو کر
لوٹ دنیا سے لیا ہے وہ اطہر ہو کر

ہامی دنیا میں ہمنا رہتا ہوں اگر شاہا — ق — استخوان اپنے نہ رہجائیں کھنگر ہو کر
طعنہ دینگے مجھے دیکھکے فصحاء عرب — گھونٹگا اونسے سراسیمہ و ششدر ہو کر
میں ہوں مداح نبی رنج نہیں ہے مجھ کو — نکتہ چینی نہ کریں آپ سخنور ہو کر
جو گواہی ندی حضرت کی رسالت کا بشر — وہی بس جاویگا دنیا سے سنگر ہو کر
دن قیامت کے جو صف باندھے کھڑی ہونگے رسل — تم کھڑی ہوؤگے سب نبیوں میں افسر ہو کر
ساتھ اوس احمد مرسل کے گروہ امت — باغ فردوس میں آجائینگے کوثر ہو کر
پینے طوبے کے جو فردوس میں دیونگے صدا — صدمہ نکلیگا ہر ایک شخص کے دلبر ہو کر
شب معراج میں اوس عرش معلے پہ نبی — دم کے دم آگئے فردوس کے اندر ہو کر
شہ لولاک کا جس راہ سے ہوتا تھا گذر — خوشبو اوس کوچہ سے اوڑتی تھی معطر ہو کر
خواب میں جس جگہ حضرت کی سواری جاتے — خوشبو اوس جا سے اوڑتی ہے معنبر ہو کر
ہجر کی شاق جدائی سے وہ مسجد کا ستون — نالہ کرتا تھا جو آواز سے مضطر ہو کر
باغ فردوس میں یاقوت کے خیمہ میں نبیؐ — ساتھ حسنین کے آئینگے وہ کوثر ہو کر
یا رسول عربی شرم مجھے آتی ہے — ط — رنج دیتی ہے اجل طعنہ دلبر ہو کر

صدق سے تیری رسالت کا جو کرے اقرار
ہے یقین قبر سے اوٹھیگا منور ہو کر

دل مرا رو رو پکارے ہے لے خبر — میرے مولا میرے پیارے لے خبر
آمنہ بی بی کے پیارے لے خبر — عائشہ بی بی کے تارے لے خبر
عشق و الفت میں تمہاری ہوں پڑا — ای نبی آقا ہمارے لے خبر
پھنس گیا ہوں بس ہیں تکلیفیں بڑا — سارے عالم کے ستاری لے خبر
آپ کی فرقت میں سینہ سے میرے — اوٹھتے ہیں آہ و شراری لے خبر
ای میری ہادی میرے رہبر رسول — بیٹھا ہوں تیرے سہاری لے خبر
اب تپ ہجران سے ابتر حال ہے — گر پڑا ہوں غم کے مارے لے خبر
ای میری مالک خدای ذو الجلال — میں پڑا ہوں ایک کنارے لے خبر

اب تیرے در پہ خداوند کریم
صدقہ ہاتوں کو پیارے کے خیر

شفقت نگاہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر
مجھ پہ نگہہ کرم کی ہو یا شاہ دستگیر

بے چینی بہت رہتی ہے عصیان کے سبب
عصیان کے تم علاج ہو یا شاہ دستگیر

پیارے خدا کے آپ ہو عالم کے غوث ہو
محبوب مصطفےٰ کے ہو یا شاہ دستگیر

عالی نسب ہو اور لقب ہے محی الدین
حسنی تمہیں حسینی ہو یا شاہ دستگیر

ہو لاڈلے علیؓ کے ابابکرؓ کے عزیز
تم دودمان بتول ہو یا شاہ دستگیر

عثمانؓ اور عمرؓ کے بلا شک حبیب ہو
آل رسول آپ ہو یا شاہ دستگیر

عالم کے قطب غوث ہو سلطان اولیا
فیض کرم تو آپ ہو یا شاہ دستگیر

آگے تمہارے دنیا کی سب چیز ہیچ ہے
جو کچھ کہ ہو وہ تم ہی ہو یا شاہ دستگیر

ہوں غرق میں گناہ میں کشف ہوتا ہے تمہیں
بحر عطا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر

کچھ حصہ معرفت کا عطا مجکو کیجئے
تم شاہ معرفت کے ہو یا شاہ دستگیر

غرقاب ایک کشتی نکالی تھی آپ نے
ولیوں میں برگزیدہ ہو یا شاہ دستگیر

ڈوبی جو ناؤ بڑھیا کی سب آدمی مرے
مردوں کو زندہ کرتے ہو یا شاہ دستگیر

ولیوں کے گردنوں پہ قدم آپکا ہے بس
ولیوں کے آپ شاہ ہو یا شاہ دستگیر

کی عرض ایک زن نے یہ آکر بصد الم
تم پر فدا یہ جان ہو یا شاہ دستگیر

لڑکا مرا ہے مرگیا فریاد کرتی ہوں
امت میں بہترین ہو یا شاہ دستگیر

گریاں ہوئی کہ روح گئی ہے ابھی نکل
افضل ترین خلق ہو یا شاہ دستگیر

حکم خدا ہوا کہ تمہیں اختیار ہے
محبوب تم ہمارے ہو یا شاہ دستگیر

پہونچا یہی خطاب کہ محبوب ہو مرے
غربا نواز تم ہی ہو یا شاہ دستگیر

رتبہ سے غوثیت کے چڑھے آسمان پر
اعزاز کیسا رکھتے ہو یا شاہ دستگیر

روحیں پکڑ کے چھوڑ دیں رتبہ کے زور سے
تم پر خدا کا رحم ہو یا شاہ دستگیر

بولا فرشتہ موت کا انکے حضور میں
قوت سے میری زیادہ ہو یا شاہ دستگیر

اللہ کی طرف سے اُدھر سے آپ کا
تم مرتبہ میں بڑھ کے ہو یا شاہ دستگیر

رتبہ نہوگا ایسا کسی شخص کا کبھی
جیسا کہ رتبہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر

ہم ہیں مرید آپ کے کچھہ حصہ دیجیے
رفعت مآب آپ ہو یا شاہ دستگیر

ہے مرتبہ زیادہ فرشتوں سے آپ کا
تم امتیاز خاص ہو یا شاہ دستگیر

چٹیک لگی ہے روضہ پہ بلوائیے شہا
چاہے جسے بلاتے ہو یا شاہ دستگیر

ظاہر میں آپ فانی ہو پر کچھہ اسمیں شک نہیں ہے
باطن میں آپ زندہ ہو یا شاہ دستگیر

مجبور صدق ہند میں ناچار ہے پڑا
صدق و صفا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر

اے عاشقو رسول کے پڑھتے رہو نماز
سب کام اپنے چھوڑ کے پڑھتے رہو نماز

غفلت ذرا بھی اسمیں کرنا نہ تم عزیزو
اللہ کو یہہ بہائی ہے پڑھتے رہو نماز

اسکی حبیب ہے پیاری رسول کی
اب جان و دل سے دوستو پڑھتے رہو نماز

جاوینگے سب بہشت میں فضل کریم سے
پیچم یہ فرض یہہ ہے کہ پڑھتے رہو نماز

قرآن میں پانچ سو جگہہ آیا ہے اسکا ذکر
اب تم نہ چھوڑ دو غافلو پڑھتے رہو نماز

چھوڑ دو گھروں کو اور دوکانوں کو دوستو
اب مسجدوں میں جا کے تو پڑھتے رہو نماز

اللہ اوس سے راضی رسول اوس سے ہونگے خوش
اونکی خوشی کے واسطے پڑھتے رہو نماز

آسانی ہوگی وقت نزع کے ہی جان لو
ایک نور ہوگا قبر میں پڑھتے رہو نماز

ایک شکل نیکے آویگی نوری سی قبر میں
اعمال بد ہٹائیگی پڑھتے رہو نماز

غافل نہو نا اوس سے کبھی یارو دوستو
پل پر سوال ہوویگا پڑھتے رہو نماز

پیش نماز ہوگی قیامت میں پیشتر
حکم خدا کو جان کے پڑھتے رہو نماز

محشر میں پیاس ہوویگی شدت سے الاماں
کوثر کا پانی پاؤگے پڑھتے رہو نماز

دیوے مٹا گناہوں کو باقی نہ رکھے کچھہ
اسکے خواص بہت ہیں پڑھتے رہو نماز

کیا پردہ پوشی کرتی ہے یارو عزیزو یہہ
سب عیبوں کو یہہ ڈھانکے ہے پڑھتے رہو نماز

دارین کی بھلائی ہے اسکے سہارے سے
دار الجنان میں پہونچو گے پڑھتے رہو نماز

آواز اذان سنکے جماعت میں دوستو
عشق خدا میں ڈوب کے پڑھتے رہو نماز

حج و زکوٰۃ روزے سبھی فرض ہیں کیے
خوش ہووے جو خدا تو کرو سجدہ میں جبین
اسکی عبادتوں میں ہے فضیلت بہت بڑی
اک وقت کی نماز قضا کرنا ہے برا
ایک حقبہ وہ تو رہیگا دوزخ کی نار میں
قصداً کا لفظ دیکھو بڑی سخت ہے وعید
بے شک ہے وہ پلید جو پڑھتا نہیں کبھی
پڑھتے نہیں نماز وہ کتے ہیں بن پڑے
ہے کتا بلکہ اچھا وہ خنزیر سے برا
معراج ہے ضرور یہ مومن کے واسطے

پر یہ خدا کی پیاری ہے پڑھتے رہو نماز
اب خوش دلی سے تم بھی تو پڑھتے رہو نماز
حق سے کلام کرنا ہے پڑھتے رہو نماز
سستی نکرنا چاہیے پڑھتے رہو نماز
اک وقت کی جو چھوڑ دیگا پڑھتے رہو نماز
عمداً کبھی نہ چھوڑنا پڑھتے رہو نماز
سب دھندے ہی چھوڑ چھاڑ کے پڑھتے رہو نماز
کیوں سگ بنو ہو دوستو پڑھتے رہو نماز
خوف خدا سے بھائیو پڑھتے رہو نماز
اے عاشقو ضرور ہی پڑھتے رہو نماز

حق جا بجا قرآن میں تاکید کرتا ہے
دل صدق سے ضرور ہی پڑھتے رہو نماز

نام خدا ہے مجکو دل و جان سے عزیز
دنیا میں جنکو ہی ہے محبت رسول کی
ایمان جو کہ لائے ہیں حضرت رسول پر
اس دہر میں تو جان لو انسان کی چشم میں
حق ہے یہی کہ عالم دنیا کے باغ میں

کوئی نہیں ہے قادر سبحان سے عزیز
نام رسول انکو ہے جان سے عزیز
انکو کوئی زیادہ ہے قرآن سے عزیز
لگتا نہیں ہے کوئی گلستان سے عزیز
مجکو نہیں ہے سورۂ رحمن سے عزیز

اے صدق دل لگا نہیں ہرگز تو دہر میں
ہرگز نہیں ہے بہتر تو قرآن سے عزیز

پہونچے ستے جو خالق اکبر کے آس پاس
دل سے صحابہ آپ کے قربان تھے مدام
دل کو نشاد ہو ویگا اب مجھہ غریب کو
تھے اس طرح صحابہ پیغمبر کے روبرو

واں ہو گئے فرشتے پیمبر کے آس پاس
رہتے کمر تھے باندھے پیمبر کے آس پاس
کس روز پھر دن روضہ اطہر کے آس پاس
تارے ہوں جس طرح مہ انور کے آس پاس

ط

شمع کے گرد رہتا ہے پروانہ جس طرح
محشر میں مارے پیاس کے گھبرائیں آدمی
ہو پیاس سے تو خلق بڑی منتشر وہاں
خلقت کا اک ہجوم تو ہووےگا سر بسر
تارے فلک پہ ہوتے ہیں جس طور سے عیاں
جس وقت چاند اونگلی سے دو ٹکڑے کر دیا
جاتے تھے لوٹنے کو مسلمان تو جنگ میں
عثمان جی لگا تھا خدا سے وہ دو دین
سن آہ وزاری الٹ رکھی مسجد رسول میں

تھے اسطرح بلال پیمبر کے آس پاس
ایک خلق ہوگی شافع محشر کے آس پاس
ہو اک ہجوم ساقی کوثر کے آس پاس
ہو دیکھی ایک سبیل تو کوثر کے آس پاس
البوذر ایسے ہووینگے کوثر کے آس پاس
ایک خلق تو کھڑی تھی پیمبر کے آس پاس
بابکر رہتے تھے شہ رہبر کے آس پاس
انکھیں لگی تھیں روتی ہی منبر کے آس پاس
روتے صحابہ تھے کھڑے منبر کے آس پاس

ای صدق کر دعا تو خدا سے بروز حشر
رکھے تجھے کرم سے پیمبر کے آس پاس

ای غافلو نماز کو پڑھتے رہو ہمیش
ایذا کسی طرح سے نہ ہرگز کسی کو دو
خاطر سے اپنے نفس کی توڑو نہ حد شرع
خانہ خدا میں جا کے نہ بیچ کرو ذرا
دنیا کی بات کرنے سے ہے خوف اژدہا
گردن پھلانگ صف میں نہ بڑھ جاؤ دوستو
گردن کا پل تو باندھینگے محشر میں جان لو
آگے سے تم نہ جاؤ جو پڑھتا نماز ہو
باتیں کرو نمازوں کو پڑھ کر خدا سے فنا
لیجائیگی نماز یہہ جنت میں کھینچ کر
فضل خدا سے جائینگے انسان بہشت میں
غافل نہ ہونا اس سے کبھی یارو دوستو

ق

بدکام بد شغل سے ہی بچتے رہو ہمیش
خوف خدا سے غافلو ڈرتے رہو ہمیش
پس پیروی رسول کی کرتے رہو ہمیش
آداب مسجدوں کا بھی کرتے رہو ہمیش
خاموش مسجدوں میں تو بیٹھے رہو ہمیش
آداب سے تو پاؤں کو دھرتے رہو ہمیش
پیچھے ہی چپکے آن کے بیٹھے رہو ہمیش
پیچھے سے بس نمازی کے چلتے رہو ہمیش
بعد از نماز ذکر بھی کرتے رہو ہمیش
کاموں کو چھوڑ چھاڑ کے پڑھتے رہو ہمیش
حکم خدا کو جان کے پڑھتے رہو ہمیش
سب کام بند کر کے تو پڑھتے رہو ہمیش

نعمت بڑی ہے جان لو صحت و زندگی
شکر خدا بہی دونون کا کرتے رہو ہمیش
میلاد کے کرانیکا بیشک ثواب ہے
مولود تم گہرون مین تو کرتے رہو ہمیش
بیٹہو خموش کچھہ نکرو شور و غل ذرا
مولود مین درود ونکو پڑہتے رہو ہمیش
بیہدہ عمر ضایع قصہ کہانی مین مت کرو
میلاد و وعظ و پند ہی سنتے رہو ہمیش

بیہودہ کردہون کو کرتے ہو اب ضایع ہفتہ مین
قرآن صدق دل سے تو پڑہتے رہو ہمیش

نبیونمین برگزیدہ تو بس مصطفے ہین خاص
حق کے رسول اور وہ بندے خدا ہین خاص
نام انکا لینے سے کبہی کوئی بلا نہ آوے
دونون جہان مین وہی تو دافع بلا ہین خاص
آدم تو ہو بحال نہ عیسی کو ہے سفال
شافع تمام خلق کے خیر الوری ہین خاص
خطرہ نہیں ہے انکو قیامت سے کچھ ذرا
جو امت رسول ہین بندہ خدا ہین خاص
آدم ہی پیارے موسی ہی پیارے خدا کے ہین
محبوب حق کے شافع روز جزا ہین خاص
دنیا کے سارے رنج مین مخلص یہ ہولوں ہین
بیشک ہماری حامی شہ دوسرا ہین خاص
دنیا کے سب حسینو نمین یوسف حسین تھے
یکتائے خلق حسن مین بس مصطفے ہین خاص
مشہور ہے جہان مین ایوب کا تو صبر
صبر و رضا مین جانون شہ دوسرا ہین خاص
برسی تہین زرکی ٹیہریان من سلوی اور کو
اس ہفتہ مین امت خیر الوری ہین خاص
مشہور ہین جہان مین براہیم تو خلیل ع
لیکن شفیع خلق حبیب خدا ہین خاص
معراج موسی کو فقط کوہ طور تہی
عرش بریں پہ پہونچے رسول خدا ہین خاص
آواز خوش تو بہت تہی داؤد کی بڑی
لیکن لحان خوش مین شہ انبیا ہین خاص
جتنے نبی خدا کے ہین سارے عزیز ہین
لیکن رسول حق تو حبیب خدا ہین خاص
بس خلق مین شجاع ہین عزو وفا ہین
نبیونمین سب سے زیادہ شہ دوسرا ہین خاص
یونس کے مرتبہ کا تو قرآن ہے گواہ
قرآن جنپہ اترا وہ پیارے خدا ہین خاص
شکر و رضا یہہ دونون عجب اک مقام ہین
شکر و رضا مین صاحب حمد و لوا ہین خاص
وہ پیشوای خلق ہین افضلترین ہین
ابرارون مین ولیون مین وہ مقتدا ہین خاص
عیسی نبی کو جان او مردے جلاتے تھے
اس درجہ مین غلام شہ اصفیا ہین خاص

اے صدق ہمکو گور کی دہشت سے غم نہیں
مونس ہمارے قبر مین شمس الضحے ہین خاص

دنیا سے کچھہ غرض نہ دلا خلق سے غرض
یہہ نفس منزلون کو تو کرتا ہے دم مین طے
باغ و محل سے اسکو مکانات سے نہ کام
پی شغل سیر نار ہتا ہے کیون رات دن مدام
آب و ہوا کو اور چرند و پرند کو
یہہ جانون دوستو کہ سبھی خلق کو ضرر

اب رکہہ غرض تو سید ابرار سے غرض
اسکو نہ بحث سے ہے نہ تکرار سے غرض
پہولون سے کچہہ غرض ہے نہ اشجار سے غرض
رکہہ ہی دلا تو ہر گہڑی اذکار سے غرض
کوہ و حجر کو ہے نہ ابرار سے غرض
محشر مین ہوگی احمد مختار سے غرض

اے صدق تجکو ہو نہ غرض اور کسی سے کچھہ
جو ہو غرض تو سرور ابرار سے غرض

اللہ کا نام حق ہے فنا اور سب غلط
دنیا مین جانون دوستو یار و عزیز و تم
جو کچھہ کرو وہ جان کے بہر اللہ کرو
بدعت اسی کا نام ہے تہوڑی کہ بہت ہو
شادی غمی مین کرتے ہو جو کچھہ کہ باتین تم
دنیا کے ناچ و رنگ سے ہوتے ہو شادمان
حرص و ہوا و کذب یہی نام دنیا ہے
مال و منال جاہ و حشم ثروت و نعم
اللہ اور رسول کا لے ہے جو کوئی نام

جو ہین پہنسے دنیا کے بیشک ہین یہ سب غلط
ہو وے کسی جو خالی بلا شک وہ سب غلط
دنیا کی جو نمود ہو بالکل ہو سب غلط
حضرت نے جو کہا ہی نہین وہ ہے سب غلط
کچہہ اصل انکی ہے نہین یہہ باتین سب غلط
یہہ فہم اور یہہ ذوق تمہارا ہے سب غلط
آلودہ اسمین رہنا سراسر ہے سب غلط
انکی طمع مین پڑنا تو بیجا ہے سب غلط
بیشک صحیح تو یہی ہے باقی ہے سب غلط

اب حرص کو تو چھوڑ دے ساتھہ اپنے کچھہ لے
یہہ صدق دنیا ہیچ ہے بیشک ہے سب غلط

کیا خوب ہوگا سرور پیر دو سرا کا خط
مہر اپنی کرکے اور لکہا نے وہ اور سے
جیسے کہ دیکھا ہوگا شہ انبیا کا خط
شاہون کو جا بجا کرتا رسول خدا کا خط

ملک اوسکا زیادہ ہوگیا اور پائی آخرت | جسنے کہ سر پہ رکھا حبیب خدا کا خط
وہ ہوگیا تباہ نہ نام و نشان رہا | جس شاہ نے کہ پھاڑا رسول خدا کا خط
آنکھوں سے وہ لگاتا تھا تعظیم کرتا تھا | جاتا تھا جسکے نام رسول خدا کا خط
بندے وہ کیسے ہونگے خدائی کریم کے | جنکے کہ پاس جاتا حبیب خدا کا خط
وہ کیسا ہوگا ملک وہ ہوگا کیسا شہر | جاتا تھا جس جگہہ وہ صل علی کا خط
دلکو سرور ہوتا ہے اوس ذکر کرنے سے | کیا خوشنما وہ ہوگا خلیل خدا کا خط
ظاہر مین جبکہ پڑھ نہ سکے محض امی تھے | رکھہ اپنی انگلی پڑھتے تھے شاہ دوسرا کا خط
ہیبت سے عرق آتا بہت خوف ہوتا تھا | جب پاس آتا آپ کے رب العلی کا خط

پھر صدق اشتیاق مین کہتا ہے شوق مین
یارب وہ کیسا ہوگا بھلا مصطفیٰ کا خط

ہان عشق مین رسول کے جسنے اوٹھایا خط | دنیا کا جسنے خاک مین جاون ملایا حظ
آسان ہوگی اوسکو تو جانکنی موت بھی | جسکو کہ حق نے عشق نبی کا چکھایا حظ
چھوٹینگے اوس سے دنیا کے سارے مزے ضرور | ہے جسنے اپنی سینے مین حق کا بٹھایا خط
چکھیگا وہ ہی ذائقہ اس عشق کا ضرور | اس نفس پر فریب سے جسنے چھوڑایا حظ
پہونچیگا وہ مدینہ مین جاون بیالیقین | جسکو کہ جانے روضہ کا دلمین سمایا حظ
انسان ہر ایک قسم کے عالم مین آئی ہین | بہتر وہی ہے جسنے کہ اپنا مٹایا حظ
افضل وہی ہے نیک وہی صالح ہے وہی | دنیا کا جس بشر نے کہ دل سے بھلایا حظ
پاویگا وہ نجات قیامت کے ہول سے | دنیائے دون سے جسنے کہ اپنا اوٹھایا حظ
چمکیگی اوسپہ روشنی حق کی تو بیگمان | جس شخص نے کہ خاک مین اپنا ملایا حظ
ہوگا عبور اوسکا تو پل پر سے مثل برق | حرص و ہوا کا جسنے کہ اپنے مٹایا حظ
کیا کچھہ بیان ہووے جناب بلال کا | نسبت رسول سے جو اونہوں نے اوٹھایا حظ

پھرتا ہے صدق واہی تباہی تو کیون بھلا
ذکر نبی کا دلمین جو تیرے سمایا حظ

غیر از خدا کے دل کا لگانا بھی ہے منع
اور بے وضو قرآن کا چھونا بھی ہے منع

جو کار خیر کرنا ہو اب اوسکو جلد کر
بس سستی کار خیر مین کرنا بھی ہے منع

جو ہو کوئی گناہ تو فی الفور توبہ کر
توبہ مین تجکو دیر لگانا بھی ہے منع

بیٹھو جو دوستو کسی محفل مین تم ذرا
بے ذکر وان خموش تو رہنا بھی ہے منع

ہر وقت چاہیے تو طہارت تمہین مدام
بے غسل ایک لحظہ کے رہنا بھی ہے منع

جب اوے نام احمد مرسل کا دوستو
پڑھنا درود چپ کا تو رہنا بھی ہے منع

بیخوف ہو کے سبکو ستاتا ہے تو غبی
ایک چیونٹی کے دل کا دکھانا بھی ہے منع

مدجھانے سے بچائیو اس نفس کو ضرور
بستر کی جگہ مین اسکا لیجانا بھی ہے منع

بیخوف ہو خدا سے تو پیتا ہے اب شراب
ایک گھونٹ تو شراب کا پینا بھی ہے منع

کہتا سنکار نہین ہے اور بخیل ہے تو
سود و بیاج کا تجھے کھانا بھی ہے منع

مان باپ کا ادب نہین مانے ہے تو ذرا
سب مذہبون مین اونکا ستانا بھی ہے منع

مال یتیم کھاتا ہے بے فکر ہو کے تو
ظلم و ستم کا اونپہ تو کرنا بھی ہے منع

دلکو لگا کے دنیا مین رہتے ہو دوستو
بے یاد حق کے رات کو سونا بھی ہے منع

لڑنے مین اپنی عمر کو کرتے ہو تم بسر
گالی گلوچ و فحش کا بکنا بھی ہے منع

اے صدق کار دنیا مین بہر الہ کر
بے کار اس جہان مین رہنا بھی ہے منع

جسکو خدا کی راہ مین ہوتا نہین دریغ
اوسکو تو جان دینے مین آتا نہین دریغ

بیشک سچی وہی ہے محبت خدا وہی
جسکو کہ حق کی راہ مین زر سے نہین دریغ

سوتے تھے مصطفے کی جگہ ایکدن علے
سمجھے تھے جان دینے مین مجکو نہین دریغ

حق کی رضا مین جو کہ کمر باندھے بیٹھے ہین
اونکو کسی سے کام مین آتا نہین دریغ

مجلس مین جسکے آنے کا حکم رسول ہو
دربان کو اوسکے روک سے ہرگز نہین دریغ

جنت مین جسکے جانیکا ارشاد ہو رسول
رضوان کو اوسکے جانے مین آوے نہین دریغ

اللہ جسکو دیوے خوشی یا کسی کو غم
ولیون کو اس سے ہووے کبھی بھی نہین دریغ

اے صدق وہ تو بہو پہنچینگے جنت مین بی حساب
جن کو خدا کی راہ مین آتا نہیں دریغ ❖

رات دن ہے جو کوئی عشق خدا مین مصروف — ہے حقیقت مین وہ جنت کی فضا مین مصروف
رنج و ریاضت تو ذرا دیکہو شہ ہر دو سرا — تہے خدا سے بی است وہ دعا مین مصروف
ای خداوند جہان تجہہ سے پناہ ہے درکار — رہتا ہے نفس بڑا حرص و ہوا مین مصروف
نفس کمبخت بڑا بد ہے شریر و بدذات — رات دن کہانے مین ہے اور غذا مین مصروف
نفس امارہ کو جو زیر کرے رہوی ہے — وہ نہ رہیگا کبہی دوزخ کی سزا مین مصروف
چاہیئے اوسکو درود و نبی کو کثرت یارو — عصیان سے رہتا ہے جو شخص بلا مین مصروف
ہے یہہ امید کہ بیشک ہو دعا اوسکی قبول — رہوے جو بندہ خدا تجہہ دعا مین مصروف
توبہ کرنا اوسے ہر وقت ہی لازم یارو — جو رہا ہووے کوئی رنج و عنا مین مصروف
وہ جہنم مین پڑے اور رہے اوسکو عذاب — جو کہ ہے ظلم و ستم اور دغا مین مصروف
ای خدا تجہہ سے یہی کرتا ہون ہر دم فریاد — تو بچا مجکو کہ ہون جرم و خطا مین مصروف
ہے شب و روز دعا تجہہ سے یہی تو میری — رکہہ خدا مجکو تو تو نعت و ثنا مین مصروف
وہ تو ایک پل ہی مین پل پر سے گذر جاویگا — جو کہ ہر وقت رہے راہ خدا مین مصروف

باغ فردوس مین وہ چین اوڑاویگا ضرور ❖
صدق دل سے جو رہے ذکر خدا مین مصروف ❖

محشر مین نیکان یکطرف ہووین بدان وان یکطرف — ہون نیک رویان یکطرف ہون زشت خویان یکطرف
حافظ قرآن یکطرف قرآن خوانان یکطرف — میلود خوانان یکطرف صلوات خوانان یکطرف
مسکین گدایان یکطرف سلطان ذیشان یکطرف — گبر و یہودان یکطرف وان ہون مسلمان یکطرف
عالم محدث یکطرف [illegible] مفسر یکطرف — شیخ و مشایخ یکطرف ہووین موحدان یکطرف
[illegible] سالک یکطرف [illegible] یکطرف — ہون عاشقان وان یکطرف اور ہون محبان یکطرف
[illegible] — کفار مشرک یکطرف ہون اہل ایمان یکطرف
وہ دن ہوا ایسا [illegible] — ہون اہل دنیا یکطرف ہون اہل عرفان یکطرف

ایسی وہان کھل بل پڑے ردو ہین وہانپر اشقیا
محشور ہون مُردو نکے توُل اوجھنگے وان قبر و نسے غوزیان
نیچے ہون وانپر پڑے ہون اُستی اونکے کہڑے
یان ظلم جسنے ہے کیا چکہیگا وان اوسکا مزا
دیکھینگے وہ اپنا کیا بہگتینگے وہ جو کچھہ کیا
محشر کا دن ہوگا کٹھن نیکو نکو ہو نہ وان حزن
تولین وہان سبکے عمل کہولین وہان کمر و دغل
ہووے وہان سب حساب کہولین وہان عملی کتاب
صف باندہے ہونگے اصفیا ایک سمت سارے انقیا
ہون خضر و موسی ایکطرف اور نوح عیسے یکطرف
نیکون کی ہونگی عیان اور گمرہو نکی ٹولیان
ایک دہوم ہووے وان بڑی آنے رسول اللہ کی
سنو سے ہووے ہون سب جہین جاری ہو وان نہرلین
آدم سے لے عیسے نبی کہوین وہان نفسی سبہی

زنا و عابد یک طرف ابلیس شیطان یکطرف
ہون سود خوران یکطرف اور روزہ داران یکطرف
وان ظالمان ہون یکطرف ایماندران یکطرف
لشکر یزیدان یکطرف شاہ شہیدان یکطرف
ظالم شریران یکطرف بیکس غریبان یکطرف
ہون جن پری وان یکطرف حیوان طیران یکطرف
ہون ماہ رویان یکطرف ہون سیاہ رویان یکطرف
کفران نعمت یکطرف شکر گذاران یکطرف
ہون متقی وان یکطرف ہون صالحاوان یکطرف
ہون شیث و آدم یکطرف لقمان سلیمان یکطرف
ہارون موسی یکطرف فرعون ہامان یکطرف
ہون انبیا وان یکطرف اور اولیا وان یکطرف
رضوان و مالک یکطرف سب حور و غلمان یکطرف
ساری خدائی یکطرف شاہ رسولان یکطرف

محشر وہ دن ہے الامان کانپینگے وان پیر و جوان
ہو صدق احمد یکطرف ہون مدح خوانان یکطرف

دونون جہان مین شافع ابرار ہین شفیق
دنیا و دین مین کوئی نہ مونس و غم گسار
محشر مین گرمی دہوپ سے عرق آئیگا ضرور
خطرہ نہین ہے مجکو گنا ہونسے کچھہ ذرا
اعمال بندون کے تلین میدان حشر مین
اعمال تلنے کا تو ہمین غم نہین ہے کچھہ
بل سے حساب سے نہین رکھتے ہین غم ذرا

سختی کے وقت احمد مختار ہین شفیق
بیشک رسول میرے مددگار ہین شفیق
اوس جا ہمارے سید مختار ہین شفیق
دونون جہان مین سرور سردار ہین شفیق
اوس جا ہمارے سید ابرار ہین شفیق
لاریب واپنہ سید مختار مین شفیق
سر جا ہمارے حامی مختار ہین شفیق

کوئی نہ یان رفیق نہ کوئی وہان محب
اے صدق غم نہ کہا شہ ابرار ہین شفیق

انسان کے دلمین چاہیئے بیشک خدا کا عشق
دنیا کے سب بکھیڑونکو چھوڑو رفیقو تم
آگ اوسکے تن پہ نار جہنم کی سرد ہے
عاشق خدا کا جانون رسول کریم کو ❊
بڑہتے رہو درود دون کو ای یارو دوستو
جاوے وہ ایک پل مین گذر پل صراط سے
رہتے تھے یار کا ہی مین جانتے نہ تھے کہین
کامل اوسیکا جان لو ایمان عاشقو
کوثر کا پانی پیویگا لاریب وہ بشر
لیل و نہار رو رو یہی عرض کرتا ہون
کافر کا رنج کھینچنے سہتے تھے سختیان
اسرار کے وہ رتبہ کو پہونچیگا لا کلام

وہ دل برا ہے جسمین نہین مصطفے کا عشق
جو ہے تمہارے دل مین رسول خدا کا عشق
ہو جس بشر کو شافع روز جزا کا عشق ❊
لاریب ہے خدا کو تو بس مصطفے کا عشق ❊
جو جان و دل سے رکھتے ہو شمس الضحی کا عشق
جو رکھتا ہو بشر کوئی ہر دوسرا کا عشق ❊
تہا ابکر کے دلمین نہ دوسرا کا عشق ❊
جسکو کہ زیادہ باپ سے ہو مصطفے کا عشق
رہتا ہے جسکے دلمین شہ انبیا کا عشق ❊
اے رب مرے تو دیدے مجھے مصطفے کا عشق
کیسا بلال کو تہا حبیب خدا کا عشق
سینے مین جسکے ہو وے شہ لافتی کا عشق

دار الجنان مین پہونچیگا اے صدق وہ ضرور
ہو ذرہ جسکے دل مین رسول خدا کا عشق ❊

ہو جسکی پہونچ یارو رسول زبان تلک
لیتا ہے منہہ کو چوم خدای جلیل بھی
وہ خلق وہ طریق تہا جسکی نہین ہے حد
پڑہتا ہے جو درود محمد پہ ایک بار
ہے التجا یہہ تجہہ سے خداوند ذو الجلال
ملجائین مجکو خضر تو ان سے یہی کہون
ایک شمہ بہی ادا نہو نعت رسول سے

پہونچیگا وہ ضرور ہی بس لامکان تلک
آتا ہے جبکہ نام محمد زبان تلک
خوش رہتے تھے حضور کے خورد و کلان تلک
لیجاتے ہین فرشتے اوسے لامکان تلک
پہونچاوے تو سلام مرا شہ زمان تلک
لیچل مجھے تو مدینے شاہ شہان تلک
عمرین تمام کرکے کوئی لکھے جان تلک

قدسی فلک پہ حیران ہون مدح رسول سے
پھر کیا ثنا مین لاؤنگا اپنی زبان تلک
ہین سیر کرنیوالے فرشتے زمین پر
پہونچاتے ہین وہ تحفہ رسول زبان تلک
پیرو رسول رہیگا جو شخص رات دن
لاریب وہ تو پہونچیگا باغ جنان تلک
پیدا ہوئے رسول تو روتے تہے کاہنا
وہ خبرین اپنی دیتے تہے سب انس و جان تلک
معراج مین رسول کے جانون محبو تم
تہا نور ایک زمین سے لے آسمان تلک
اسری کی شب رسول نے ہم سیہ کارونکی
بخشش کرائی حق سے تہا ممکن جہان تلک
جنت مین جو مزے ہین نہ آوین بیان مین
انسان کا فہم پہونچے نہ ہرگز وہان تلک
جسکا سیاہ دل ہوا آنسو نہ آویگا
لیجائے اوسکو گر کوئی قرآن خوان تلک
لکھہ لیتے ہین فرشتے اوسی دم اوسے ضرور
جو بات کوئی لاوے ہے اپنے دہان تلک
حشر کے قرب ہو یہہ زمانہ کا انقلاب
سجدہ مین کوئی کہوے نہ ہرگز اذان تلک
جو آج اونچے محل بناتے ہین دوستو
کل اونکا رہیگا نہین کچہہ بہی نشان تلک
کہدینگے دل کا بہید جو پوشیدہ رکہے تو
تیر اگذر یہہ ہو وہین روشندان تلک
عالم کے غوث تہے وہ جناب محی الدین
لاریب اونکی پہونچ تہی بس لامکان تلک

یہہ صدق زاری کرتا ہے فریاد الغیاث
پہونچتی ہین اس کے جرم خدایا کہان تلک

اپنے کعبہ مین ہمین اب تو خدایا لیے چل
بیت اقدس مین ہمین جلد الہٰی لیے چل
عرض تجہہ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام و سحر
اب مدینے کے مکانون مین خدایا لیے چل
تجہہ پہ ظاہر ہے کہ سرمایہ نہین ہے کچہہ بہی
مجہہ سے اعظم کو تو یثرب مین خدایا لیے چل
ہند کے کوچون مین مدت سے پڑا ہون پہرتا
اب مجہے طیبہ کی گلیون مین خدایا لیے چل
گہر کے ایک گوشہ فرقت سے پڑا ہون ناشاد
خانہ بیت مقدس مین خدایا لیے چل
تری رحمت ہی جب چاہے برستی ہووے
اون مزارون پہ شہیدون کے خدایا لیے چل
عرض تجہہ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام سحر
اب مدینے کے مکانون مین خدایا لیے چل
ہے شب و روز تمنا ہے دلکی یہہ ہی
تو مجہے مشہد اقدس پہ خدایا لیے چل

رات دن صدق یہی کہتا ہے رو رو تجھہ سے
تو در طیبہ محمد پہ خدایا لے چل ❊

تھے وہ حبیب شاہ رسول زبان بلال
گلزار کوچہ ہوتا تھا جاتے جہان بلال

کہتے تھے لوگ اونکو تو صدیق کا غلام
تھے واقعی وہ دنیا مین شاہ شہان بلال

رہتے تھے ہمرکاب ہین حضرت رسول کے
جاتے جہان رسول تھے جاتے وہان بلال

ایک چوٹ سی تو لگتی ہی دلپہ صحابہ کے
مسجد مین جاکے کہتے تھے جسدم اذان بلال

صدمہ دلون پہ ہوتا صحابہ کبار کے
جب مصطفی کے سامنے کہتے اذان بلال

اک روز ایک صحابی نے موتہہ پر اونہین کہا
کہتے غلط ہوا ان سے اب تم اذان بلال

یہ شخص اونسے کرتا کوئی رنج سے کلام
خاموش رہتے اور نہ کرتے بیان بلال

ہوتا تہا حرف شین ادا اونکا سین سے
مشہور تھے جہان مین لکنت زبان بلال

تہا نقش اونکے سینہ پہ یسین کا لکہا
بس سین کا تو شین سے دیتے نشان بلال

کیا بہا گئی یہی حق کو ادا اوس غریب کی
تڑکا نہ ہوتا کہتے نہ جب تک اذان بلال

مقبول تھے خدا کے محب تھے رسول کے
محبوب اونکی کیون نہ بہلا ہوا اذان بلال

دیکھا نبی نے اونکو تو جنت مین پیشتر
فرمایا تجھ پہ یہہ تو نہین تہا گمان بلال

پہلے ہی مجہسے آیا ہے تو تو بہشت مین
اسکا سبب تو مجہسے ذرا کر بیان بلال

کی عرض ہاتھ باندھ کے ای آقا ای شہا
جس جا سے آپ جائینگے جائیگا وان بلال

شیدا ہے یہہ تو آپ کا جنت سے ہے نہ کام
مثل نشان علم کے ہے پیچہے نشان بلال

کیا مرتبہ بلال تہا کیا اوسکی پہونچ تہی
لکھا اب نہین مین سکتا ہون کچھ بیان بلال

کہتے عمر تھے ایک دن اپنے رفیقون سے
کرتا ہون تم سے آج مین وصف و بیان بلال

سردار بالیقین نہین اس مین کچھ کلام
سردار واقعی ہین ہمارے میان بلال

ہے یہہ یقین وہ جاویگا جنت مین اونکی ساتھ
مشہور ہو گیا ہے جو یان مدح خوان بلال

تو پا ہی خاک اونکا غلام ان غلام ہے ❊
ای صدق تو کہان ہی بہلا وہ کہان بلال ❊

سبھی دل مین رہتا ہے میرے مدام — پڑھون نام تیرا رسول انام
ہو رحمت خدا کی تو تجھہ پہ دوام — حبیب خدا تجھہ پہ پہونچے سلام

شب و روز ہے یہہ مری التجا — دکھادے مجھے اپنا تو مہ لقا
یہی اپنے دل کا ہے بس مدعا — شہ انبیا تجھہ پہ پہونچے سلام

یہی عرض ہے تجھہ سے شاہ زمن — ہمیشہ ترا نام رہ بر دہن
اوٹھون قبر سے یہہ ہی کہتا سخن — امام اصفیا تجھہ پہ پہونچے سلام

قیامت مین ہو جب بڑا اژدہام — وہان پیاسی خلقت ہو ہو دی تمام
مجھے دیجو اوسوقت کوثر کا جام — رسول خدا تجھہ پہ پہونچے سلام

بلالو مدینے مین اب صدق کو — پڑا سندھ مین یہہ ہے مجبور ہو

۱

در روضہ دیکھے جو اب ہو سو ہو
شہ دوسرا تجھہ پہ پہونچے سلام

کیا کرین اب حال دل اظہار ہم — ہین گنہ سے حالت بیمار ہم
کیا ہمارا نفس بد سے حسرتا — کرتے ہین ہر بات مین تکرار ہم
یہہ ہمارا ہے نفس حاسد مین ضرور — کرتے ہین آپسمین جو تکرار ہم
حاسدین یہہ نفس ہے بیشک غوی — اسپہ لعنت کرتے ہین دس بار ہم
گفتگو بے فایدہ کرتے فضول — سرپہ لیتے ہین بلا دو چار ہم
سنگ موںہہ مین رکھتے تھے صدیق تو — وائے باتین کرتے ہین سو بار ہم
کچھہ نہین طاعت خدا کی ہم سے ہو — فی الحقیقت مین بڑے بدکار ہم
اے خدا غافل ہوئے ہین تجھہ سے بہت — کچھہ نہین کرتے ترا اذکار ہم
ہائے عقبے کی نہ سوجھی کچھہ ہمین — دنیوی کامون مین ہین عیار ہم
کار عقبے مین بڑے بیہوش ہین — اور کامون مین ہین بس ہشیار ہم
دین و عقبے کی نہین سوجھی ہمین — کار دنیا مین ہین بس طرار ہم
ہو خدا کی معرفت کیونکر کشود — سینہ مین رکھتے ہین ایک پندار ہم

اے خدا تو بخشدے جرم و خطا
اے خدا عیبون کو تو پوشیدہ رکھہ
تو ہمین توفیق دے رب کریم
حکم بن تیرے نہ ذرہ ہل سکے
راہبر ہو تو خداوندکریم
وعدہ حق ہے خداوند جلیل
ہو وہی مقبول درگاہ خدا
آسمان ہفتم پہ ہو جاوے گذر
کشف ہو جاوے ضرور ہمکو فنا
ای خدا اے مالک رب جلیل
جاوینگے ایسے سفر مین جس نا
اوس سفر کے واسطے اے دوستو
ہے سفر در پیش وہ سب کو بڑا
وہ سفر ہے قبر کا لاریب و شک

جو محبت دل مین ہو حضرت ہمین
پہر ہمین خدشہ نہین شیطان سے
کلمۂ طیب پڑہین جو روز و شب
ہائے دنیا مین پہنسے غافل رہے
دیکھئے نیکون کا شانہ کس طور ہو
ای خدا ایمان سے رکھیو ہمین
قبر و محشر کا نہین خطرہ ہمین
حق نہین رکھیگا ہمکو بے نصیب
ہم یتیمون کی کرو خدمت ضرور

گنہ سے کرتے ہین بس اقرار ہم
جانتے تجکو ہین تو ستار ہم
پست ہمت سے ہوئے لاچار ہم
کرتے ہین اس بات سے اقرار ہم
سمجھہ یہ ابت کے نہین مختار ہم
وعدۂ ایفا مین ہین سکار ہم
خالص للہ کرین جو کار ہم
توڑ دین جو شرک سے زنار ہم
رہوین جو حق کے لیئے بیدار ہم
نفس دیتے ہین بڑے بیزار ہم
لوٹ کر آوینگے نے زنہار ہم
ہین کمر باندہے کہڑے طیار ہم
کیا لکہین وہ حال اب ای یار ہم
کیا کہین اوس قبر کے اطوار ہم
دیکھہ لین جا قبر وہ گلزار ہم
بحر دنیا سے جو ہوویں پار ہم
راہی دوزخ ہوون زنہار ہم
اب گنہ سے لے چلے انبار ہم
ہین نہین کچھہ متقی ابرار ہم
یہہ ہی کرتے ہین دعا ہر بار ہم
جانتے تجکو ہین غفار ہم
گر یتیمون کا جو لیوین بار ہم
روز و شب کرتے ہین یہ گفتار ہم

فرض مطلق جان لو خدمت یتیم
رکہتے ہین تم سے یہی ہر بار ہم

بیوہ کا کر دو نکاح اے دوستو
رکہتے ہین یہہ ہی بلا اصرار ہم

یہہ ہماری عقل یہہ بدتر سمجہہ
رکہتے ہین اس کا ہے اک عار ہم

ہم سے بہتر ہو نہین دنیا کا شاہ
اوس نبی کے جاوین جو دربار ہم

سینہ پر کینہ ہمارا ہے کثیف
کیسے ہون پہر داخل زوار ہم

ہائے قسمت نے نہ کی کچہہ بہی مدد
لے چلے بس حسرت دیدار ہم

آہ آوین طیبہ مین کیسی حضور
پاس کچہہ رکہتے نہین دینار ہم

آتش دوزخ نہ دیکہینگے کبہی
ہون مدینہ کے اگر زوار ہم

کیا کہین اب شامت اعمال سے
لایق مجلس نہین سرکار ہم

یا نبی ہے آرزو اب تو یہہ ہی
دیکہہ لین روضہ ترا اک بار ہم

کچہہ نہین ہم پر گنہ باقی رہین
دیکہہ لین جو وہ گل گلزار ہم ؎

آپ کے قدمون گرین ہے آرزو
قبر مین جو دیکہہ لین دیدار ہم

ہو اگر زیارت ہمین دیدار کی ؎
ہووین قربان آپ پر سو بار ہم

یا نبی ہے آرزو لیل و نہار ؎
رہوین الفت مین تری سرشار ہم

یا رسول اللہ بغیر از آپ کے ؎
رکہتے ہین کوئی نہین سردار ہم

یا نبی اللہ خبر لیجے شتاب
بحر عصیان مین پڑے منجہدار ہم

یا خلیل اللہ تمہارا آسرا ؎
چہوڑ دینگے واللہ نہین زنہار ہم

یا حبیب اللہ تمہارے ہجر مین
آتش دوری سے ہین ناچار ہم

التجا ہے مرنے سے پہلے حضور
دیکہہ لیوین ایک دفعہ دیدار ہم

طیبہ مین جاوین بہلا کیونکر خدا
ہیچ مجلس ہین نہین زردار ہم

تجہہ سے پوشیدہ نہین ہے کچہہ بہی حال
کیا بہلا تجہہ پر کرین اظہار ہم

جز تری امداد کے رب جلیل
چل نہین سکتے کوئی رفتار ہم

کیا مزا ہو لطف کیا ہو دوستو
جا سکے روضہ پہ جو دین زار ہم

واے قسمت اپنی ایسی ہے کہان
کار کرکے دوست روضہ پر گئے
ہوتا ہے ذکر و بیان پیش نبی
عمر گذری شر بدی کرتے ہوئے
کچھ نہین نیکی ذرا ہمنے کری
جاتی رہوے ساری دنیا کی ہوس
بولے حضرت جب ہوئے دندان شہید
تو نہ انکا تو ٹیو طبقہ خدا
لاوے شاید کوئی تو ایمان بشر
کیون کرین ہم بد دعا انکے لیے
اے خدا اے مالک ہر دو جہان
اب ہمین لے چل مدینہ مین خدا
ڈھونڈھتے تھے پایا اوسکو سینہ مین

اوس مدینہ کے جو ہون زوار ہم
حیف ہے ایک رہگئے بے کار ہم
پڑھتے ہین صلوات جو ہر بار ہم
نیکیون سے ہین بڑے نادار ہم
ہاتھہ خالی اب چلے دربار ہم
دیکھین جا طیبہ کا جو گلزار ہم
اے خدا ہین امت غمخوار ہم
جانتے تجکو تو ہین ستار ہم
اسلیے کرتے دعا ہین زار ہم
جانتے ہین تجکو بڑا غفار ہم
التجا کرتے ہین تجھ سے زار ہم
ہووین اوس روضہ پہ جا زوار ہم
اب نہ جاینگے سوے کہسار ہم

بس محبت سے سنو تم دوستو
پڑھتے ہین اب صدق کے اشعار ہم

محمد صاحب جود و عطا ہین
محمد شافع روز جزا ہین
محمد جن و انسان کے شہا ہین
محمد باعث کون و مکان ہین
محمد پیشواے مرسلین ہین
محمد سرور ہر دو سرا ہین
وہی سب خلق کے مشکل کشا ہین
وہی بدر الدجی نور الہدی ہین

محمد منبع حلم و حیا ہین
محمد ہادی راہ ہدی ہین
محمد راز دار کبریا ہین
محمد مالک ہر دو جہان ہین
محمد شافع یوم الیقین ہین
محمد معدن لطف و عطا ہین
وہی صدر علا شمس الضحی ہین
ولیون کے وہی تو مقتدا ہین

بلا شک مرتبہ اون کا ہی عالی ؛
خدا نے دی بڑی عزت ہی انکو
بلا شک اونکے در پر جبہ سا ہین
انیس رہنما شاہ و گدا ہین ؛

نہین رحلت ہوئی دنیا سے انکی
فضایل کے ہین عیسیٰ سے بڑہکر
وہ امت سے نہ اپنی کچھہ جدا ہین
یہہ جانون وہ محمد مصطفے ہین ؛

نہین دہشت ہمین دوزخ سے کچھہ بہی
وہی مالک ہماری وہ ہی ہادی
شفاعت کو ہماری مصطفے ہین
اونہین پہ ہم تو قربان و فدا ہین

نہ کر اے صدق تو محشر کا خطرہ
ترے حامی محمد مصطفے ہین

محمد سے جو دل لگائے ہوئی ہین ؛
سمجہہ لو وہ جنت مین جاتی ہوئی ہین
نہین اونکو پروا ہے جنت کی صاحب
مزا عشق احمد جو پائے ہوئی ہین
اگر دیکہو عبرت سے مردون کو لوگو
یہہ جنگل مین بستی بسائی ہوئی ہین
گنہ سے نہین اوٹہتا سر ہے ہمارا
ندامت سے سنہ ہم چہپائی ہوئی ہین
یہہ لڑکون سے کہتے اویس قرن تہے
نہ مارو ہمین ہم ستائے ہوئی ہین
بڑے پتہرون سے تو ہرگز نہ مارو
کہ ہم عشق کے زخم کہائی ہوئی ہین
یہہ جذبہ مین کہتے بلال حبش تہے
ترے عشق مین جی جلائی ہوئی ہین
بہت خستہ زخمی نہ ہمکو کرو تم
بلا عشق اب ہم اوٹہائی ہوئی ہین
نہ امی لوگ اب تم کوئی بات بولو
جگر عشق سے ہم جلائے ہوئی ہین
نہ رورنج ہمکو کوئی صاحب اب تو
بہت صدمے اب ہم اوٹہائی ہوئی ہین
صہیب یہہ ہی کہتے وطن چہوڑ اپنا
سہارے محمد کے آئے ہوئی ہین ؛
دیروالا اب چہوڑ جاوین کہان کو
قدم آنکہون سے ہم لگائی ہوئی ہین
نہین ہے وسیلہ بجز ذات احمد
نظر آسرے پر لگائے ہوئی ہین
بلال آ کے بس شام مین یہہ ہی کہتے
ہم حال پریشان اب آئے ہوئی ہین
شب و روز کرتے تہے فریاد و زاری
یہہ کہتے تہے دل ہم جلائی ہوئی ہین

نہ بولو کوئی ہم سے اے لوگو اب تو
حضور ہی مین رہتے تھے حضرت کے ہردم
محبت کے ہم زخم کھائے ہوئے ہین
ہمین دل سے حضرت بھلائی ہوئے ہین

یہہ محرومی قسمت سے اب تو ہماری
کہا خواب مین جاکے حضرت نے ایسا
جو روضہ سے ہم پاس آئے ہوئے ہین
تری خاطر ہم شام آئے ہوئے ہین

سخن شام مین اس طرح پر کہا تہا
مدینہ دیا چھوڑ کیون ہے ہمارا ٭
ترے دل کے مطلب کو پائی ہوئے ہین
نہین تجکو دل سے بھلائے ہوئے ہین

چل اب قصد کر تو مدینہ کا جلدی ٭
بلال آئے روضہ پہ یہہ عرض کرتے
ترے دل سے ہم دل لگائی ہوئی ہین
ترے در پہ احباب آئے ہوئے ہین

نہین چھوڑیگا ہم سے یہہ در کبہی بہی
خبر لیجئے ہم بہت ہین پریشان
غلام آپ کے ہم کہائے ہوئے ہین
نظر تیرے در پر لگائے ہوئی ہین

نظر آتا ہمکو نہین کچھہ جہان مین
حضور اک نظر ڈالین ہم پر کرم کی ٭
حضور ہی نظر مین سمائی ہوئی ہین
کہ ہم زیست سے تنگ آئی ہوئی ہین

بہت خستہ ہو کر ہم حال پریشان ٭
وہی سمجھینگے خوب شعرون کا مطلب
ترے کوچہ مین اب تو آئے ہوئی ہین
جو دل عشق مین اب جلائی ہوئی ہین

مدینہ کے چلنے کی ہو کوئی صورت
یہی صدق تو ہم لگائے ہوئی ہین

مین چھوڑ کر مدینہ کو جاؤن کہان کہان
اب آپ کے بغیر یہہ لگتا نہین ہی دل
اس دل کی آگ کو مین بجھاؤن کہان کہان
اس غمزدہ کو لیکے مین جاؤن کہان کہان

بی آپ کے مدینہ مجھے تنگ ہے شہا
للہ اب دکہائیے صورت ذرا حضور ٭
حیران ہون کہ شہر سے جاؤن کہان کہان
حیران ہون کہ در سے مین جاؤن کہان کہان

اب ہجر کے حضور مین روتا ہون زار زار ٭
سینہ مین آگ وہ ہے کہ جسکی نہین ہے حد
صورت مین اپنی جاکے دکھاؤن کہان کہان
دل غمزدہ یہ جاکے جلاؤن کہان کہان

کس سے کہون مین جاکے نہین کوئی اب شفیق
احوال اپنے دل کا جتاؤن کہان کہان ٭

کہتا تھا مین حضور کے آگے اذان ہمیشہ ‏ اب جا اذان مین اپنی سناؤن کہان کہان
جب آپ ہی نہو وین تو کیا زیست کا مزا ‏ اس بیقرار دلکو لگاؤن کہان کہان
حسرت سے پاس تیرے یہی کہتے اوس مجھے ‏ میری خدا مین دیکھنے جاؤن کہان کہان
ہمدم نہین ہے کوئی نہ مونس نہ غمگسار ‏ مانند وحشیون کے مین جاؤن کہان کہان
مدت سے خاک چھانتا پھرتا ہون کو بکو ‏ ای شاہ تجکو ڈھونڈھنے جاؤن کہان کہان
اب شوق مین حضور کے گھٹتا ہوا بدن ‏ جی کی کہانی اپنی سناؤن کہان کہان
جنگل مین رویا کرتا ہون ای شاہ بحر و بر ‏ اس دل کو اپنے جا کے رولاؤن کہان کہان
اب آپ کے سوا ای کہون کس سے راز دل ‏ جاؤن کہان مین درد سناؤن کہان کہان
اس درد عشق اور فراق حضور سے ‏ اب چھوڑ کر فقر کو مین جاؤن کہان کہان
آنکھون سے میری اشک کا طوفان بہتا ہے ‏ طوفان لہو کا جا کے بہاؤن کہان کہان
لڑکے تو مجھکو جانتے مجنون ہین حقیر ‏ صورت مین اپنی جا کے دکہاؤن کہان کہان
کوچہ مین بستی مین مجھے کہتے ہین باولا ‏ بستی سے جا کے شہر بساؤن کہان کہان
آتا نہین ہے چین مجھے گھر مین ایک دم ‏ یا شاہ اب یہ دل مین لگاؤن کہان کہان
ای فخر دو جہان کے ای شاہ ذی کرم ‏ در پہ مجھے بلاؤ مین جاؤن کہان کہان

کرتا ہے عرض صدق کہ ای شاہ تم بغیر
اب اپنے شعر جا کے سناؤن کہان کہان

وہان حق سے جو اپنا لگائے جاتے ہین ‏ وہی تو دنیا سے عقبے کو لئے جاتے ہین
اب آپ جانتے ہین ہمکو کڑہائے جاتے ہین ‏ غم فراق مین اپنے رولائے جاتے ہین
اونہین تو دنیا و عقبے سے ہے نہین کچھ کام ‏ شراب عشق جو حق سے پلائے جاتے ہین
جوانی جاتی رہی یاد حق کی تو نے ‏ وہ دن بوڑھاپے کے تیرے بھی آئے جاتے ہین
دنیا مین جو فقیر ہین یا جو کہ بادشاہ ‏ وہ دونون مٹی مین آخر ملائے جاتے ہین
رہتے ہین وطن مین یا کہ پھرین ملک و شہر مین ‏ مٹی ہو جسے جگہہ کی وہین وہ دبائے جاتے ہین

قریب نزع کے ہوجئے جب کوئی انسان
تو اوسکے جاؤن عمل سب سنائے جاتے ہین

جو راہ حق مین ہوئے قتل وہ نہین مردہ
طرح طرح کے وہ میوے کہلائے جاتے ہین

مدینہ بہشتی ہے ایسی کہ جو کوئی جاوے
و یا پہ بندونکے عصیان مٹائے جاتے ہین

عوض مین اوسکے جو پڑہتا ہے یان درود انکو
درخت خلد مین اوسکو لگائے جاتے ہین

ذرا تو چاہیئے اے صدق فکر وان کی ضرور
جہان پہ جاکے یہ صحرا بسائے جاتے ہین

اپنے گنہ سے روتا ہون زار و قطار مین
اب مجھ سا عاصی ہوگا نکوئی دیار مین

سطح مین پڑہتا ہون ستہ والانتظار مین
سب سے نبی بڑے ہین ہمارے وقار مین

رب چاہے سو کرے دہی مالک ہے اور حق
بیشک نہین ہے بندہ کے کچھہ اختیار مین

دنیا مین کوئی ہے نہین ایمان سے بڑا
ایمان جسکو ہے نہین جاوے وہ نار مین

آدم سے عیسی تک نبی رکھتے ہین سب قدر
ہین سب سے زیادہ احمد مرسل وقار مین

آگے ہین حضور کے بے گنتی بے شمار
رتبہ مرا گہٹا ہے مین ہون کس شمار مین

کشتی گنہ کی پار لگادیجے رشہا
اب پہنسگئی ہے یہ تو بڑی منجدہار مین

لاریب ہونگے حشر مین یا خود وہ شفیع
جانین جو کیفیت ہین مے رنگدار مین

جن لوگون نے ستایا ہے کہا رسول کا
جائنگے وہ تو سیدہے جہنم کے غار مین

خوش بخت بشر بہی ایسے نہین پیدا ہونگے
جیسی کہ اچہی خوبی صحابہ کبار مین

ہونگے ذلیل خوار سبہی وہ حشر مین پڑے
بہلے ہوئے جو رہتے ہین مے کے خمار مین

دن کون سا وہ ہوگا کہ ماتھے کو اپنے صدق
رگڑے سے جاکے خانہ پروردگار مین ●

بیان عقبے مرا ایک ساعت سمجہدارونکی باتین ہین
ظرافت اور بناوٹ ہے گنہگارونکی باتین ہین

خدا سے خوف کرنا یہ سمجہدارونکی باتین ہین
گنہ سے بچنا رہنا یہ نکوکارونکی باتین ہین

لٹانا مال و نعمت کا تونگرداروں کی باتین ہین
رضاء حق پہ رہنا بس سمجہدارونکی باتین ہین

پڑینگے وہ تو دوزخ مین [illegible]
[illegible] باتین ہین

کسیکو دنیا کی باتین کسیکو عقبے کا چرچا
نہین انسان انا الحق بنا ہر قطرہ کا قرچا نون
جو فردوس پہ پہونچینگے وہ ہی تو ہے بشر نیک
نہین ہوونگی محشر مین ذرا پرسش عمل اپنے
بروز حشر ہو وینگے وہ داخل خلد مین بیشک

نہین اب عشق احمد سے ملنگارونکی باتین ہین
حقیقت مین وہ ہین عشق بھر وارونکی باتین ہین
رہا کرتین ذہن مین جنکے ابرارونکی باتین ہین
کہین اب جنکے ہاتھون نیک کردارونکی باتین ہین
لگی رہتین جنہین جنت کے گلزارونکی باتین ہین

نہین اب صدق خطرہ ہے او نہین ہول قیامت سے
جنہین خوش اب نبی کے کفش بردارونکی باتین ہین ❊

شام سے آپ مدینہ مین بلاتے ہی نہین
خواب مین آتے نہین ہمکو بلاتے ہی نہین
شومی بخت ہے جو دل سے بھلایا ہے ہمین
ہجر مین آپ کے نکلے تھے مدینہ سے ہم
کیا کرین دل ہجر سے نالان ہے بہت
کیا کرین بی بس ہوئے لاچار سخت
ای رسول مدنی جلد سے اب تنگ ہین ہم
خواب مین ان سے کہنے لگے حضرت نبی
آہ اس شام کو جو آکے بسایا تمنے
کیون دیا چھوڑ مدینہ میرا تو نے بلال ❊
ہاتھ کو باندھ کے کہنے لگے تب یہ بلال
دل نہ تھا قابو مین ہمارا شہا
ای نبی آپ پہ قربان ہو سر جان و دل
دل تڑپتا تھا حضوری کی زیارت کے لئے
جذبہ عشق مین کہتے تھے اویس قرنی
عشق تکڑنی کو تھا کیا کہ وہ روتی تھی پکار

خواب مین اپنی زیارت تو کراتے ہی نہین
اب یہان شربت دیدار پلاتے ہی نہین
بخت ہوتا تو ہمین آپ بھلاتے ہی نہین
دو نہ ندامت سے کسیکو تو دکھاتے ہی نہین
ہم مدینہ سے کبھی شام مین آتے ہی نہین
دل ہم اس شام مین ہرگز تو لگاتے ہی نہین
ہجر مین زیست کی امید تو پاتے ہی نہین
کیا ترے واسطے ہم شام مین آتے ہی نہین
پھر سے اب شہر مدینہ کو بس آتے ہی نہین
ہم تری نظرون مین کیون اتنے سماتے ہی نہین
یا نبی قابو مین ہم دل کو تو پاتے ہی نہین
ہم مدینہ سے کسی شہر مین جاتے ہی نہین
کوچہ اس شام کے ہمکو تو خوش آتے ہی نہین
جذبہ عشق سے ہم سر کو اٹھاتے ہی نہین
جلتے ہین ہجر مین آپ ہمکو بلاتے ہی نہین
کیسے ہم لوگ ہین آنکھونکو رولاتے ہی نہین

چشم عبرت سے بھلا دیکھو تو مردوں کی شکن
ہو گئے قبرین پھر لوٹ کے آتے بھی نہین

بت پرستی سے یہ مشرک تو ہوے ہین گمراہ
باز آتے نہین اور بت کو چھوڑاتے بھی نہین

جانتے خوب ہین احمد کی رسالت کو بشر
حیف اوس قوم پہ ایمان جو لاتے بھی نہین

جس نے دیکھا ہے مدینہ کا وہ گلزار جنان
اوسکی نظرون مین یہہ گل ہند سماتی بھی نہین

ہم سے لاکھون پڑے دنیا مین ہین مشتاق بشر
ہم نظر اونکی مین ہرگز تو سماتے بھی نہین

صدق شکوہ تجھے کرنا تو مناسب ہی نہین
کم نصیبی ہے کہ جو در پہ بلاتے بھی نہین

سخت دن قیامت کا کٹھن کا پہنچے وان ہاری بدن
اوس دن تو ای میری خدا بس دیکھو چاہی امن

جسکی لگی رب سے لگن اوسکو نہین خبر جوش محن
ہوا ہے وہ سب اپنے تن آوی سنہوش اسکو چمن

مین ہون غلام پنجتن لکھتا ہون تم سے سخن
پھر الہ کہولو ہین آراستہ ہے انجمن

اٹھا ہے وہ شاہ زمن عالم مین ہوئے ہین چمن
ہی نعت مین میرا سخن ہے پڑھنے سے شیرین دہن

جس روز وہ پیدا ہوئے غنچہ ہی تو کھل گئے
تجھ سے بلبلون کے چہچہے قمری بھی بس نعرہ زن

احمد پہ بھیجو تم درود جو تم سے ہو راضی ودود
کرتے رہو حق کو سجود اس سے نہین بہتر چلن

اوس چہرۂ زیبا کو گر مردہ کہین دیکھے اگر
بس حیرت اوٹھکر چلے وہ پھاڑتا اپنا کفن

موئی مبارک آپکے خوشبو سے رشتے تھے سے
نوری تھین زلف عنبرین جیسے کہ سورج کی کرن

مردہ اگر سونگھے اوسے فی الفور زندہ ہوا و تھے
وہ زلف بوی عنبرین بس ہین تھی بو مشک ختن

میرے نبی میرے نبی صورت دکھا اپنی ذری
ہی سخت مجکو بے بسی رہتا ہی اب مجکو حزن

گلشن مین جو جاوی قدم کہا تا ہون عقلی قسم
جو دیکھ پاوین غنچے کہ تھے الفور پھاڑین پیرہن

زیارت کرین جو شہ زمان پہونچین وہی باغ جنان
فردوس ہوا اونکا مکان جاری ہو وان پھر لبن

میرے شہا میرے شہا لو جلد اب در پہ بلا
مجلس مین دوانی شہا اس ہند مین جلتا ہی تن

سچ ہے دلگا میرے مدعا ہے آرزو یہ اب سے شہا
وہ روز ہو گا کونسا جس دن کہ پہونچوان چپ چمن

ای مالک ہر دو سرا ہے آرزو مین یہہ گدا
وہ سال ہوگا کونسا دیکھو نہین یثرب کا چمن

میرے الہ یہ سالہا مانگون ہون تجھسے دعا
سب بخشش تو اونکے شہا ماضر جو ہین اب

ای میری مالک ای صمد لاریب ہی تو ہی احد
جو کفر کرکے مر گئے سجین مین وہ تو گر گئے

دنیا مین تو نہین سب سے بڑکر دی مجھے ایذو حسن
ایمان جو لائے ہین یہان جنت مین ہے اونکا وطن

پیری خدا میرے خدا اب صدق کو روضہ دکہا
سب درد و غم اسکے اوٹہا جاتے رہین رنج و محن

شافع روز جزا بیشک سخا یہہ ہی تو ہین
واسطے جسکے ہوا پیدا زمین و آسمان
دست بستہ کہتے تھے بوبکر تو یہہ ہی سخن
ادب سے اور کنایہ سے لگے کہنے عمر
بعد اسکے بولے عثمان جامع قرآن یہی
گفتگو کرنے لگے یہہ ہی تو بس حضرت علی
اور صحابی بہی زبان سے یہہ ہی تو کہنے لگے
پہر در و دیوار سے آنے لگی یہہ ہی صدا
پہر شجر سے پہر حجر سے یہہ ہی تو آواز تہی
فرش سے لیکر عرش تک یہہ ہی ندا تو ہوتی تہی
ہر گہڑی ہر بوٹی سے آتی تہی صدا یہہ چلی

مظہر خاص خدا اخبر الورے یہہ ہی تو ہین
وہ محمد مصطفے صل علی یہہ ہی تو ہین
راحت شاہ و گدا جود و عطا یہہ ہی تو ہین
سرور ہر دو سرا بحر عطا یہہ ہی تو ہین
منبع لطف و کرم حلم و حیا یہہ ہی تو ہین
مصدر فیض اتم شمس الضحی یہہ ہی تو ہین
رفعت و الاشان بدر الدجی یہہ ہی تو ہین
معدن بحر کرم لطف خدا یہہ ہی تو ہین
جان لولاک لقب صدر العلی یہہ ہی تو ہین
تکیہ گاہ بیکسان شان خدا یہہ ہی تو ہین
واقف راز خدا نور ہدی یہہ ہی تو ہین

صدق کیا لکہے غزل اب اونہون کی نعت مین
چشمہ فیض و کرم خاص خدا یہہ ہی تو ہین

شراب عشق احمد سے جو ہم ایک جام لیتے ہین
نہ دیکہینگے کبہی وہ نار دوزخ کو
وہی کامل ہین عالم مین وہی ہین نفس کش بیشک
خلاف اعتقاد کے پہونچے منزل پر نہین کوئی
بیان کرتے ہین اون لوگون کا ایک عرش اعلی
نہین چہپتا کسی سے حق نہین غاصب ہوا کوئی

تو اول اسکے پینے سے خدا کا نام لیتے ہین
ادب سے جو محمد مصطفے کا نام لیتے ہین
کہ جیسے نفس سے جو رہ خدا مین کام لیتے ہین
اگر طالب کو لغزش ہو تو مرشد تہام لیتے ہین
برابر جو رسول دوسرا کا نام لیتے ہین
صحابہ کا تعصب سے جو عمدوی نام لیتے ہین

جلایا گھر شہ زہرا کا نہ در ڈھایا عمرؓ نے تھا
یہ ہے سب الزام ہے ناحق اونہوں کا نام لیتے ہیں

شراب عشق احمد سے پئینگے صدق وہ بیشک
جو اس بد نفس سے کوئی خدا کا کام لیتے ہیں

شہ عالم کی محفل جو کہ گھر اپنے کراتے ہیں
مکان سو نیکار جنت میں وہ جنت میں بناتے ہیں

محبت سے خلوص دل سے جو مجلس کراتے ہیں
محل صوفی زمرد وہ تو جنت میں بناتے ہیں

طیاری محفل اقدس میں کیا کیا خوب ہوتی ہے
زمین چھڑکا کر کرتے ہیں چھپر کھٹ بھی بچھاتے ہیں

پئینگے شربت کوثر کا بلاشک وہ ہی آقا سے
خدا کیواسطے شربت جو محفلمیں پلاتے ہیں

نہ ٹپکینگے نہ پھینکے کبھی نار جہنم وہ
خدا کے خوف سے آنسو جو چشم تر سے بہاتے ہیں

برائے حق کیے جاتے ہیں جتنے کام دنیا میں
نہیں اصرف وہ ہرگز یہ عالم سب بتاتے ہیں

شمع روشن ہو عند اللہ نہیں اسکا گنہ ہرگز
جواز اوسکا محقق اور فقہا بھی بتاتے ہیں

درود پاک پڑھتا ہے جو اس محفل میں حضرت پر
عوض اوسکے شجر جنت میں اوسکو ایک لگاتے ہیں

ملایک آسمان سے محفل اقدس میں آ کر
برائے احمد مرسل وہ اپنے پر بچھاتے ہیں

جو اس محفل میں پڑھتے ہیں صلوات حضرت پر جا کر
وہی فردوس اعلی میں مکان اپنے بناتے ہیں

جو خود آنکھوں سے گلزار مدینہ دیکھہ آیا ہے
سہلا گل مہندا اب اوسکی نظر میں کب سماتے ہیں

جو پڑھتا ہے درودوں کو وضو سے با ادب ہو کر
بحکم حق گنہ اوسکے فرشتے سب مٹاتے ہیں

ورع تقوی جو کرتے ہیں بڑا ہی اجر ہے اسکا
یہ پایا ہیں محفل اقدس میں ہم کو اب سناتے ہیں

نہ سمجھیں کچھہ جزا بھی نہ سمجھیں کوئی قاصد وہ
نقل اس بستی سے بار دو جو صحرا جا بساتے ہیں

سمجھہ لے صدق تو اونکو نہ دیکھیں نار دوزخ وہ
خلوص دل سے محفل میں جو زر اپنا لٹاتے ہیں

ادب سے محفل اقدس میں جو تشریف لاتے ہیں
ثواب اسکا حقیقت میں خدا سے وہ تو پاتے ہیں

ملایک ہی نہیں آتے فقط اس جا ہی محفلمیں
بلاشک خود رسول دو جہان تشریف لاتے ہیں

بلا وقت بلا پرسش کے پہونچیں وہ تو بیچ جنت
طہارت سے ادب سے جو کہ اس محفلمیں آتے ہیں

قدم آنکھوں سے ہیں اوسکے لگا اپنا ہوں جلدی سے
مدینے کی زیارت کو جو انسان یاں سے جاتے ہیں

چھپاکے بوسہ لیتا ہوں میں اون ہاتھوں کا ہی یارو
نہیں دیکھو کہ بد طالع ہیں دنیا میں بکے ہیں
نتیجہ نوم جھپکینگے بلا شک وہ تو قیامت میں
نہیں حصہ سے محشر میں ذرا بیہ جان لو اونکا
بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ خوش ہر آگون میں آکر

جو زیارت روضۂ انور سے کرکے یہاں پہ آتی ہیں
وہی اچھے ہیں بہتر ہیں مدینہ جو کہ جاتے ہیں
نہیں جو خوف کرتے ہیں پرایا مال کھاتی ہیں
جو شہر اپنے میں آ بستے اور بیٹھے بیہودہ جاتی ہیں
نہیں بیسلا دیتے ہیں بلا شک وہ تو گاہی ہیں

خلوص دل سے پڑھتے ہیں جو محفل صدق عند اللہ
یقین جانوں ثواب اوسکا خدا سے وہ تو پاتے ہیں

تب ہجرانسے جلتے ہیں ہزاروں رنج سہتے ہیں
بچا لو یا نبی اللہ سے ہم غربت میں ہیں غم کے
نہیں ہم درد و غم کس سے کہ مولا ہم تمہاری ہو
بلالو ہند سے یثرب میں مولا میری شاہا
تڑپتے ہیں بغم صیاد کیا دم لقا اپنا
نہیں سوجھی ہمیں تدبیر چلنے کوئی طیبہ میں
کسی صورت سے ہمیں لیجاؤ در روضہ کے اوپر تو
پڑے ہیں ہم کریں شکوہ جو چھپائیں کچھ مصیبت ہم
خدا کے وہ ہی بندے اور اوسکے خاص ہیں پیارے

خیال احمد مرسل میں آنسو روز بہتے ہیں
بلالو اب مدینہ میں کہ صدمے روز سہتے ہیں
خبر لیلو کہ ہم حال پریشان بہت رہتے ہیں
پڑی اب اضطرابی سے بسر روز وصال تھے
پڑے ہیں عشق میں تو دکھ سے بچھ کہتے ہیں
بغم فرقت ہمیں اشک کے طوفان رات دن بہتے ہیں
خداوندا بہت زاری سے تجھ سے ہی کہتے ہیں
وہی اچھے ہیں بہتر ہیں کہ بلا جو کہ سہتے ہیں
طریق احمد مرسل پہ قائم جو کہ رہتے ہیں

بہت سختی ہوتی ہے طبیب ہے کہ اس سے بچ نہیں سکتے
اسی جا صدق سارے سرکشونکے زور ٹوٹے ہیں

پڑے ہیں عشق احمد میں نہیں کچھ بھی سنبھلتے ہیں
بلاتے ہو نہیں ہمکو غم دوری سے جلتے ہیں
بھلا کیا ہو بیان تیرا کہ تیری یاد میں ہر دم
غم دوری سے جلتے ہیں نہیں تدبیر کچھ بنتی
تب فرقت سے رہتے ہیں لیکن اب حال ہم ایسے

کسی سے دیکھئے اب دن ہمارے کب بدلتے ہیں
کف افسوس ہم اپنے برابر روز ملتے ہیں
خبر لے اے مسیحا اشک چشمونسے ابلتے ہیں
شرار آہ سے سینہ ہمارے لبس نکلتے ہیں
کلیجہ منہ کو آتا ہے غم دوری سے جلتے ہیں

اونہین کے نور سے گلشن اونہین کے نور سے عالم
اونہین کے نور سے دنیا مین غنچے ساری کھلتے ہین

مدح مین احمد مرسل کے دیکھو مدح خوانو کے
مدح پڑھتے ہین گویا لعل و گوہر ہی اگلتے ہین

ثنا کرتا ہے ادب سے ہم رب اکبر عرش اعظم پر
فضائل احمد مرسل زبان سے جب نکلتے ہین

جو چاہو کشف غیبی تم تو ڈھونڈو مرشد کامل
بتا دیتے ہے مرشد کے یہ ساری بھید کھلتے ہین

ذرا ہاروت کے قصے کو پڑھ کر دیکھ لو یارو
جو اس دنیا مین آتے ہین بلاشک وہ پھسلتے ہین

نہین ہے صدق اب طاقت ذرا کچھ نعت لکھنے کی
مثال شمع سوزان استخوان تیرے پگھلتے ہین

ترے عشق و محبت مین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین
یہ دم اپنے بلاشک یون ہی دنیا مین گذرتے ہین

نہین تاب و توان باقی شبی مین ہجر تیرا ہے تو
دکھادے سیر لقا اپنا کہ جی سے اب گذرتے ہین

تڑپتے ہین شب بھر ان نہین ملاقات [illegible]
خبر لو یا نبی اللہ کہ فرقت سے تڑپتے ہین

بلاشک ہو گے تم شافع قیامت مین خدا کے
تمہین کو ہادی و مولا جو شاہا ہان سمجھتے ہین

خداوندا مین لیجیو تو جلدی سے مدینہ مین
دعا یہ بھی رو رو کے یہ ہی کرتے ہین

دکھا دے روضۂ انور کہ جنت سے جو بہتر ہے
خداوندا ہمیشہ یہی [illegible] کرتے ہین

[illegible]
وہی بندے [illegible] خدا [illegible] جو گذرتے ہین

شفیع الشان [illegible]
برستے ہین و نکلے ہین جو سر پاؤن پر پڑتے ہین

[illegible] نسبت سے [illegible]
سحر سے شام تک لیکن دم اپنے گذرتے ہین

یہی اب صدق کا ہے مدعا میرے رب اوسکے
جو پل بھر مین مدینے اور کعبے سے گذرتے ہین

نسبت خاص سے کہا جب آیا دل مین
نور ایک عرش سے فورا اونہون آیا دل مین

[illegible]
جلوۂ نور نبی چمکے ہے آیا دل مین

روضۂ پاک کا آنکھون سے نقشہ پہرتا
قبۂ نور مدینہ تو ہے چہایا دل مین

ای خدا اب تو مدینے کے چمن کو دکھلا
سفر طیبہ بہت دن سے ہے آیا دل مین

کیون نہ کہوی کوئی اب والہ و شیدا انکو
ہے تصور رخ محبوب سمایا دل مین

جو مزا عشق محمد مین ہے آیا مجھکو
زلف مشکین کے تصور مین ہوا ہون شیدا
نام جسوقت لیا مین نے محمد یارو
نار دوزخ ہوئی دن حشر کے اوسپر حرام
وہ دگر یگانہ کبھی رتبہ سے اپنے ہر گز

وہ مزا مین نے کسی شے کا نہ پایا دلبین
سورۂ واللیل کا ہے نقش سمایا دلبین
قند مصری سے مزا میٹھا تو پایا دلبین
جسنے ہے عشق محمد کا لگایا دلبین
جسنے ہے راز خدا خوب چھپایا دلبین

صدق کو باولا او مست جو چاہو سو کہو
اسنے اب عشق کا ہے روگ لگایا دلبین

ایک تہا جلوہ عیان نور خدا قندیل مین
فی الحقیقت عکس احمد تہا پڑا قندیل مین
قبہ نوری مین آویزان ہر ایک قندیل ہی
عرش اعلی پر اندہیرا ہے نہ ظلمت ہے عیان
عرش پر حضرت نے دیکہا عجایب ایک سما
کن کے کہنے سے کرم سے فضل سے اپنے
عرش پر قندیلین روشن دیکہہ حضرت نے کہا
عرش اعظم پر لٹکتی ہین قندیلین جابجا
کیا کرے تعریف کوئی قبہ و قندیل کی
سرخی و سبزی کا کیا ہووے بیان ای دوستو

نور وحدت نور احمد تہا بنا قندیل مین
نور افشان لعل و گوہر تہا جڑا قندیل مین
صاف ایک عالم نظر آتا صفا قندیل مین
واسطے زینت کے ہے بہتر ضیا قندیلین
کلمہ طیب کی آتی تہی صدا قندیل مین
حق نے جا اون کلمہ طیب لکہا قندیلین
فی الحقیقت ہے یہہ قدرت کبریا قندیل مین
نوری ہین قندیلین اور نور خدا قندیلین
گوہر و یاقوت احمر ہے لگا قندیل مین
ہے زمرد نورتن ہیرا جڑا قندیل مین

صدق سے کیا ہو سکے اوس نور تابان کا بیان
نہین منقش اور نقشہ تہا لکہا قندیل مین

یا نبی حق سے بلا لے کیون نہین
یا نبی یثرب بلا لے کیون نہین
شربت دیدار کا تشنہ ہون مین
آپکی الفت مین ہون بیقرار

چہرۂ تابان دکہانے کیون نہین
یا نبی روضہ دکہانے کیون نہین
یا نبی شربت پلا لے کیون نہین
زلف مشکین اب سنگہانے کیون نہین

ہجر سے بیمار ہون رنجور ہون — درد دل میرا مٹاتے کیون نہین
عشق سوزان سے ہوا ہون نعرہ زن — آتش سینہ بجھاتے کیون نہین
آہ دل غفلت سے مردہ ہو گیا — یہہ دل مردہ جلاتے کیون نہین
کیا ہوئی مجھہ سے خطا میری حضور — غصہ و خفگی بتاتے کیون نہین
حد سے گذرا ہے زیادہ اضطراب — چہرۂ زیبا دکھاتے کیون نہین
شوق مین یہہ آپ کے شیدا پڑا — چہرہ سے برقع اوٹھاتے کیون نہین
آگ سے سینہ ہوا مثل کباب — آتش ہجران بجھاتے کیون نہین
آپ چاہین جسکو بلوالین شہا — آہ روضہ پر بلاتے کیون نہین
کیا ہوئی تقصیر دو اسکی بتا — خواب مین جلوہ دکھاتے کیون نہین
مضطر و حیران پریشان پھرتا ہون — اپنی مجلس مین بٹھاتے کیون نہین
ہجر سے آشفتہ ہے عاشق کا دل — منہ لقا اپنا دکھاتے کیون نہین
آپ پر شیدا ہے یہہ شاہ امم — کچھہ علاج اسکا بتاتے کیون نہین
ہے غریب اب ہند مین بیکس پڑا — آپ طیبہ مین بلاتے کیون نہین
سوتا ہے یہہ نیند مین غافل پڑا — اسکو غفلت سے جگاتے کیون نہین
آرزو و حسرت سے ہے دل مین بڑی — یا نبی طیبہ دکھاتے کیون نہین
آپ چاہین جسکو دین حق سے ملا — اس محقر کو ملاتے کیون نہین
کس سبب سے آپ ہین مجھہ سے خفا — درد عصیان سے بچاتے کیون نہین
آپ بن زندہ نہین ہے اسمین شک — پھر ہمین چہرہ دکھاتے کیون نہین
سنتے ہو احوال عاشق دوستو — اپنی آنکھون کو رلاتے کیون نہین
ذکر حضرت سے دفع ہوتا ہے رنج — ذکر کرکے غم مٹاتے کیون نہین
ذکر سے سینہ مین ہوتی ہے جلا — صیقل اس دل کو کراتے کیون نہین
ذکر حضرت سے گنہ ہوتے ہین حک — محفل سلطان کراتے کیون نہین
بہت سی دنیا کمائی دوستو — دولت عقبے کماتے کیون نہین

پھرتے ہو واہی تباہی روز و شب
عشق حضرت سے لگاتے کیوں نہیں

ہے گنہ کی جو کہ بیماری تمہیں
پھر علاج اسکا کراتے کیوں نہیں

پڑھنا ہے صلوات کا اسکا علاج
ورد و شغل اسکا کراتے کیوں نہیں

نفس غفلت سے بیزار رہتا ہے سست
دل محمد سے لگاتے کیوں نہیں

یا اہل زر مانع ہے تمکو کون شغل
روضۂ انور پہ جاتے کیوں نہیں

کیا عتاب اس پہ ہوا یا شہ امم
صدق کو در پہ بلاتے کیوں نہیں

نہیں میلاد سلطان شہ عالم سناتا ہوں
جو چاہو بہتری اپنی پڑھو صلوات تم ہر دم
سراپا گوش ہو جاؤ پڑھو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ عزیزو عاشقو یارو
اگر ہے عشق حضرت سے تو بیٹھو با ادب ہوکر
کہا جبریل سے براق لے کے سیر جنت میں
سنا ہے نام جب سے رسول دوسرا میں نے
گلشن ہے مجھے مطلب جنت سے نہ غرض مجھکو
نہ کہا کچھ خواہش نے بیٹھنے کی ہوس مجھکو
نہیں دیکھا کبھی میں نے جمال فخر عالم کو
مجھے حسرت لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا ہی
کہا جبریل نے اوس سے تسلی کر لے او عاشق
میں پڑ چھپایا ہوں یارو نہ پوچھو ان آنکھوں ہی مجھے
پڑا ہے نفس تو سرکش نہیں مانے ہے کچھ کہنا
پڑا سوں میں سوا ہوں میں خداوندا میرے مالک
لیے پھرتا ہے امارہ یہہ ہر سو بی طرح مجھکو

ردیف فردوس اعلی فی الحقیقت میں جتاتا ہوں
یہی تو راہ جنت ہے جو یارو اب بتاتا ہوں
میں نعت مصطفی محفل میں تمکو اب سناتا ہوں
میں تمکو شغل میلاد و سلطان میں بلاتا ہوں
بیان معراج تھوڑا سا میں تمکو یاں سناتا ہوں
غم فرقت محمد سے میں آنسو یاں بہاتا ہوں
اور امید سے پریشان دل بیچین میں پاتا ہوں
میں اپنے استخوان عشق و محبت میں گھلاتا ہوں
غم دوری حضرت سے جگر میں اب جلاتا ہوں
میں اپنی آنکھ سے طوفان لہو کا یہاں بہاتا ہوں
سیلاب دیکھے کس روز زیارت انکی پاتا ہوں
ذرا سی دیر میں لیے میں تمکو یاں اٹھاتا ہوں
میں بیٹھ کر محفل حضرت گنہ اپنے مٹاتا ہوں
اسے کر شفاعت تمکو میں تو دوزخ سے بچاتا ہوں
نہ ہووے مسئلہ کچھ بھی میں روزی تیری کہاتا ہوں
اسے آلودۂ دنیا عزیزو میں تو پاتا ہوں

بڑا حسرت سے روتا ہون کف افسوس مل ملکر
بحث بک بک ہے دنیا مین اپنی جان کہپاتا ہون

نہ پایا مین غم گرد کوئی نہ ہرگز غم کرو بک بک
کبہی ہمکو سناتا ہون کبہی ہمکو جتاتا ہون

کبہی مین مژدۂ رحمت کے پڑہتا شعر ہون بہائی
کبہی نار جہنم سے مین تمکو بس ڈراتا ہون

ذرا شعرونکے مطلب کو تو سمجھو دوستو یارو
کبہی تمکو ہنساتا ہون کبہی تو مین رولاتا ہون

ذرا تم غور کرلو عاشق حضرت محمد کے
دُرِ معنی رشتہ مین مضامین اب مین لاتا ہون

بُرا ہون اور بد مین ہون مجہے کر لیجئے اپنا
مین امت ہی مین تیرے یا محمد بس کہتا ہون

بلاو صدیق کو حضرت مدد بیٹھے ہین بہت جلدی
یہہ حیران دل بڑی مشکل سے اس جا مین لگاتا ہون

میرے حامی میرے سید شافع ابرار ہین
میرے مولا میرے آقا سرور مختار ہین

ہو کہان مجہسے بہلا ابوبکر کی مدح و ثنا
وہ بلاشک جانشین احمد مختار ہین

کیا صفت کوئی کرے جنکا لقب فاروق ہے
وہ محب مصطفےٰ و قاتل کفار ہین

وہ جلیس مصطفےٰ جنکا کہ ہے عثمان نام
جان نثار مصطفےٰ او نبی سردار ہین

کیا ثناؤ منقبت ہووے علی کی دوستو
وہ وصی مصطفےٰ و حیدر کرار ہین

جو رکہین اُنسے محبت اونکے چہرہ پہ ہو نور
جو رکہین بغض و عداوت وہ ذلیل و خوار ہین

کچہہ نہین ہے صدیق تجکو خطرۂ محشر ذرا
تیرے سرور تیرے رہبر سید ابرار ہین

خوشی سے احمد مرسل پہ تم درود پڑہو
خشوع دل سے محمد پہ تم درود پڑہو

ہر ایک وقت مین پڑہتے صلوات مین ملکوت
بلا و رنج و مصیبت مین تم درود پڑہو

سنو جو احمد مرسل کے نام کو جس دم
تو چاہیے کہ طہارت سے تم درود پڑہو

خموش بیٹہو غفلت سے بزم مین اسدم
اب شوق دل سے ہمیشہ تم درود پڑہو

بلائے دنیا تو جاتی ہے پڑہنے سے اسکے
ہر ایک بلا و مصیبت مین تم درود پڑہو

وضو تو چاہیے ہردم صلوات خوانونکو
بنا کے محفل اقدس مین تم درود پڑہو

صلوات خوانی کی کثرت جو پائے مین صحت
بغیر گنتی محمد پہ تم درود پڑہو

یہہ عرض صدق کی مانو ضرور اے لوگو
ادب سے محفل اقدس میں تم درود پڑھو

غم فراق نے تیرے جلا دیا مجھکو
رسول پھر خدا اپنا در دکھا مجھکو

تڑپتا ہے دل وحشی تو اے رسول عرب
خدا کے واسطے صورت کہیں دکھا مجھکو

فراق ہجر نے ڈالا ہے بیطرح غم مے
رسول پھر حسن اپنے گھر بلا مجھکو

نگر گناہ پہ میرے نظر شہ عالم
خدا کے واسطے مجلس میں اب بٹھا مجھکو

یہی ہے عرض میری تجھہ سے یا نبی اللہ
تو لے مدینے میں جلدی سے اب بلا مجھکو

نہیں قرار اب آتا کسی طرح اللہ
دکھا دے طیبۂ اقدس کی تو فضا مجھکو

کبھی نہ آویگا ہرگز زبان پہ میری
ملا ہے عشق محمد میں جو مزا مجھکو

تڑپتا ہے دل نالان تو ہر گھڑی میرا
دکھا دے روضۂ انور کہیں خدا مجھکو

مجھے ہے فخر شہنشاہ بحر و بر سے زیاد
نبی کے در کا جو ہووے کوئی گدا مجھکو

بلاتے کیوں نہیں حسرت سے میں تو جلتا ہوں
مدینہ دار بنا دو میری خطا مجھکو

کسی طرح سے تو لیچل مدینہ میں جلدی
تو در بدر نہ پھرا اب کہیں خدا مجھکو

میں رات دن یہی کرتا ہوں عرض اے مالک
ہر ایک فتنۂ عالم سے تو بچا مجھکو

درود خوانی کی برکت سے اے دلا ہرگز
جہان کی کبھی آوے نہیں بلا مجھکو

الہی ہے یہی تجھہ سے تو التجا میری
جہان کے تو غم و رنج سے چھڑا مجھکو

اوٹھا کے ہند سے جلدی مدینہ کی جانب
خدا کے حکم سے لیچل تو اے صبا مجھکو

دعا ہے تجھہ سے یہی اب تو رات دن اللہ
دکھاوے جلد تو پھر روی مصطفے مجھکو

یہہ عرض صدق کی مولا ہے رات دن تجھہ سے
شراب عشق محمد سے کچھہ پلا مجھکو

بحر دنیا میں پھنسے کیا ہو کنارا لیلو
چلکے یثرب میں محمد کا سہارا لیلو

ذکر کلمہ کا محبت سے عزیزو کرکے
قبر میں جا کے ہمیشہ کا اجالا لیلو

چین عقبی میں بلا شک ہی اوڑا لوگے نرے
اپنے اوپر ذرا دنیا میں کسالا لیلو

نفس سرکش ہی غوی اور بڑا ہے شیطان
زیر کرنیکو تو اس کے کوئی بھالا لے لو

اک طریقہ ہے اگر مانو تو مین عرض کرو
بھالا اس کے لیئے کلمۂ شہ والا لے لو

زیر کرنیکی تو یہہ اس کی بڑی ہے ترکیب
نام اللہ و نبی کے پیارا لے لو

کہتا بہکا کے ہے ہر صبح یہہ شیطان کمبخت
لقمہ دنیا سے کوئی اب تو نوالا لے لو

فقرا سے ہی کھاکرتا ہے یہی ابلیس
پہنکو کمبل کو میان اور دوشالا لے لو

نفس سے کہتا ہے رو رو کے یہی دل ہر دم
لوٹ یثرب سے نہ آؤ نیگے چہلکہ لے لو

ستم و ظلم سے بچنے کا یدی کرنے کا
نفس سے اپنے تو اقرار و نوشتہ لے لو

کیون بھلا کرتے ہو تم واہی تباہی باتین
چہوڑو بدعت کو صحابہ کا طریقہ لے لو

بیٹھو غفلت مین کبھی یارو نہ ہرگز اک دم
ہاتھہ مین پڑہتے کو تم ثمرن و مالا لے لو

جو تمہین چاہئے جنت تو زبان سے اپنی
اک دفعہ نام محمد کا پیارا لے لو

نہر رحمت سے اگر چاہو ہو پانی پینا
عشق احمد سے تو لبریز پیالہ لے لو

ہے تمنا کہ پڑہون روضہ پہ جاکر یہی
پانی تحفہ سر اور تحیت سے لے لو

کہتا تہا عاشق جانباز کہین ایک یہود
صاحبو نام محمد کا فدا را لے لو

یہہ لگے کہنے فرشتے ترا یہہ خلیل
نام اک مرتبہ اللہ کا پیارا لے لو

تشنہ و تنگ مین تمہین بکہ یان سکتے نہی
نام اوس پیارے کا اب اور دو بارا لے لو

مال پر قبضہ کرو اور کرو سبکو غلام
اسم اللہ کا اب اور سہ بارا لے لو

دل مین خطرہ کبھی عصیان سے نہ لاؤ مطلق
صدق محشر مین محمد کا سہارا لے لو

دکھا دے روضۂ اقدس تو اے رب علا مجھکو
شراب عشق احمد سے کوئی جرعہ پلا مجھکو

مین تشنہ ہون نبی الفت مین جاہو تجھسے اے اللہ
مے الفت محمد سے تو ایک قطرہ پلا مجھکو

پلا اک جرعہ تم شراب عشق احمد سے
فرشتو دے چلو طیبہ مین اب کیفی بنا مجھکو

نہیں پا خضر ملیجا ہی تو اس سے پوچھو نہین یہ ہی
کہین شرب مین پینے کا تو اب رستہ بتا مجھکو

ہزاروں تجھ مین سمجھون ... ہون
... احمد کا ... اگر ... سکا ... مجھکو

الٰہی کون دن وہ ہو جو دیکھوں روضۂ انور
یہی چیٹک لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا مجھکو

خداوندا میں کہتا ہوں یہی شام و سحر تجھ سے
ذرا تو صورت احمد سے اک جلوا دکھا مجھکو

یہی میں عرض کرتا ہوں الٰہ العالمین تجھ سے
شہ والا کی الفت میں ہمیشہ تو جلا مجھکو

طفیل سرور عالم طفیل فاطمہ زہرا
خداوندا ہر اک آفت سے دنیا میں بچا مجھکو

نہیں تاب و توان باقی نہیں طاقت ہے کچھ باقی
دکھا دے صورت احمد تو اے میرے خدا مجھکو

یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے آرزو تجھ سے
شہ عالم کی محفل میں بٹھا دے کبریا مجھکو

دعا یہ صدق کرتا ہے بہت مدت سے رو رو کے
ملا دے احمد مرسل سے تو اے کبریا مجھ کو

بلاؤ اپنے طیبہ میں شہ ہر دو سرا مجھکو
دکھاؤ جلوۂ زیبا محمد مصطفیٰ مجھکو

پڑا رنجور رہتا ہوں پڑا مایوس رہتا ہوں
دکھاؤ صورت انور ذرا خیر الوریٰ مجھکو

پڑا ہوں ہند میں تا شاہ مدت سے شہ عالم
بلاؤ ہند سے روضہ پہ تم بہر خدا مجھکو

پڑا ہوں نیند میں سویا نہیں چونکا ہوں کچھ شاہا
جگاؤ خواب غفلت سے ذرا بہر خدا مجھکو

پھنسا ہوں پھندا میں دنیا میں نہیں سنبھلا اور اے مطلق
دکھاؤ رہ حقیقت تم محمد مصطفیٰ مجھکو

مجھے ہے آرزو یہ ہی کہ دنیا میں شہ والا
دکھاؤ طیبۂ اقدس سے کچھ تھوڑی فضا مجھکو

پڑا ہوں ہند میں مضطر بہت حیران پریشاں ہیں
بلاؤ اپنے طیبہ میں شہ ہر دو سرا مجھکو

میں خادم ہی تمہارا ہوں میں امتی ہی تمہارا ہوں
بٹھاؤ اپنی محفل میں تو اے میرے شہا مجھکو

یہی کہتا ہے صدق اب تو کبھی مرنے سے پہلے
دکھاؤ چہرۂ انور محمد مصطفیٰ مجھ کو

خیال عشق گر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
تصور دل میں جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

خیال فکر دنیا ہو نہ خواہش روز عقبیٰ
مراد دل اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو

یہی ہے آرزو تجھ سے خداوندا مرے مالک
سفر عالم سے جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

خداوندا بہشت ون سے یہی ہے مدعا دل کا
مقام زیست جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

مجھے خواہش نہ گلشن ہو نہ ہر گز غنچہ و گل ہو
خیال باغ جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہین ہووے بیان قصہ نہین ہووے حکایت کچھ — یہی ہو ذکر جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
نہ جانا ہووے گلشن مین نہ جانا کوہ و صحرا مین — کہین اپنا گذر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مسافر ہون نہ ملکون مین پھرون حیران نہ شہرون مین — سفر میرا اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
نہ بولون کچھ فصاحت مین نہ بولون کچھ بلاغت مین — زبان سے کچھ بیان ہو تو محمد کا مدینہ ہو
یہی مطلب ہے اے اللہ یہی ہے دل مین اے اللہ — جو ہونا ہو سو ہونا ہو محمد کا مدینہ ہو

دعا ہے صدق کی رو کر ہر اک لحظہ ہر اک لمحہ
خدایا جب تلک ہے دم محمد کا مدینہ ہو

عشق اب احمد مرسل کا ہے بالا مجکو — اونکا اخلاق کرم دل سے ہے اعلی مجکو
یا نبی پہونچئے فریاد کو للہ ہے — گردش افلاک نے چکر مین ہے ڈالا مجکو
مدح حضرت کی جو ہین دل سے پڑہونگا دن رات — قبر مین آئیگا ایک نور اُجالا مجکو
پڑہتا ہون نعت نبی اور فضائل اونکے — ڈہونڈتے ہے آپکی اب رحمت مولا مجکو
بحر عصیان مین گرا غوطے بہت سے کہائے — پر کسی دوست نے ہرگز نہ نکالا مجکو
وای اے نفس شب و روز نہ کر تو بک بک — وکر ہر شئے سے ہے بہتر شہ والا مجکو
نفس امارہ نے دے پٹکا گناہون مین مجھے — گرنے سے ہائے کسی نے نہ سنبھالا مجکو

التجا صدق کی رو رو کے یہی ہے دن رات
اب دکھا صورت انور شہ والا مجھکو

نبی سا احمد مرسل جو یاور ہو تو ایسا ہو — نبیون مین دلا کو نبی جو افسر ہو تو ایسا ہو
دعا کرتے تھے وہ حق سے مدد کرتے تھے ہمیشہ امت کی — جو داور ہو تو ایسا ہو جو ناصر ہو تو ایسا ہو
نہین آیا جہان مین کوئی ہمسر ہمسر عالم — جو رہبر ہو تو ایسا ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو
عدالت مین وہ عادل تھے نہین تھا ایسا کسری بھی — جو سلطان ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو
ہوئی تھی قید ایک ہرنی چہوڑایا اسکو صیاد سے — یہ بخشش رحمت عالم پیمبر ہو تو ایسا ہو
لگا سینگے وہ جہنڈا پار محشر مین بآسانی — سمجھ لو اب گنہگارو شفیع عاصیان شافع ور ہو تو ایسا ہو
قیامت مین خلائق سر کو لٹکائے کھڑے ہونگے — شفیع خلق محشر مین پیمبر ہو تو ایسا ہو

نہین خطرہ قیامت مین نبی کی ہم تو امت ہین — زہے قسمت یہ ہے اپنی مقدر ہو تو ایسا ہو

کہے ہے صدق شعر ونکو نہین تعریف کی خواہش
سخندان ہو تو ایسا ہو جو شاعر ہو تو ایسا ہو

شافع محشر محمد ہے جو سرور ہو تو ایسا ہو — خدا سے بخشوا انکو جو پیمبر ہو تو ایسا ہو
سخاوت ختم ہے اونپر کہ پھر کچھہ پہر نرکہتے تھے — سخی گر ہو تو ایسا ہو جو تحیر ہو تو ایسا ہو
وہ ظاہر گفتگو کرتے وہ باطن سے تھے حق شاغل — جو باطن ہو تو ایسا ہو جو ظاہر ہو تو ایسا ہو
نظر آتے تھے تارے دن مین اونکو جا بجا یارو — جو ناظر ہو تو ایسا ہو جو مبصر ہو تو ایسا ہو
شجاعت مین دلیری مین ہر اک فن مین وہ جامع تھے — جو کامل ہو تو ایسا ہو جو ماہر ہو تو ایسا ہو
اکیلے حملہ کرتے تھے نہین ڈرتے تھے کچھہ مطلق — دلاور ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو
کری تدبیر کیا کیا اوس شہ عالم نے غزوہ مین — جو ماہر ہو تو ایسا ہو مدبر ہو تو ایسا ہو
لگا پتھر جو ماتھے پر نہ شکوہ کچھہ کیا ہرگز ✤ — جو صابر ہو تو ایسا ہو جو شاکر ہو تو ایسا ہو
سراپا نور حق ہین وہ رسول دوسرا جانون — دُرِ دریاء وحدت مین جو گوہر ہو تو ایسا ہو
یہی کہتے تھے وقت مین بلال حبش سے — تپ ہجرت سے جلتے ہین مقدر ہو تو ایسا ہو

ذرا تو دیکھہ سے رتبہ بلال حبشی ہی ای صدق
نصیبہ ہو تو ایسا ہو مقدر ہو تو ایسا ہو ✤ ✤

آسمان پہ ندا ہے اللہ ✤ — اس زمین پہ صدا ہے اللہ
شور ہر جا بجا ہے اللہ ✤ — سبکو پڑھنا روا ہے اللہ
نام ہر سمت یہی لیتے ہین — ہمکو کہنا روا ہے اللہ
بحر و بر اور سارے عالم مین — ذکر ہر جا بجا ہے اللہ
خالی کوئی نہین چمن مین سے — کرے ہر گل صدا ہے اللہ
نام لیوین زمین مین حشرات — بحر و بر مین ندا ہے اللہ
خالی کوئی نہین جڑی بوٹی — نکلے سبکی صدا ہے اللہ
ذکر کرتے چرند ہین سارے — طائرون کی صدا ہے اللہ

وہ بہشتی بشر ہے بس لاریب ۔۔۔ جو کہ پڑھتا صدا ہے اللہ
اوس سے ہرگز مزا نہ چھوٹیگا ۔۔۔ پڑا جسکو مزا ہے اللہ
وہ تو دوزخ کبھی نہ دیکھیگا ۔۔۔ جسکی ہر دم صدا ہے اللہ
وہ نہ جاویگا نار مین ہرگز ۔۔۔ ذکر جسنے کیا ہے اللہ
مزے دنیا کے سب وہ بھولیگا ۔۔۔ مزا جسکو ملا ہے اللہ
اوسکو دنیا سے ہے نہین کچھ کام ۔۔۔ جسکے دل مین بسا ہے اللہ
آگ اوسپر حرام دوزخ کی ۔۔۔ جسکے دل کو لگا ہے اللہ
وہ محمد رسول ہین بیشک ۔۔۔ جسپہ شیدا ہوا ہے اللہ

صدق ڈھونڈے ہے علاج کیا دل کا ❊
اوسکے دل کی دوا ہے اللہ ❊

پیشواے انام بسم اللہ ۔۔۔ مقتداے انام بسم اللہ
ہے خدا کا کلام بسم اللہ ۔۔۔ پڑھ تو دل سے مدام بسم اللہ
ہے یہہ آیت قرآن کی بیشک ۔۔۔ ورد کر تو دوام بسم اللہ
لایا ایمان جو کہ اسپر ہے ۔۔۔ اوسپہ دوزخ حرام بسم اللہ
جنتی ہے بشر وہی لاریب ۔۔۔ پڑھتا ہے جو مدام بسم اللہ
طائرون اور وحشیون کی صدا ۔۔۔ ہے زبان پر کلام بسم اللہ

ورد کر صدق تو ہمیشہ اس کا ❊❊
پڑھتے ہین خاص و عام بسم اللہ ❊❊❊

اب ولا کر ثنا رسول اللہ ۔۔۔ پڑھ تو صل علی رسول اللہ
الصلوۃ علی نبی اللہ ۔۔۔ والسلام علی رسول اللہ
بیقراری سے ہے بہت سی مجکو ۔۔۔ اپنی زیارت کرا حبیب اللہ
حد سے گذرا ہے درد و غم مجھہ پر ۔۔۔ اپنے در پر بلا خلیل اللہ
مجھے لگتا ہے پیارا کل شے سے ۔۔۔ ترا ذکر و ثنا رسول اللہ

ہون مین مدت سے مضطر و بیتاب ❊ لو تو مجھکو بلا رسول اللہ ❊
درد و غم مین پڑا ہون مین مضطر ❊ ہند سے لو بلا رسول اللہ
آپکے در پہ آ پڑون اب تو ❊ یہی ہے التجا رسول اللہ
شربت وصل کا مین پیاسا ہون ❊ اب پلا دو ذرا رسول اللہ ❊
دل مین رہتا ہے میرے یہی شوق ❊ دیکھون اب سے لقا رسول اللہ
گرچہ لایق نہین مین محفل کے ❊ اسکا ہون مین ترا رسول اللہ ❊
صدقہ حسنین اور زہرا کا ❊ اپنی محفل دکھا رسول اللہ ❊
جیون جبتک کرون ثنا تیری ❊ عشق سے یہہ دعا رسول اللہ
اپنے مرنے سے ایک دم پہلے ❊ پڑھون کلمہ ترا رسول اللہ ❊

لو بلا صدق کو مدینہ مین ❊ ❊
آپ پر ہے فدا رسول اللہ ❊ ❊

روضۂ خیر بشر مجھکو دکھا دی اللہ ❊ اپنے محبوب پیارے سے ملا دی اللہ
شربت دید کا مدت سے پیاسا ہون مین ❊ اب مجھے شربت دیدار پلا دی اللہ
طیبہ جانیکی سبیل آہ کوئی نکلی ❊ راہ اب چلنے مدینہ کی دکھا دی اللہ
التجا میری یہی تجھسے تو اب ہے دن رات ❊ تو در طیبہ کسیطرح دکھا دی اللہ
رات دن ہجر سے رہتا ہون بہت مین غمگین ❊ اب قدمبوسی تو حضرت کی کرا دی اللہ
آتش ہجر سے سینہ مرا جلتا ہے پڑا ❊ اب جگر سوزان تو جلدی سے بجھا دی اللہ
تیرے محبوب کی الفت مین پڑا ہون ناشاد ❊ زلف مشکین محمد کی سنگھا دی اللہ
جسکو چاہا تو نے دنیا مین پلایا اسکو ❊ مجکو بھی جام بشان ایک پلا دی اللہ
ہین گنہ لاکھون مرے جسکی نہین ہے گنتی ❊ اپنے افضال و کرم سے تو مٹا دی اللہ
عشق احمد مین بہت دکھی ہوا ہون بیچین ❊ خواب مین اونکی زیارت تو کرا دی اللہ
ہند کے پھول بہت قسم کے سونگھے مین نے ❊ چمن طیبہ کی خوشبو تو سنگھا دی اللہ ❊
ہند کے بہت سے میوے تو کھلائے تو نے ❊ شجر طیبہ تو اب مجکو کھلا دی اللہ ❊

شیرینی بہت سی قسموں کی کھلائی تو نے
چاشنی عشق محمد کی چکھا دے اللہ

خواب غفلت سے یہ دل میرا پڑا ہے مردہ
اس دل مردہ کو رحمت سے جلا دے اللہ

آہ غافل میں پڑا رہتا ہوں تجھ سے دن رات
پردہ غفلت کا مرے دل سے اوٹھا دے اللہ

بحر عصیان میں مرا آگے پھنسا ہے بیڑا
تو مرے بیڑے کو اب پار لگا دے اللہ

[illegible] ترے فضل و کرم کو [illegible]
نقش اب دل سے دوئی کا تو اوٹھا دے اللہ

[illegible]
راہ سیدھی تو ہمیں شرع کی بتا دے اللہ

تنگی دنیا کی [illegible]
اس بلا سے تو اب آکر سبکو بچا دے اللہ

صدق امید میں رہتا ہے بہت دن سے پڑا
اس کو حضرت کی زیارت تو کرا دے اللہ

اپنے در پہ بلا نبی اللہ ❊
اپنا جلوہ دکھا نبی اللہ ❊

بخش بوبکر اور بخش عمر
اپنی زیارت کرا نبی اللہ ❊

بخش عثمان اور بخش علی
اپنی مجلس دکھا نبی اللہ

صدقہ حسنین اور زہرا کا
اب تو شربت پلا نبی اللہ

مبتلائے الم رہوں کب تک
درد و غم سے چھوڑا نبی اللہ

تنگ آیا ہوں زندگی سے میں تو
پردہ اپنا اوٹھا نبی اللہ ❊

رنج و غم میں پڑا ہوں میں مضطر
درد و غم اب اوٹھا نبی اللہ

بیقراری سے مجھکو [illegible]
عشق سے دو اب پلا نبی اللہ ❊

نیند غفلت کی آ گئی ہے مجھکو ❊
نیند سے دو جگا نبی اللہ ❊

[illegible] اشتیاق حد سے بڑا
اپنا روضہ دکھا نبی اللہ ❊

آتش عشق سے جلا ہے دل ❊
آگ دو اب بجھا نبی اللہ

آنسو ہی سے [illegible]
[illegible] نبی اللہ ❊

شربت دید کا ہے پیاسا صدق
اس کو جلد سے پلا نبی اللہ ❊ ❊

سہارا ہے دو عالم مین تمہارا یا رسول اللہ — خبر لیجئے ذرا اس کی خدارا یا رسول اللہ
خدا نے اپنی رحمت سے کرم سے فضل سے اپنی — تمہاری شان مین قرآن اوتارا یا رسول اللہ
تمہارے نور کا روشن بہت پہلے سی آدم کے — چمکتا تہا اس عالم مین ستارا یا رسول اللہ
سوا تم سے کہین کس سے مصیبت اور آفت مین — سہارا ہے بڑا ہمکو تمہارا یا رسول اللہ
رہائی پا گیا وہ تو مصیبت او رزحمت سے — تمہارے نام کو جس نے پکارا یا رسول اللہ
حلاوت ہی نہین ملتی کسی شے مین ذرا مطلق — تمہارا نام ہر اک شے سے ہے پیارا یا رسول اللہ
توقع ہے کہ ہم چہوٹین گناہون اور عذابون سے — جو محشر مین اشارا ہو تمہارا یا رسول اللہ
خبر لینا میری او سدم بحقِ فاطمہ زہرا — میرا دل پہرے جس دم ہو گذارا یا رسول اللہ
یہی ہے آرزو میری یہی ہے التجا میری — کرون آکے مین روضہ کا نظارا یا رسول اللہ
ہوا ہون پست دنیا سے بہت حیران پریشان مین — نہین ہوتا کسی ڈہب سے گذارا یا رسول اللہ
پڑا ہون درد عصیان مین نہین کچہہ فکر عقبے کی — بچا لیجئے غم دنیا نے مارا یا رسول اللہ
درودین پاک رو رو کے پڑہون او سوقت پہنچہ — نظر آوے جو مجکو وان منارا یا رسول اللہ
سہلان میدان یثرب کے کہان اوصاف ہون مجہہ سے — فرشتون نے ہے پلکون سے بہارا یا رسول اللہ
نہین لائق حضوری کے کرم کیجے غریبی پر — زیارت سے مشرف ہون دوبارا یا رسول اللہ
رسائی اوس کی حق سے ہو کہ جا جنے غریبی شے — تمہارے در پہ ہاتہہ کو پسارا یا رسول اللہ
نہ لائے جو کہ ایمان اور رسالت سے چہپایا منہہ — او نہین ہوگا قیامت مین خسارا یا رسول اللہ

خراب صدق کی لیلو مصیبت اور کلفت مین
پڑا ہے ہند مین یہہ تو بچارا یا رسول اللہ ؂

اے شہ دین آپ ہین مختار مدینہ — دو جلد دکہا مجکو تو دربار مدینہ ؂
اب شام و سحر مجکو یہی درد لگا ہے — دیکہون مین کسی طرح سے گلزار مدینہ
سونگہے تو بہت ہند کے گل غنچہ ہین مین نے — سونگہون مین کسی طور سے پہلوار مدینہ
مین ہند مین اب بی سر و سامان پڑا ہون — کب دیکہیے بلواتے ہین سردار مدینہ
نہ لندن مین نے روس مین یہہ طرز ملطف — بہتر ہین سبہی شہرون سے انوار مدینہ

ہے فخر تو اِس در کے گداؤں کو بھی یہ | سنتا ہوں ہے کہیں اعلیٰ ہیں گداکا مدینہ
جو شخص کرے روضۂ اقدس پہ فقیری | کہل جاوینگے سب اوسپہ تو اسرار مدینہ
اب روی زمین پر تو نہیں ایسا مکان ہے | ہے خلد سے آیا ہے یہ گلزار مدینہ
وارد ہے مدینہ تو نہیں کہون اسکے گنہ صفات | جاوے جو کوئی دیکھنے گلزار مدینہ

اے صدق دعا تیری شب و روز یہی ہے
دکھلائے تجھے مالک غفار مدینہ

ہے ورد لگا میری تو اذکار مدینہ | دیکھون میں کس طرح سے گلزار مدینہ
دل میں ہے کہ اوس وقت کرون سجدۂ خالق | جب آوین نظر دور سے اشجار مدینہ
تسلیل تو اور سلام ہو زبان پر میری جاری | جب چلتا ہوا دیکھون میں انہار مدینہ
مین جی سے نہین ہوتا اس ذکر سے مگر | ہر وقت لگا رہتا ہے اذکار مدینہ
کہلے تو ثمر اور بھی شہر و نمین ہین اچھے | افضل ہیں سبھی جا سے اشجار مدینہ
پہل ہین ہین اقسام کے چکھے تو نہین ہین | کہلوائی خدا مجھکو تو اثمار مدینہ

اے صدق جو یثرب کی کریگا کوئی تعریف
کردیگا خدا اوسکو تو ابرار مدینہ ؛

آج وہ فخر رسل عالیجناب آپکو ہے | رحمت حق و بشیر نکو مآب آپکو ہے
بت پرستی چھوڑ دو کہتے ملک تھے وسلام | شکر کو کہتے ملک ہیں اب انقلاب آپکو ہے
پیشتر آدم سے تہا جسکا کہ عالم میں ظہور | عالم پنہان سے اب وہ بیحجاب آپکو ہے
آفتین جو تہیں زمین پر وہ خدائی دور کین | سب گئی باد خزان موسم شباب آپکو ہے
بلبلین کہتین چمن میں اور صحرا میں پرند | واقف راز خدا رحمت مآب آپکو ہے
جسکا چہرہ دیکھے ہوتا قمر شرمندہ تہا | عالم بالا سے اب وہ ماہتاب آپکو ہے
گلشن دنیا میں شہرت تہی یہی تو گھڑی | جسکے تابان ہے جبین وہ آفتاب آپکو ہے
جسکے چہرہ کی صفائی سے گہر شرمندہ ہے | اب دہی عالی گہر کہولے نقاب آپکو ہے
شمع چہپا کے جو کہ رہتا عالم پنہان مین تہا | اب اس عالم میں وہ ہی بے نقاب آپکو ہے

آسمانسے تہی زمین تک یہ ہی شہرت ہی ہر پہلے
جسکی سنتے تہے خبر اب وہ شتاب آنیکو ہے

آسمانسے تہی ندا گھبراؤ نہ تم اہل قریش
قحط سالی دور ہوگی اب سحاب آنیکو ہے

جسکے باعث ہوگئی مقبول توبہ ابو البشر
وہ نبی معجز آدم لاجواب آنیکو ہے

بت پرستونسے یہی کہتا تہا شیطان نابکار
بہاگون مین کہتے ہے اب مجھپہ عذاب آنیکو ہے

پائی ہے خورشید نے جسکے سبب تابندگی
اب برائے روشنی وہ آفتاب آنیکو ہے

چھوڑ دو ظلم و ستم اب ڈرو حق سے ذرا
جان لو ای ظالمون روز حساب آنیکو ہے

کہتا تہا ابلیس ساری بت پرستونکو یہی
مجھ لعین پر آسمانسے اب عذاب آنیکو ہے

جا چھپونگا کوہ مین کہتا تہا شیطان اشقیا
کافرون کے شہر مین اب انقلاب آنیکو ہے

ایک صدائے غیب آتی تہی کہ تم ای مشرکو
بت پرستی چھوڑ دو اہل کتاب آنیکو ہے

تہی ندا دنیا سے ہون موقوف اب ساری عذاب
وہ امام الاصفیا رحمت مآب آنیکو ہے

جسکے آنیکی خبر دیتے تہے عیسیٰ نبی پہلے
آج وہ امی لقب عظمت مآب آنیکو ہے

ظلمت کفر ضلالت ہوئیگی دنیا سے دور
جس سے ہے روشن جہان وہ آفتاب آنیکو ہے

دیتے تہے جسکی خبر آدم سے لیکے عیسے نبی
وہ امام الاتقیا رفعت مآب آنیکو ہے

جسکے خوشبو سے چمن مین ہے گلونکو تازگی
جان لو دنیا مین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے

سارے عالم مین ہوئی مشہور تہی یہی خبر
وہ مقتدائے انبیا عفت مآب آنیکو ہے

بت پرستونکی حقیقت ہویگی دنیا سے گم
ہے الحقیقت بت شکن وہ اب شتاب آنیکو ہے

ہے چمن مین جسکی خوشبو سے شگفتہ گلشن جو
عالم دنیا مین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے

واسطے حسن نے غزل کے صدق پیری بالقصور
ہر ایک جانب سے یا پیر شیخ و شاب آنیکو ہے

صدق دل سے تم پڑہے جاؤ مسلمانون درود
آج وہ صدر العلے خیر المآب آنےکو ہے

محمد شان ہے شان خدا کی
بنی ہے جس سے خلقت انبیا کی

عجب قدرت ہے شان کبریا کی
کہ جسنے خاک کو عزت عطا کی

نہ پیدا ہوتی گر ذات محمد
نہ پیدا ہوتی خلقت بہی خدا کی

خدا جانے ہے شان انبیا کو
یہی ہے شان سب کے مصطفیٰ کی

موسیٰ و عیسیٰ کی عزت ہے بلاشک ۔ ہے زیادہ سب سے حضرت مصطفیٰ کی
ہوئی تعظیم احمد آسمان پر ۔ بندھی تھی ایک جا صف انبیا کی ٭
فلک پر جا عجائب سیر دیکھی ۔ بیاں پر عقل میری نے خطا کی
گئے حضرت زمین سے آسمان پر ۔ نماز شکرانہ اقصیٰ میں ادا کی ٭
ملا ایک ایک نبیوں سے خوشی ہو ۔ ندا دی پر ہر اک نے مرحبا کی ٭
ادب سے حور و غلمان نے بھی جھک کر ۔ صدا دے مرحبا صل علےٰ کی ٭
در جنت پہ جب حضرت گئے پہونچے ۔ ادب سے اٹھ کے رضوان نے ثنا کی
در و دیوار جنت میں ہر اک جا ۔ صدا سے شور تھی صل علیٰ کی
ہر اک ڈالی پہ فردوس بریں میں ۔ پرندوں نے بھی خوش ہو وان ثنا کی
خدا نے اپنی رحمت سے بلا کر ۔ کلید دوزخ و جنت عطا کی ٭
فلک سے ہو کے آئے دم کے دم میں ۔ وہ زنجیر جو کھٹ میں ہلا کے
رسول پاک نے ہوتے ہی پیدا ۔ بلائے امت عاصی دعا کے
گئے تھے عرش اعلیٰ پر جو حضرت ۔ وہاں بھی حق سے رو رو التجا کی
قسم نے دیکھا مرقد میں اونکے ۔ زبان ہلتی رسول دوسرا کی
یہ دیکھو امت عاصی پہ شفقت ۔ خدا سے مرتے دم تک التجا کے
کبھی وقتوں میں یہ جاؤں عزیزو ۔ بلائے ہم سیہ کاران دعا کے
شہ لولاک کی کس سے ثنا بھی ۔ نہ میری اب زبان نے کچھ ادا کی
بلالو ہند سے اب در پہ شاہا ۔ نہ مٹی خوار ہو اب مجھ گدا کی
نہ دیکھا جیتے جی میں نے تو مدینہ ۔ مرے دل میں تمنا یہ رہا کی
مدینے کی بھی مٹی جا نہ دیکھی ۔ یہ حسرت خاک اپنی یاں اوڑا کی
جمال پاک کو دیکھا ہے جب سے ۔ مری نظروں میں صورت ہے پیا کی
نہ آیا خواب میں بھی چین مجھ کو ۔ مری آنکھوں سے نت ہی ایک بہا کی
خیال احمد مرسل میں ناگاہ ٭٭ ۔ مری ایک روز ہچکی او لگا کی ٭

در روضہ پہ رہوں ہے یہ تمنا | بہلا یا ان ہیں نے زاریکی تو کیا کی
دکہا دو اپنی صورت اہتو للہ | دوبارہ آرزو ہے سہ لقا کی
ترے دیدار کا پیاسا ہے عالم | حقیقت کیا بہلا ہے مجہہ گدا کی

نہیں جانا ہوا اب صدق یثرب
یہہ حسرت دلکی دل ہی ہیں رہا کی

ترجیع بند

محمد روح ہے بیشک خدا کی | نہ حق نے اوسکو اپنے سے جدا کی
نہ آدمی عقل ہیں ہرگز کسی کے | بڑی عظمت ہے شان مصطفے کی
کلام پاک ہیں لوجا کے دیکہو | خدا نے لم یزل نے ہے ثنا کی
طفیل سرور خیر البشر سے | یہہ حرمت خاک کو حق نے عطا کی
بشر حیران ہوئے ہیں جستجو ہیں | نہ پائی کچہہ خبر تحت الثری کے
رسول پاک تو واقف ہیں سب کے | اونہیں کو حق نے قدرت یہہ عطا کی
صحابہ جو مکرم ہیں نبی کے | ہمیشہ اونپہ ہو رحمت خدا کی
شہ عالم نے آتے ہی زمین پر | خدا سے بخشش امت دعا کی
چہل سالہ ہوئے جب آپ حضرت | نبوت آپ کو حق نے عطا کی
یہودوں نے ملا کر گوشت ہیں زہر | بلا دعوت ہیں حضرت سے دغا کی
ندا کی گوشت نے مجہہ ہیں تو ہے زہر | نہ کہایا تم پہ ہو رحمت خدا کی

نہ سمجہا راز حق تو صدق ہرگز
عبث یہہ عمر تو نے یوں فنا کی

بجتا ہے پانچ وقت نقارا محمدی | اوسکی صدا ہیں نکلے ہے اخبار محمدی
آئے نبی ہزاروں ہیں انجم کے مثل یا | روشن رہا ہے دنیا ہیں تارا محمدی
مانند تاروں کے تو چمکتے تہے انبیا | تہا فوقیت ہیں سب سے ستارا محمدی
غائب ہوگئے ہیں موسی و عیسی بہی | سہروں ہیں چہایا ! اچہا ہے پیارا محمدی
تہے مرتبہ ہیں بڑہ کے فرشتوں سے وہ بہی | سر نے لگے جو ہمیشہ نقارا محمدی

تاریکی قبر سے تو اوسے خوف کچھہ نہین ۔ لیتا ہے جو کہ نام پیارا محمدؐ سے
جب قبر مین سوال نکیرین آکرین ۔ ق ۔ کہیو سے محب یہ کہ دین ہے ہمارا محمدی
سنکے جواب کہوین فرشتے خوشی سے یہہ ۔ آیا ہے اسکے واسطے پیارا محمدؐی
جو کہ خلوص دل سے پڑہے ہین نماز کو ۔ بیشک ملیگا اونکو سہارا محمدؐی
کچھہ بہی نہین سمجھتے ہو عصیانو ذرا ۔ سچا ہے دین سب سے ہمارا محمدی
لینگے اوسے نکال جہنم کی نار سے ۔ ہوویگا جسکے حق مین اشارا محمدی
تم چشم دل سے دیکھو ذرا یارو عاشقو ۔ گلشن مین گل کہلا ہے ہزارا محمدی
غرقاب ہوتے ہونگے جو عصیان کے بحر مین ۔ پکڑینگے وہ تو آکے کنارا محمدؐی
ہے دلکی آرزو بہی مدت دراز سے ۔ یثرب مین جاکے دیکھون منارا محمدی

جو صدق دل سے کلمہ پڑہیگا کوئی بشر
رہویگا اوسکو پل پہ سہارا محمدؐ سے

مجھے اپنے در پر بلا لیجیے ۔ رخ زیبا اپنا دکھا دیجیے
نقاب اپنے مونہہ سے اوٹھا کر ذرا ۔ جمال جہان آرا دکھا دیجیے
مین مدت سے مشتاق ہون یا رسول ۔ ذرا مونہہ سے پردہ اوٹھا دیجیے
فراق محبت سے بیتاب ہون ۔ ذرا جلوہ اپنا دکھا دیجیے
بلا کر مدینہ مین میرے شہا ۔ شمیم معنبر سنگھا دیجیے
پیاسا ہون مین شربت دید کا ۔ شراب محبت پلا دیجیے ✤
محبت کی اپنی ذرا یا رسول ۔ مجھے چاشنی کچھہ چکھا دیجیے
رکہیون ہون تمنا محبت شہا ۔ مے عشق الفت پلا دیجیے
برا ہون برا ہون برا ہون برا ۔ بہلا مجکو شاہا بنا دیجیے
ادہر کا رہا نہ اودہر کا رہا ✤ ۔ ٹھکانا مرا اب لگا دیجیے
پہنسا ہے سفینہ گنہ کا مرا ۔ سفینے کو پار اب لگا دیجیے
پہنسا بحر عصیان مین ہون شہا ۔ مجھے اب کنارے سے لگا دیجیے
اگرچہ برا ہون مین بیکس گدا ۔ مجھے اپنا شیدا بنا لیجیے ✤

مین سویا ہون غفلت مین میری نبی ۔ مجھے نیند سے اب جگا دیجیے
مین رستون سے بہکا پہرون یا نبی ۔ مجھے راہ جنت بتا دیجیے
سفارش میری حق سے کر کے شہا ۔ ولایت مجھے اب ولا دیجیے
دکہا کے مجھے شمع باشہ امم ۔ جہنم سے مجکو بچا دیجیے
مین بہٹکا چلون ہون نہین ہوش کچہہ ۔ مجھے رستہ سیدہا دکہا دیجیے
بڑی آرزو ہے یہی سر سے شاہ ۔ مجھے اپنی مجلس دکہا دیجیے
مین لایق نہین گرچہ محفل سے شہا ۔ کرم اپنا مجہہ پر ذرا کیجیے
مین پڑہتا پہرون ہون کیا نی کتاب ۔ سبق عشق اپنا پڑہا دیجیے
کرم سے محبت سے اپنے ضرور ۔ گنہ میرے شاہا چہپا دیجیے
پڑا ہون گرفتار رنج و بلا ۔ غم و رنج میرا مٹا دیجیے
بدی مین میری عمر گذری تمام ۔ مجھے نیکون مین اب ملا دیجیے
جو ہو فرد میرے گناہون کی شاہ ۔ منگا کر گنہ سب مٹا دیجیے
میری عرض کر کے خدا سے شفیع ۔ محبون مین مجکو لکہا دیجیے
یہی التجا ہے یہی عرض ہے ۔ شہا مجکو جلدی بلا لیجیے
محبت سے کہتا ہون یا شہ ضرور ۔ مجھے ایک جنت مین بلا دیجیے
بحق بتول اے شہ دوسرا ۔ مجھے اپنی زیارت کرا دیجیے
بحق علی و بحق حسین ؑ ۔ مصیبت میری سب مٹا دیجیے
بحق حسن اے رسول انام ۔ خدا سے مجھے اب ملا دیجیے

پڑا ہے یہ صادق نا شاد ہے
شہا اسکو در پہ بلا لیجیے

کیا نعت لکہون اے نبی میم تمہاری ۔ ہے وصل علے عرش پہ تکریم تمہاری
آدم سے مسیحا تلک تھی تقدیم تمہاری ۔ سب جن و بشر کرتے تھے تعظیم تمہاری
تھی اجرت کی غرض تہی نہ بڑائی کی غرض تہی ۔ تہی یہ اللہ خلق کو تفہیم تمہارے

بیچ دنیا سے نہ گھبراؤ کبھی امت احمد ‌ ‌ ہے جنت فردوس تو اقلیم تمہاری

ہے عرش پہ لکھی یہ قدرت کے قلم سے ‌ ‌ قرطاس پہ کیا نعت ہو تفہیم تمہاری

وہ مرتبہ ہے آپکا جسکا نہ بیان ہو ‌ ‌ نبیوں نے کری عرش پہ تعظیم تمہاری

طفلی میں کبھی لکھتے نہ لیتے ہی سبق تھے ‌ ‌ کرتا تھا خدا آپ ہی تعلیم تمہاری

نرمی سے بہت کرتے خلایق کو نصیحت ‌ ‌ کل نبیوں سے تھی بڑھ کے تو تقدیم تمہاری

در فردوس لکھا نام تمہارا ہے برابر ‌ ‌ حق کو تھی بڑی منظور ہے تکریم تمہاری

دن حشر کے جو نکلی اوٹھا کے پیئے امت ‌ ‌ ہو قند سے میٹھی بڑی تسنیم تمہاری

آتے تھے تمہارے لیے فردوس کے میوے ‌ ‌ ہوتی تھی بڑی عجیب سی تفہیم تمہاری

ہو خلق جمع پیاس سے جب مہر دن کے اوپر ‌ ‌ ہو برف سی وہ کوثر و تسنیم تمہاری

اے عاشقو دل صدق سے پڑھتے رہو صلوات
ہو احمد مرسل پہ تو تسلیم تمہارے

ترے ہجر نے ہے رولایا مجھے ‌ ‌ غم و رنج نے ہے ستایا مجھے

جمال جہان را دکھا کر ذرا ‌ ‌ شراب عشق و الفت پلایا مجھے

جو کچھ یاد تھا وہ بھلا کر سبھی ‌ ‌ سبق عشق اپنا پڑھایا مجھے

ترے ہجر سے اور تری دوری سے ‌ ‌ نہ اک دم ذرا چین آیا مجھے

ہوئے مجھ سے غافل مری آشنا ‌ ‌ کوئی پوچھنے اب نہ آیا مجھے

نہ خط بھیجا اوسنے نہ قاصد کوئی ‌ ‌ نہ موںہہ آکے اپنا دکھایا مجھے

کروں کس سے نصیبی کا کیا میں گلا ‌ ‌ نہیں در پہ اوسنے بلایا مجھے

یہی رات دن صدق کی ہے دعا
مدینے میں پہونچا خدایا مجھے

یا نبی یثرب بلا لیجئے مجھے ‌ ‌ چہرۂ انور دکھا دیجئے مجھے

جلوۂ رخشان دکھا کر یا نبی ‌ ‌ درد فرقت سے چھڑا دیجئے مجھے

نفس نے بے رہ کیا ہے مجکو حیف ‌ ‌ راہ سیدھا اب دکھا دیجئے مجھے

یا نبی سو رہا ہوں غافل حق سے میں — خواب غفلت سے جگا دیجئے مجھے
یا نبی مشتاق ہوں حد سے بڑا — جلوۂ زیبا دکہا دیجئے مجھے
عرض میری یہہ ہے بادشاہ ام — مکر شیطان سے بچا لیجئے مجھے
بہر عثمانؓ بہر بوبکرؓ و عمرؓ — یا نبی حق سے ملا دیجئے مجھے
یا نبی بہر علےؓ بہر بتولؓ — روضۂ رضوان دکہا دیجئے مجھے
ہند میں ناشاد ہوں میں یا نبی — روضۂ اقدس دکہا دیجئے مجھے
یا نبی بہر حسن بہر حسینؑ — اپنی مجلس میں بٹھا لیجئے مجھے

صدق کی ہے رات دن یہہ آرزو
یا نبی طیبہ دکہا دیجئے مجھے

رسول زمان آج پیدا ہوئے — شہ مرسلان آج پیدا ہوئے
فلک سے ندا آتی تھی یہہ جلیؓ — شہ انس و جان آج پیدا ہوئے
زمین پہ یہی سارے جن کہتے تھے — شہ انبیا آج پیدا ہوئے
یہی عرش پہ کہتے تھے قدسیان — شفیع زمان آج پیدا ہوئے
خلایق میں تھی سب جگہہ یہہ ندا — شفیع امم آج پیدا ہوئے
یہی کہتے صحرا میں وحش و طیور — امام اصفیا آج پیدا ہوئے
آسمان پہ یہی کہتے تھے عرشیان — وہ شمس الضحیٰ آج پیدا ہوئے
زمین سے یہی ہوتی تھی ایک ندا — رسول امین آج پیدا ہوئے
یہی کہتی تھیں بحر میں مچھلیان — شہ بحر و بر آج پیدا ہوئے
یہی کہتا تھا پتھر یا کوہ پرؓ — شہ دین پناہ آج پیدا ہوئے
یہی چرچا کرتے تھے حشرات ارض — نبی خدا آج پیدا ہوئے
یہی کہتی تھیں باغ میں بلبلیں — شہ دو جہان آج پیدا ہوئے
خوشی ہوتے تھے سب ملک جن پری — خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے
بکریان اونٹ کہتے تھے یہی سبہی — شہ جن بشر آج پیدا ہوئے

یہی کہتے تھے سب زمین و زمان ... رسولِ عرب آج پیدا ہوئے
یہی کہتیں جنت میں تھیں حوریاں ... خاتمِ مرسلین آج پیدا ہوئے
یہی چرچا تھا اور یہی ذکر تھا ... پسر آمنہ آج پیدا ہوئے
یہی کہتے تکمیں تھے سب بشر ... قریشی لقب آج پیدا ہوئے
ندا ہوتی تھی کل زمین پہ یہی ... رحمتِ عالمین آج پیدا ہوئے

ندا صدق آتی تھی ہر سمت سے
امین خدا آج پیدا ہوئے

رستہ خدا کی رحمین ہو تم بتانیوالے ... ہو تم ہی حق سے ہمکو بیشک ملانیوالے
ہے عرض یہ ہی تم سے بخشش کرانیوالے ... اللہ سے ملا دو ہو تم ملانیوالے
رحمت بڑی تمہاری اللہ کے ہو پیارے ... اک دم مین عاصیونکو بخشش کرانیوالے
جو بھید مین خدا کے ظاہر ہوئے ہین تم پر ... دوزخ سے عاصیونکو ہو تم ڈرانیوالے
مخلوق کو بلایا حق کا پیام دیکر ... جنت کا مومنون کو مژدہ سنانیوالے
توصیف ہے ہوگی ہرگز نہیں تمہاری ... فردوس حق سے ہمکو ہو تم دلانے والے
بخشش مین ہے سہارا ہم عاصیونکا تم ہے ... ہو تم قسیم کوثر شربت پلانیوالے
جرم و گنہ مین بیحد ہم تا بہ نفس ہین اپنے ... حق کے رسول تم ہو بخشش کرانے والے
کیا جانتے تھے حق کو بیشک بتایا تمنے ... نیکی بدی بلا شک تم ہو جتانیوالے
سب کافرو کی دعوت تمنے کری بلایا ... حق کی طرف سے بیشک تم ہو بلانیوالے
جو رہ نہین بتاتے گمراہ ہوتا عالم ... راہ خدا مین ہمکو ہو تم لگانے والے
ہے دو جہاں مین ذریعہ بیشک بڑا تمہارا ... جرم و گنہ سے ہمکو ہو تم بچانے والے
غیر از صحابہ کوئی جو رہ نہین بتاوین ... بیشک کنوئے مین ہمکو وہ ہین گرانے والے
در پر کو بلایا ہے تو بہ باز آ لئے سے اچھے ... ہشیار ہو تو جلدی برزخ مین جانیوالے
مشہور ہے جہان مین کہنے کی کیا ہے حاجت ... حکم خدا سے ہو تم مردے جلانیوالے

کلمہ جو اک دفعہ بھی دل صدق سے پڑھینگے
مژدہ ہے اونکو جنت جو ہو وین آنیوالے

منظہر خاص خدا خیر الوری پیدا ہوئے
خوبی و حسن ضیا نور ہدی پیدا ہوئی
واقف راز خدا صدق و صفا پیدا ہوئے
جان لو پیدا ہوئی جنکے سبب مخلوق سب
ہو گیا روشن جہان سارا اندہیرا اوٹھ گیا
ہو گئے دریا وہ جاری جو کہ تھے مدت سے خشک
کیا بڑہایا مرتبہ دوزخ کو ٹھنڈا کر دیا
تخت اوندہا ہو گرا دریا مین شیطان نابکار
اوس گھڑی مین ہو گیا موقوف مردون سے عذاب
ہو گئی موقوف اوسدن کاہنونکی کاہنی

مصدر لطف و کرم فیض عطا پیدا ہوئے
راحت شاہ و گدا بحر سخا پیدا ہوئے
معدن جود و کرم حلم و حیا پیدا ہوئے
وہ امام اصفیا راہ ہدی پیدا ہوئے
جبکہ وہ نور خدا اصل بہلی پیدا ہوئے
جبکہ اس دنیا مین وہ آب بقا پیدا ہوئے
جبکہ اس عالم مین وہ بدر الدجی پیدا ہوئے
آمنہ بی بی کے جس دن مہ لقا پیدا ہوئے
جسگھڑی مین وہ محمد مصطفے پیدا ہوئے
مکہ مین جس دن شہ ارض و سما پیدا ہوئے

رحمت باران ہوئی کثرت سے نازل دوستو
صدق جس دن شافع روز جزا پیدا ہوئے

سمجھ لو باغ جنت ہے مدینہ ایک بستی ہے
ہمیشہ روضہ احمد پہ رحمت حق برستی ہے
جسے اب عشق احمد سے رہے دنیا مین مستی ہے
کسی صورت کبہی بہت سے مدینہ پہونچ جاؤ نہین
سنو ان مین گوش دل سے جبکہ طیبہ جاوین انسان
جسے ہو خواب مین زیارت بیان اوسکا تہو ہرگز
نہین دیکھیگا محشر مین کبہی وہ آتش دوزخ
نہین کر اب ذرا غفلت خدا کی یاد کرلے تو

ہر اک ساعت جناب حق سے رحمت بان برستی ہے
یہہ ہر دم روح اپنی وانہہ چلنے کو ترستی ہے
حقیقت مین اوسیکی خلد مین جاؤن کہ بستی ہے
یہہ ناحق عمر اپنی یون ہی اس جا پر گذرتی ہے
تو مضطر ہوکے جان اپنی بہی اس ساعت رہی ہے
دل عاشق ہی جانے اوسپہ جو کچہہ پہر گذرتی ہے
کہ جسکے دلمین نار عشق حضرت ہان سلگتی ہے
یہہ مثل برف یون ہین عمر سے لحظہ پگہلتی ہے

بشر کو کار جو خوف و خطر کے پیش آتے ہیں ۔ تو اوسدم قلب میں یہ روح اندر ہی دمکتی ہے
خدا کے ذکر سے دنیا میں ہم کیونکر کریں غفلت ۔ یہیں جانا ہے اوس جا پہ نہیں جس جا بستی ہے
یہ عالم مزرعہ اخری ہے بوو تخم نیکی ☆ ۔ جو شے بووگے اس جا پر وہی اوس جا اگتی ہے
خدا کے ذکر سے ای دل نہ کر تو اک ذرا غفلت ۔ بہلا تو چند روز جان اس دنیا میں ہستی ہے
نہیں ہو سکیگا وہ ولیوں کے رتبہ کو کبہی انسان ۔ کہ طاعت حق سے جس انسان کو رہتی آہ سستی ہے
بتوں کو پوجنا بد ہے اسے پوجتے ہیں سب کافر ۔ جو کہنا نفس بد کا مانے تو یہ بہی بت پرستی ہے

رکھے ہے صدق دل کو تو تر و تازہ تو ہر ساعت
نہیں اس نقص کا بہی تجہہ سے کچہہ ہوتی درستی ہے

خوشی میلاد سلطانین بہی کیسی یہ جہلکتی ہے ۔ ذرا ایک غور سے دیکہو کہ رحمت یاں برستی ہے
طہارت سے وضو کر کے چلو محفل میں تم گہر سے ۔ درود و نعت فرشتوں کی زبان بہی ملتی رہتی ہے
بہ زید سے تسبیح پڑہتے ہیں خدا کا ذکر کرتے ہیں ۔ اوسیکی یاد میں بلبل بڑی خوش ہو چہکتی ہے
بڑا خوش ہووے ہے اللہ بندہ اپنے سے اوسدم ۔ وہ خم ہوتا رکوع میں ہے وہ گردن جبکہ جہکتی ہے
نہ کیجئے جن و بشر ہی ذکر رب کرتے ہیں دنیا میں ۔ چمن گلشن میں حق کا نام لے بہلوار کہلتی ہے
خدا کا شکر ہر ساعت ہمیں کرنا ہی لازم ہے ۔ کہ اوسکے شکر سے ہر روز نعمت ہمکو ملتی ہے
تب ہجر انسے مضطر ہوں نہیں کچہہ ہوش ہے مجکو ۔ طبیعت بیقراری سے نہ کچہہ اپنی سنبہلتی ہے
یہ عالم ایک روش رہتا نہیں ہرگز ذرا سمجہو ۔ کبہی گلشن میں جنگل ہے کبہی جنگل میں بستی ہے

مدینہ پاک میں اپنے بلالو صدق کو جلدی
نہیں اس ہند میں شاہا طبیعت اسکی لگتی ہے

بلاؤ در پر جناب عالی ۔ دکہاؤ چہرہ جناب عالی ☆
شمیم زلف معنبریں کی ۔ سنگہاؤ خوشبو جناب عالی
پڑا ہی مضطر ہیں تشنہ لب ہوں ۔ پلاؤ شربت جناب عالی
تمہیں ہو مرشد تمہیں ہو ہادی ۔ ملاؤ حق سے جناب عالی

پڑا ہون رہتا ہون ہجر غم مین — دکھاؤ جلوہ جناب عالے
مٹا کے دفتر سے فرد میری — مٹاؤ عصیان جناب عالی
رخ مبارک سے جلد اپنے — اوٹھاؤ برقع جناب عالی
مین نیند غفلت مین مبتلا ہون — جگاؤ مجکو جناب عالے

یہہ صدق بھولا ہے راہ منزل
بتاؤ رستہ جناب عالے

برقع پڑا اوٹھا دے چہرہ چھپانیوالے — ہون بیقرار مضطر جلوہ دکھانیوالے
موںھہ پہ نقاب ڈالے کیون چھپ رہے ہو اندر — پردہ نہین اوٹھاتے دل ہو جلانیوالے
چہرہ دکھاؤ اپنا مین ہون بحال مضطر — دل غمزدہ کو صورت ہو تم دکھانیوالے
کیا مرتبہ ہے تیرا کیا ہے رسائی تیری — ہین اب غلام تیرے مردے جلانیوالے
حسرت سے آہین بھر کر روتا ہے دل ہمارا — ہوتے ہین جب روانہ روضہ کے جانیوالے
دنیا کا رہ نہ شاغل عقبے کا رہ نہ طالب — رہ اشتیاق حق مین جنت کے جانیوالے
افسردہ دل ہمارا مردہ پڑا ہے شاہا — اس مردہ دلکو بیشک تم ہو جلانیوالے
رہتا ہے ہول قیامت پل سے بڑا ہے خطرہ — عقبے کی فکر مین دل سے ہو تم مٹانیوالے

ہے صدق یہہ بچارا اسکو بلالو حضرت
ہین آپ ہی تو بیشک در پہ بلانے والے

رہ حق بندونکو احمد ہین بتانے والے — ظلمت کفر کو ہین وہ تو مٹانیوالے
آپ کا مرتبہ ہے حق نے بنایا برتر — نیک و بد سب مین ہین آپ جتانیوالے
جلد ہیہ سمجھیگے وہی منزل مقصود ہیں — جو کہ بتا رہے حق یان ہین بجانیوالے
روضہ محشر کو نہین پیاس ہے خطرہ ہمکو — آپ کوثر تو ہین سب آپ پلانیوالے
وہی تو ہینگے بشر جنت ماوا کے مزے — خواہش نفس کو جو ہین یان بچانیوالے

حشر مین اوٹھینگے بیخوف وہی تو انسان
نعرۂ حق ہین جو دن رات لگانیوالے

کافرون سے بدر مین کہتے تھے نبی اعظم
تمارت تم جلدی سے ہو جی کے جلانیوالے

کنوئے مین مشرکون سے کہتے ہہی اکرم
آئے تھے دنیا مین تم ہمکو ستانیوالے

جیسا دنیا مین کیا ویسا ہی پایا تمنے
تم تھے تکذیب رسالت کے کرانیوالے

تم میرے کہنے پہ ایمان نہ لائے ہرگز
چہرہ تاریک ہین تم جلد تھے آنیوالے

جلد پاوینگے وہی اپنی مرادین دلکی
مولد سلطان جو ہین گہر مین کرانیوالے

پاس آوین نہ کبہی اونکے بلا ہین دنیا
جو کہ اس بزم کو ہین دل سے کرانیوالے

ہوگی برکت تو اوسی گہر مین برابر یارو
ذکر حضرت کو جو ہر شب مین پڑہانیوالے

ہیچہ گناہون سے نہین صدق ہے دہشت ہمکو
آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے

حق سے ہمکو تو محمد ہین ملانے والے
رہ ہدی خلق کو آپ ہی ہین دکھانیوالے

آپ کے ذریعہ سے ایمان تو لائے ہم ہین
آپ ہی مولا سے ہین ہمکو ملانیوالے

اپکا دامان نہ چھوڑینگے کبہی ہم تو
نہ خدا آپ ہی ہمکو ہین جتانے والے

روح پہ اونکی درود ہووے خدا کا ہر دم
جو رہا سبکو ہین محشر مین کرانے والے

چھوٹ سکتا ہے وسیلہ نہ کبہی اونکا
باغ فردوس وہ ہین ہمکو دلانے والے

پہنسگئی کشتی گنہ مین ہے نکالو حضرت
آپ ہی کشتی کے ہین پار لگانیوالے

مردۂ دلکو مرے یا نبی زندہ کردو
ہین غلام آپ کے مردے تو جلانیوالے

جلد برآئینگے مطلب ہی اونہونکے سارے
جو کہ مولود نبی دین مین کرانے والے

دم بدم اونپہ ہی نازل ہو خدا کی رحمت
جو مدینہ کی زیارت کے ہین جانیوالے

اب پڑے سنتے نہین سوتا ہین غافل حق سے
خواب غفلت سے ہین بس آپ جگانیوالے

ہند سے جلد سفر کر کے چلا جا اے صدق
ساتھ ہی اونکے جو روضہ پہ ہین جانیوالے

غزل بحر دیگر

میں قربان ترے شملہ لٹکانیوالے
ہو راہ خدا مجھکو دکھلانے والے

مرا جان و دل تم پہ ہووے فدا
خدا کی ہو وحدت کے بتلانیوالے

خدا کے ہو پیارے تمہیں اے محمدؐ
ہو دوزخ سے ہمکو رہا کرنیوالے

اطاعت محمدؐ تو ہمپر ہے لازم
وہ جنت میں ہمکو ہیں لیجانیوالے

غلام غلامان محمدؐ ہیں بیشک
ہوئی عیسیٰ امت جلا دینے والے

اٹھارہ برس آسمان پر رہے تھے
وہ تھے آن کی آن میں آنیوالے

کرم ہم سبہ کارونپر ہے بہت سا
خدا سے ہیں امت کو بخشانیوالے

وہ نار جہنم میں جاوینگے بیشک
نبوت کے جو ہونگے جھٹلانیوالے

نبی آئے دنیا میں سب حق کے بھیجے
محمدؐ کی عظمت کے جتلانیوالے

ترستا ہوں بیشک بہت دن سے میں تو
تو لیچل مدینہ میں لیجانے والے

میں کہتا ہوں اوسکو مدینہ جو جاوے
تری جان پہ رحمت ہو ای جانیوالے

وہ ہر حرف پر درجہ پاوینگے بیشک
جو فرقان حق دل سے ہیں پڑھنیوالے

وہی چین سے قبر میں سووینگے
تہجد جو پانی میں ادا کرنے والے

ہوں میں اس عمل سے بلاشک ہی غافل
ہیں اونمیں ہوں داخل جو ہیں کہنے والے

وہ جاوینگے فردوس بیشک ہی سیدھے
جو ہیں اب خدا راہ پر جانے والے

اوس ہول قیامت سے کانپیں اولوالعزم
تسلی وہاں احمد ہوں دینے والے

وہ ایک پل میں راہ طے کرینگے پل صراط
محمدؐ کی جو راہ میں جانیوالے

قدم بھی نہ رکھینگے جنت میں ہرگز
گنہگار امت کے بخشانیوالے

نہیں اونکو خواہش ہے فردوس ہرگز
محمدؐ سے جو عشق میں رکھنے والے

نہ جاوینگے تنہا وہ خلد بریں میں
ہیں امت وہ ساتھ اپنے لیجانیوالے

خدا اونپہ رحمت کریگا [illegible]
وہ ہیں آب کوثر پلا دینے والے

ہے نام اونکا قرآن میں آیا محمدؐ
وہ ہیں سبکو چھٹکارا دلوانیوالے

صحابہ بلاشک محبِ نبی ہین — ہین راہِ شریعت وہ بتلانیوالے
کرون کیا بین تعریف حسنین یارو — وہ ہی ہین حقیقت کے جتلانیوالے
وہ لختِ جگر ہین محمدؐ کے دونون — وہی عاصیون کے ہین بخشانیوالے

خدا اونپہ بھیجے سلام اور صلواۃ
دلِ صدق وہ ہین جلا دینے والے

فلک سے ندا تھی کہ اے جانیوالے — نواسے جانیوالے نواسے جانیوالے
صلواۃ وسلام ہووے تجھپہ پیارا — ہو معراج سے لوٹ کے جانیوالے
ندا پردہ وحدت سے آتی یہی تھے — میری تجھپہ رحمت ہوای جانیوالے
تیرا کہنا مجکو بدل سے قبول ہے — مین راضی ہون تجھسے مرے جانیوالے
تو گھبرائیو میرے پیارے نہ ہرگز — مین بخشونگا امت کو ای جانیوالے
مین راضی کرونگا تجھے روزِ محشر — ہمر افضل ہے تجھپہ اے جانیوالے
صدا عرش سے یہہ ہی آتی تھی ہر دم — ہو رحمت خدا تجھپہ ای جانیوالے

ملائک کہڑے صدق کہتے تھے یہہ ہی
تری جان پہ رحمت ہو اے جانیوالے

اگر تو خوابِ غفلت سے ذرا چونکے تو بہتر ہے — محمدؐ کے تصور مین دلا رہوی تو بہتر ہے
کہان پھرتا ہے غفلت سے دلِ نادان ہر ساعت — سفر اب تو مدینہ مین ترا ہووے تو بہتر ہے
بہت سا رہتا ہے دنیا مین عبث شام و سحر ہردم — مدینہ کی تمنا مین تو اب رہو تو بہتر ہے
پھنسا تا ہے پی دنیا عبث بک بک کے جان اپنی — اب اپنی جان برائی آخرت کہووے تو بہتر ہے
عبث سوتا ہے غفلت سے تو اتنک بہی نہین چونکا — ہمیشہ جاگ تیری ذکر مین رہوی تو بہتر ہے
بلا غم سے کرتا ہے عبث تو رات دن گریہ — خیال احمد مرسل مین تو رووے تو بہتر ہے
عبث دنیا مین کرتا ہے تو زاری اسقدر اے دل — تصور مین ذرا حضرت کے تو رووے تو بہتر ہے
بپا کرتا مصیبت مین ہے کیون تو اسقدر اب غم — غم دوری محمدؐ مین اگر ہووے تو بہتر ہے

پڑا ہے صدق عصیاں میں نہیں کچھ ہوش ہے یارب
اب اسکے حال پر رحم و کرم ہووے تو بہتر ہے

نقش رسول سینہ میں اپنے جمائینگے
دلمیں یہی ہے ابتو مدینہ کو جائینگے
تنہا یہ ہو لگی ہے ہمیں ابتو دم بدم
جبتک لگی ہے دلمیں یہ مدت دراز سے
تنہا شوریدہ امت سوسی این جابجا
ہوں پیاس سے تو مضطر و حیران وہاں بشر
لازم ہے ہم پہ پیروی حضرت رسول کی
واجب ہے اونپہ پڑھنا صلوۃ وسلام کا
جنت کو راہی ہووینگے وہ مرد بیحساب
ایمان جو کہ لائے ہیں حضرت رسول پر
جاوینگے وہ جنت ماوی میں بالضرور
جنت میں موتی ہووینگے وہ اشک بالیقین
آسان ہونگے قبر میں تو نکیرین کے جواب
مانینگے نفس بد کا نہیں کہنا جو ذرا
پہونچینگے وہ ضروری فردوس میں بشر
بعد از وفات کے بلال اسقدر بروگ
کوچہ میں ملک شام کے تھے بلال تھے
الفت میں آپ کے تو بہت سوختہ ہوئے

دل عشق میں حضور کے بیشک لگائینگے
واں جائے سے تو دلکے مطالب بر آئینگے
کس روز آپ ہمکو مدینہ بلائینگے
کب جاکے شور روضہ پہ اپنے سنائینگے
احمد نبی تو امت عیسی جلائینگے
تشنوں کو آب ساقی کوثر پلائینگے
اللہ سے رسول تو ہمکو ملائینگے
حق سے رسول پاک تو جنت دلائینگے
ایمان کو اپنے جو کہ ہیں کامل بنائینگے
بی خطرہ پل صراط سے وہ خلد جائینگے
جو یاں خدا کے خوف سے آنسو بہائینگے
ذکر نبی میں رو کے جو آنسو بہائینگے
صورت جب اپنی آکے پیمبر دکھائینگے
بے کھٹکے وہ تو سیدھے ہی جنت میں جائینگے
جو دل سے اپنے دنیا کی خواہش مٹائینگے
اب چھوڑ کے مدینہ کو جنگل بسائینگے
جی عشق میں رسول کے اب ہم جلائینگے
باقی جو استخوان ہیں بدن گھلائینگے

دہشت میں ہے صدق کو عصیاں سے ذرا
دوزخ سے اسکو احمد مرسل بچائینگے

ولہ

بے شوق اب لگا ہے مدینہ میں جائینگے
ہمیں یہ لو لگی ہے کہ کعبہ میں جائینگے
راہ خدا میں جو کہ اب ایذا اوٹھائینگے
محفلمیں شعر پڑھکے ابھی ہم سنائینگے
باقی رہیگا کوئی بھی امت میں نار سے
بچ کر رہیگا جو کہ جناب رسول کی
ای رب اس آرزو میں ہوں پھر رسول کے
ایمان لایا جو کہ رسالت مآب پر
جسنے پڑھا ہے کلمہ طیب کو ایک بار
دلمیں رکھیگا ذرہ بھی الفت رسول سے
رہتی ہے آرزو یہ شب و روز لب میں
کہاویگی وان تو خلق ولیسے ہی اسکا

مٹی وہانکی آنکھوں سے اپنے لگائینگے
وان جاکے سب ہمارے مطالب بر آئینگے
وہ قبر میں تو چین سے آرام پائینگے
ہم رو کے اپنے گناہ بھی اپنے مٹائینگے
پھر دعا زبان جو پیغمبر بلائینگے
اوسکی زبان قند سے میٹھی کرائینگے
دن کون سا وہ ہوگا جو در پر بلائینگے
اوسکو کبھی نہ آتش دوزخ دکھائینگے
روز جزا رسول ہی اوسکو چھڑائینگے
بیشک عذاب قبر تو اس سے ہٹائینگے
دن کون سا وہ ہوگا کہ طیبہ میں جائینگے
حضرت ہر ایک طرح کی نعمت کھلائینگے

ارمان ہو رہا ہے بہت مدت دراز سے
کس روز آپ صدق کو طیبہ بلائینگے

پھر اپنا خواب میں جو پیمبر دکھائینگے
جو جھکے گنہ کبیرہ میں وہ بیشک جلائینگے
لاریب اسکا اجر خدا سے وہ پائینگے
اس آرزو میں رہتے ہیں ہم رات دن پڑے
تصدیق کی جنہوں نے نہیں سچے رسول کی
غرق اینگا تو مردہ کو دہشت سے قبر میں
تصدیق کرنیوالے تو جاوینگے بہشت میں

پہولے نہ اپنے دلمیں کبھی ہم سمائینگے
زیارت جو کرکے روضۂ انور پہ جائینگے
پھر خدا جو خصم کو اپنے دبائینگے
کس روز ای خدا اشتر سے کعبہ میں جائینگے
لاریب وہ تو سیدھے جہنم میں جائینگے
ہیبت سے جب فرشتوں کو ان آدبائینگے
تکذیب کرنیوالے سزا اپنی پائینگے

وحشت ہوگی اونکو نکیرین قبر مین
عاقل و ذکی فہیم وہی لوگ ہین بڑے
دنیا مین جو بشر ہین محبان اہلبیت

تا م نبی جو سینہ مین اپنے کہدائینگے
دنیا سے ہاتھ اوٹھا جو وہ اخری کہائینگے
دل سے وہ غم حسین نہ ہرگز بھلا ئینگے

اے صدق وہی جنہون نے سہے ایذا حسین کو
محشر مین کیا خدا کو وہ صورت دکھا ئینگے

ایک عمر عبث نفس یون ہی تو نے گنوائی
طاعت نہ کبہی حق کی ذرا تو نے بجائی

کیا عشق نے سینہ مین سیہ آگ لگائی
صورت نہ کبہی تو نے ذرا یار دکھائی

غافل رہا تو حق سے ہر ایک سانس مین اے نفس
خفت بڑی دنیا مین عبث تو نے اٹھائی

دل سینہ مین ہر وقت ہی کرتا ندا ہے
لازم ہے تجھے کر لی تو عقبے کی صفائی

عقبے کی صفائی تو تجھے چاہیے دن رات
دن چند ہے دنیا مین بھلائی و برائی

فردوس مین پہونچیگا وہ مرتے ہی بلا شک
جس شخص نے تکلیف ہے دنیا مین اٹھائی

اس عمر دو روزہ پہ تجھے چاہیے عبرت
جو روح گئی جسم سے پھر لوٹ نہ آئی

اب چاہیے شاہی نہ تجھے چاہیے حکومت
بہتر ہے تجھے سب سے مدینہ کی گدائی

کیون چھوڑ دے چلین راستہ اون کے پیچھے ہم
حضرت نے ہمین راہ تو ہے سیدہی بتائی

حورون کا تصور ہے نہ جنت کی ہوس ہے
ہے صورت احمد تو مرے دل مین سمائی

اب صدق کو لللہ مدینہ مین بلا شاہ
اس ہند مین رہکر بڑی تکلیف اوٹھائی

یہی اب تو تجھسے دعا ہے الہی
تو اب ہمکو شیطان باندہے گئے ہے
پڑے ہین ہم عجب مین غلطان و پیچان
غم و رنج اب ہم سے دنیا کے سارے
یہ بیمار دل جو گنہ مین پڑا ہے

الہی الہی اسے اسے
پناہ دے پناہ دے پناہ دے الہی
امان دے امان دے امان دے الہی
مٹا دے مٹا دے مٹا دے الہی
شفا دے شفا دے شفا دے الہی

ہمیں خواب میں اب محمد کی صورت | دکھادے دکھادے دکھادے الٰہی
کرم سے مدینہ کی زیارت تو ہمکو | کرادے کرادے کرادے الٰہی
مدینہ کے پھولوں سے کپڑے ہمارے | بسادے بسادے بسادے الٰہی
ذراسی ہمیں چاشنی عشق حضرت | چکھادے چکھادے چکھادے الٰہی
عذاب لحد اور دوزخ سے ہمکو | بچادے بچادے بچادے الٰہی
ہیں بندے ترے ہمنو محتاج بیشک | غنادے غنادے غنادے الٰہی

رہ صدق ابرار جلدی سے ہمکو
بتادے بتادے بتادے الٰہی

دنیا میں کوئی مجکو نہ تسخیر چاہیے
ایمان جو نہ لایا رسالت مآب پر
خاک مدینہ آنکھوں اور کرتی جلا
ہے آرزو کہ طیبہ میں جا رہوں یہ ہو نصیب
رحلت نہیں رسول کی بیشک حیات ہیں
ظلمت کا پردہ آنکھ پہ لاریب ہے پڑا
بے وقری سے نہ سنے ذرا شعر شاعر
دنیا کی مجکو دولت و ثروت سے نہ کام
گو میں برا ہوں پامیں بھلا ای تیر خدا
کھٹے نبی مجھے ای خدا رسول دیکھے جو مجھے
بے فائدہ تو سیر کو جاتا ہے شہر میں
عشق رسول میں تجھے بیشک جنوں ہوا
نفس اپنے سے جنوں ہوا کھتے بلال تجھے
خدا میں عشق کے بھی کھتے اویس تجھے
اصغر کو کچھ نہ چاہیے دنیا سے ای خدا

عشق رسول میں تجھے زنجیر چاہیے
فتویٰ اوسی کے واسطے تکفیر چاہیے
مجکو کسی طرح نہیں اکسیر چاہیے
ای رب نہ مجکو ملک نہ جاگیر چاہیے
یہ جان لو کہ آنکھوں میں تنویر چاہیے
بس دیکھنے رسول میں تقصیر چاہیے
نعت رسول پڑھنے کی توقیر چاہیے
خاک بقیع کی مجھے اکسیر چاہیے
محشر میں مجکو صورت شبیر چاہیے
ہمراہ اوسکے بیاز نہ کچھ سیر چاہیے
یثرب میں چلنے کی تجھے تدبیر چاہیے
گردن میں طوق پاؤں میں زنجیر چاہیے
ای نفس تیری واسطے زنجیر چاہیے
ای دل تجھے ضرور ہی زنجیر چاہیے
ہاں اسکو چاہیے وہ شبیر چاہیے

جو مدح خوانی کرتی ہین حضرت رسول کی
لاریب اونکے واسطے توقیر چاہیے

افسانہ اور کہانی نہ پڑہ صدق تو کبہی
پڑہنی قرآن کی تجہے تفسیر چاہیے

مطلع مین کہتا ہون اوسے تحریر چاہیے
انسان کو فضول نہ تقریر چاہیے

آگے قضا کے کچہہ نہ تدبیر چاہیے
تقدیر یاد کرکے نہ تقریر چاہیے

تدبیر کے ہمیشہ سے چلتے ہین یار و پیر
ہر کام مین تو انسان کو تقدیر چاہیے

حکم خدا سے یون ہی کہڑا ہے یہہ آسمان
اسکو کبہی ستون نہ شہتیر چاہیے

اللہ ہی کے بنائے ہین سب سال و ماہ و دن
ہر کار نیک و بد مین نہ تدبیر چاہیے

جو کچہہ کہ شر و خیر ہے کرتا ہے بس خدا
انسان کو اپنی کبہی ہی تقصیر چاہیے

جو کچہہ خدا نے لکہہ دیا وہ ہوکے رہویگا
چون و چرا کی ہمکو نہ تقریر چاہیے

یہہ جان لو کہ ہے رگ گردن سے وہ قریب
لیکن ان آنکہون مین ذرا تبصیر چاہیے

انسان سب کے اعلی مین اشرف ہین دوستو
انسان کی کبہی نہین تحقیر چاہیے

جو کام بد ہون اونکی کمی بالضرور ہے
نیکی جو کیجیے ہو اوسے توفیر چاہیے

یاد خدا فقیری مین بیشک ضرور ہے
یہہ کفنی گیروی نہ ملاگیر چاہیے

قبضہ مین آتا ہے نہین یہہ نفس مرشدا
اسکے دباؤ کی ہمین تسخیر چاہیے

جاگے ہے تو تو کہیل تماشون مین رات بہر
ای نفس تجکو بیشبہ تعزیر چاہیے

ای نفس کام جو کرے بہر خدا ہی کر
تجکو نہ کار خیر مین تشہیر چاہیے

جو ہو بنا وہ ہووے خدا ہی کے واسطے
بہر ریا نہ دنیا مین تعمیر چاہیے

ہر کار دنیوی مین تامل ضرور ہے
توبہ کے واسطے نہین تاخیر چاہیے

آوین نہ ہاتہ سے پہر گنہ یہہ دوستو
بلی دیون سے کبہی نہین تقریر چاہیے

توبہ میری قبول ہو جب تک کہ سانس ہو
ابلیس تجکو کچہہ نہ تزویر چاہیے

تقدیر سے نہ جاویگی ہرگز کوئی بہی شی
لیکن ہر ایک امر مین تدبیر چاہیے

عزت ہمین تو دیجیو عقبی مین ای خدا
دنیا کی ہمکو کچھ نہین توقیر چاہیے

وقت سحر دعا کا اثر بالضرور ہے
بیشک ہمین بہی نالہ شبگیر چاہیے

فقرا کو طشت و چمچہ سے کچھ نہین غرض
امرا کو دیگ و دیگچہ کفگیر چاہیے

عالم مین جو کہ صوفی و زاہد مین پارسا
لابد انہین کو سننا مزامیر چاہیے

ای مشفقا تو شعر نہ لکھ عاشقانہ کل
ہان نعت مین ضرور ہی تحریر چاہیے

لکھنے مین شعر دون کی تری تکثیر ہو چکی
اے صدق اب کلام مین تصغیر چاہیے

ہو گا بشر بلکہ نہین حضرت سے زیادہ کوئی
مجہہ سا بیمار نہ ہو دل بیگانہ ماندہ کوئی

جز محی الفت حضرت سے نہ بہائی مجکو
خمر زرین نہ رنگین نہ سادہ کوئی

کنبلی باندہ کے چلے تو مدینہ کو ابہی
مے ترے پاس نہ فرغل نہ لبادہ کوئی

اد ہکتے مین عشق مین سینہ سے ترابی ہر دم
لا دو کچھ صندل یثرب سے برادہ کوئی

طالب دید ہون بیمار پڑا ہون مشتاق
ای مدنی دیکھئے اب مجکو جسانده کوئی

ای رسول عربی ہے جسانده لب پاس
اب تو صحت کا پلا دیجیے جو شاندہ کوئی

استخوان چور ہوئی کہدی تو پیغام اپنا
قافلہ جائیگو ہو ویگا آمادہ کوئی

ای خداوند جہان تیری بغیر از توفیق
کیا کریگا بہلا یثرب کا ارادہ کوئی

صدق تو بہیج سلام اپنا رسول عربی پہ
جاتا ہو ویگا مدینے مین پیادہ کوئی

ہای قسمت کیون نہ کہوں حسرت و ارمان سے
کی نہ زیارت آپ کی ہم پہر چلے حرمان سے

لکھے تھے آؤ بس سیدانین دریغا حسرتا
آئے تھے ہم دیکھئے اس جای پر ارمان سے

کیا کرین ہم درد حسرت آہ کلفت بیشمار
آہ فرقت آہ ہجرت لیچلے حرمان سے

ہای غم دنیا کیا کرین ہمدمی نہ جسکا ہے لقا
پہر نظر آوے ہے صحرا ہمکو اک سنسان سے

ظاہر اویس دیکھو گے پیغمبر کو تم — ایک ندا آتی تھی او سلام پھر چلی اسمان سے
ہیں ابا بکر و عمر عثمان حبیب مصطفےٰ — آیتیں دیکھو ذرا جا کے بیان قرآن سے
ولی حق وصی مصطفےٰ شیر خدا زوج بتول — ہے امیر لافتی اونکا لقب یزدان سے
بچ نہیں سکتا گناہ ہو کسی بغیر امداد رب — یہ حقیقت میں ہے باہر میری تو امکان سے
قبر میں آوی عمل شکل مجسم بنکے بیشک بالضرور — سمجھو وہ ہوتیں جن پری نہ حضرت انسان سے
کہوی کہ ہوں تیرا عمل تو جان لے مجکو فنا — ہیں فرشتہ ہوں نہ ہوں ہرگز کوئی حیوان سے

صدق سمجھو عشق کے پیارے کیسے تھے اویس
مرتبہ اعلےٰ تھا اونکا حضرت سبحان سے

دل زبان کو کچھ تو کہنا چاہیے اذکار سے — کیا شکایت کرے ہو گردش ادبار سے
لا الہ کا ذکر کرتے ہیں سبھی تو جانور سے — یہ ہی آتی ہے صدا ہر وقت ہیں گلزار سے
ست ہشتم ذرہ ہیں بھی بیشک شمس و شمع کے — فی الحقیقت ہے یہہ دنیا جیفہ و مردار سے
ہوش رکھ اور گوش کر کہہ کچھ نہ دنیا سے غرض — پھر تجلی تجھ پہ ہووے حضرت غفار سے
از برائے احمد مرسل شہنشاہ عرب — ای میری رب ای میری حق دی بچا تو نار سے
یا الہ العالمین تجھ سے دعا ہے روز و شب — دن قیامت کے اوٹھوں نہیں زمرہ ابرار سے
ای شفیع عاصیان ای رحمۃ للعالمین — میں ہوں شرمندہ عمل سے اور بدکردار سے
ای دستگیر بیکساں ای صاحب غربا نواز — ہو عنایت مجھ پہ تو لللہ اب تیری سرکار سے
ای معدن جود و کرم ای سید و الا ہمم — ہو حضوری اب عطا مجکو تیری دربار سے
قبر میں پرسش اگر ہو یہ کہوں میں در جواب — مجھ سے مت پوچھو کہ ہوں اشرف شہ ابرار سے

صدق ہے بیکس پڑا ہو ہند سے جلد ہی بلا
رات دن ہے التجا تجھ احمد مختار سے

محمد نے جو رہ بتائی نہ ہوتی — کسی طرح ہمکو رہائی نہ ہوتی
اگر پیدا ہوتی نہ ذات محمد — خدا کی قسم پھر خدائی نہ ہوتی
نہیں پیدا ہوتے جو حضرت ہمارے — کسی کی خدا تک رسائی نہ ہوتی

قیامت مین احمد جو ہوتے نہ حامی — کبھی بھی کسی کی رہائی نہ ہوتی

بلا شک ہی ہو جاتے ہم سارے گمراہ — جو رہ سیدھی ہمکو بتائی نہ ہوتی

پہ قہر مین گرتی ساری خلائق — بھلائی برائی جتائی نہ ہوتے

نہیں نار دوزخ سے کوئی بھی بچتا — شب اسری بخشش کرائی نہ ہوتی

جو حضرت کی تکذیب بوجہل کرتا — کسی طرح اوسکی برائی نہ ہوتی

جو ابلیس سرکو نہ حق سے پھراتا — کبھی اوسنے خواری اوٹھائی نہ ہوتی

جو نمرود وقارون رہ حق پہ چلتے — کبھی بھی پھر اونکی ہنسائی نہ ہوتی

جو شداد دعوا خدائی نہ کرتا — کوئی خواری اوسنے اوٹھائی نہ ہوتی

نہیں غرق فرعون ہوتا کبھی بھی — خودی جو کہ دل مین سمائی نہ ہوتی

نہ کھنچے بلال حبشی نام احمد کو — کشش دل مین احمد جو آئی نہ ہوتی

مرض بڑھتا جاتا بلا شک ہی زیادہ — اگر درد کی کچھ دوائی نہ ہوتے

نہیں کھنچتا سنگ آہن کو ہرگز — جگر مین جو الفت سمائی نہ ہوتے

عمر چھوڑ کر بت پرستی نہ آتے — محبت جو حضرت سمائی نہ ہوتی

نہیں پیدا ہوتی یہ مخلوق ساری — مقدم جو رحمت خدائی نہ ہوتے

سو کوئی پالنا کرتا اپنے نہ بچے — جو خلقت پہ شفقت یہ آئی نہ ہوتی

نہیں لکھتا اسے صدق تو کوئی مصرع
مدد حق سے جو تجھ پہ آئی نہ ہوتے

خیال احمد مرسل مین جسکا دل لگا ہے — سمجھ لو فتنہ محشر سے اوسکو کچھ نہ کھٹکا ہے

چلے جو سنت احمد پہ پہونچیگا وہ جنت مین — چلے جو راہ شیطان پر حقیقت مین وہ بھٹکا ہے

ذرا قارون کے قصہ کو تو عبرت سے نظر کر لو — اوڑے اوندھا نصیبہ سے کہان پھر جا کے پٹکا ہے

جو ایکدم بھی نہیں غافل ہی ذکر حق سے دنیا مین — یہ جانو تم قیامت مین اوسے خطرہ نہ جھٹکا ہے

نہ محشر کا اوسے خطرہ نہ دہشت قبر کی ہرگز — رسول دوسرا کا عشق جس دل مین کہ لٹکا ہے

اوسے دنیا کی کچھ پروا نہ عقبی کی اوسے خواہش — فلک نے کوچۂ وحدت مین لا کے جسکو پٹکا ہے

اوسے مطلب نہ جنت سے نہ حوروں سے غرض کچھ بھی
میری حامی میری شافع ہیں محشر میں شہ عالم
خبر لیجیے ذرا آکر رسول دو جہاں میری
وہ منوّر ہوگا جنت میں اسے تم جان لو بیشک
بچا لے ای خداوندا بہت ہوں مضطر و حیراں
شب تار میں یک شب میں کہا تھا ایک صحابی نے
وہ ہوگا نور سے معمور سینہ جانوں یارو تم

جسے اب عشق احمد نے زمین پر لا کے پٹکا ہے
مجھے ہول قیامت سے ذرا بھی کچھ نہ کھٹکا ہے
ہمیشہ سینہ سے دم آ کر گلے میں اپنے اٹکا ہے
غم عشق محمد میں جو آنسو بہ کے ٹپکا ہے
غم دنیا نے آ کے اب زمین پر مجھ کو پٹکا ہے
رخ انور پہ حضرت کے جو ایک نور چمکا ہے
کہ جس میں شیشہ عشق محمد آ کے چمکا ہے

نہ طاقت صدق پڑھنے کی نہ قدرت دل کو لگنے کی
محبت میں رسول دو سرا کے دل تو اٹکا ہے

ایک دن جاویگا بندے تو خدا کے سامنے
جو گنہ ہوتے نہیں بچنیکا اس دنیا میں تو
نامۂ اعمال تیری جب پڑھے جاوینگے تب
فقر کی پیچش میں نکلے ایک ذرا کچھ بھی خلل
چہرہ انور پہ آ کے سیر کرتا آفتاب
جو محبت میں خدا کی انکو کہاں آرام و چین

یوں تو ہر لحظہ ہے ہر دم کبریا کے سامنے
فی الحقیقت ہوگا تا دم رب علا کی سامنے
شرم آدمی اوس جگہہ خیر الوری کے سامنے
ہو دیں اوس دم نیچی آنکھیں مرتضی کے سامنے
تھی قمر کی کیا حقیقت مہ لقا کے سامنے
رہتے ہیں دنیا میں ہر دم وہ بلا کے سامنے

جسنے کلمہ پڑھ لیا ہے صدق دل سے دوستو
اوسکا رتبہ ہووے برتر مصطفے کے سامنے

جمع ہوونگے اک دن سب خدا کے سامنے
خوف سے ڈرتا تو رہ ہرگز نہ کر تو کچھ گناہ
ہاتھ اعرابی کے کانپے گر پڑی تلوار تھی
ہیں وہی خیر القرون اعلی مراتب کے ولی
ہو نہ دکھا دیگا بھلا کیا ابن ملجم سا شقی
جو جسارت کر کے دنیا میں کری ظلم و ستم

سرخرو ہوونگے مسلماں مصطفے کے سامنے
جان لے ایکدن تو ہوگا بس خدا کے سامنے
تاب لاتا تھا وہ کب خیر الوری کے سامنے
لائے ایماں جو کہ حضرت مصطفے کے سامنے
روز محشر وہ وہی مصطفے کے سامنے
کچھ نہیں رکھتا ہے رتبہ وہ گدا کے سامنے

قاتلانِ مرتضیٰ ہوویںگے شرمندہ بڑی / ہونگے جس دن وہ حبیبِ کبریا کے سامنے

شیفتگی سے صدق آنکھوں سے لگا لیجو قدم
ہووی جس دن تو محمد مصطفیٰ کے سامنے

لکھا نقشِ دل پہ سرِ ہو ہی ہے / بسا میری دلمین تو بس تو ہی تو ہے
تیری عشق میں ایسا شیدا ہوا ہون / نہ تاب و توان ہے نہ تن میں لہو ہے
زبان سے رہے جاری ہردم ہی اللہ / ترو تازہ رہتا اسی سے گلو ہے
جہانکی طرف جو نظر ڈالتا ہون / جدہر دیکھتا ہون ادہر تو ہی تو ہے
فراقِ محبت میں بیخود پڑا ہون / نہ کہاتا نہ پیتا نہ کچھ گفتگو ہے
کسی طرح دیکھوں مدینہ کو جاکر / یہی فکر ہے اور یہی جستجو ہے
بلالو مدینہ میں جلدی سے شاہا / تیرے در کو دیکھوں یہی آرزو ہے
گئی جو گذر عمر آدمی نہ ہرگز / کبہی بہی نہیں لوٹتی آبِ جو ہے
نبی حق کے رکھتے ہیں اعلیٰ مراتب / ولے رتبہ احمد ہی سب سے علو ہے
تو لیچل مدینہ کو اے میرے مالک / یہی التجا ہے یہی آرزو ہے
گنہ ظلم رب سے مٹا دیں فرشتے / جو پہر خدا چاہوں کرنا وضو ہے

دیکہا صدق کو صورتِ ابنِ ندا را
قدم سے سر رکہون یہی آرزو ہے

نعت لکھون میں تیری سرورِ دین تہوڑی سی / جھپے پہ ہو مہر جو اے رہبرِ دین تہوڑی سی
جن و انسان جو بنالیکے قلم کو لکہیں / ہے مدح آپکی وہ خسروِ دین تہوڑی سی
خلد میں پہونچیگا وہ شخص میں جانون لاریب / جسپہ شفقت ہو شہنشاہِ امین تہوڑی سی
تا مدد خیز نہ ہووی کوئی بخشش بہ بشر / ہووی بخشش جو کہیں مظہرِ دین تہوڑی سی
لذتِ کفار کو آجاتی اگر بن بل سو منہہ کے / ہو شجاعت جو بیان خسروِ دین تہوڑی سی
جو کرے دل سے رسالت کا کریگا اقرار / اوسکو دیوینگے جگہہ رہبرِ دین تہوڑی سی
ہو عطا فرد مرا ہر جو محبت اپنی / بہشت ہی مجکو وہ ہے مظہرِ دین تہوڑی سی

آپ کے روضۂ انور کی جو مٹی ملجائے
رگڑوں میں آنکھیں اے رفعت دین تھوڑی سی
لطف کیا ہو وے بھلا اور مزہ کیا ہووے
روضۂ پاک پہ رگڑوں میں جبیں تھوڑی سی
ایک گوشہ میں پڑوں جا کے کہیں میں چپکا
جا ہی یثرب میں جو ملجائے زمیں تھوڑی سی
یہ وصیت ہے کہ ملدینا کفن میں میرے
خاک روضہ کی جو ملجائے کہیں تھوڑی سی
نفس پر اپنے کریگا وہ تو بیشک ہی جہاد
جس بشر میں ہو اگر الفت دیں تھوڑی سی
دل دکھا و یگا نہ جیتی کا کبھی وہ مطلق
ہووے اوس شخص میں جو شفقت دیں تھوڑی سی
مرتے دم تک کبھی میدہ کی روٹی کھائی
تھی غذا آپ کی بس نان جویں تھوڑی سی
سیر ہو کر نہ کبھی آپ نے کھانا کھایا
کھانا کھایا بھی تو بس نان جویں تھوڑی سی

سیکتا پھرتا ہے دنیا میں جو یہہ صدق بڑا
دو محبت اسے اے سرور دیں تھوڑی سی

آج وہ شمس الضحے صل علی آپکو ہے
مالک ہر دو سرا صل علی آپکو ہے
آسمان سے تھی ندا ہو ویگا اب فضل خدا
آج وہ نور ہدی صل علی آپکو ہے
خشک سالی دور ہو گی تھی فلک سے یہہ ندا
آج وہ بحر سخا صل علی آپکو ہے
جسکے آنکی خبر مدت سے دیتے تھے رسل
آج وہ بدر الدجے صل علی آپکو ہے
کہتے تھے جنات ہو جاؤ مسلمان کافرو
آج وہ خیر الورے صل علی آپکو ہے
حاکم تہا موقوف ہو جاویں عذاب قبر سب
آج وہ فخر سخا صل علی آپکو ہے
تھی جہانکے سب چرندوں اور پرندوں میں خبر
آج فخر انبیا صل علی آپکو ہے
کرتے تھے نعرہ یہی کوہ و شجر جن و ملک
آج وہ صدر علی صل علی آپکو ہے
کہڑکیاں فردوس کہولو تہا یہی رضوانکو حکم
وہ حبیب مصطفے صل علی آپکو ہے
تہا زبانوں پر فرشتوں کی یہہ پیوستہ کلام
وہ محمد مصطفے صل علی آپکو ہے

صدق دل سے تم مسلمانوں پڑھو ہر دم درود
شافع روز جزا صل علی آپکو ہے

مری دلمین لگی ایک گل جھڑی ہے
نہو وہ بگی تشنا کچھہ بہی کسی سے
نہیں انسان فقط ذاکر ہین حق کے
پناہ دے اے خداوندا تو اوس سے
نہیں ہے انتہا تیرے کرم کی
نہیں مانونگا مین جائے بغیر اب
خدا سے آہ تجکو کیون ہے غفلت
چلا جا تو کسی باعث سے طیبہ
صحابہ کا نہ مانے جو کہ کہنا ٭
جہنم کی پناہ مانگو خدا سے
وہ دوزخمین چلے جاوینگے لاریب
رسولِ حق کا جو منکر ہوا ہے
وہ سیدہے جاوینگے جنت مین بیشک
پڑی ہے سیر کرنیکی کسی کو ٭
مصائب دنیوی کچھہ بھی نہیں ہیں
نہیں لکھہ سکتا تہا مین ایک مصرع
خداوندا دکہا دے تو مدینہ

وله

لکھوں مین نعت احمد جو بڑی ہے
ثناءِ احمد مرسل بڑی ہے
اوسی کے ذکر مین بوٹی جڑی ہے
ق
قیامت ایک مصیبت جو کڑی ہے
تری رحمت تو سب سے ہی بڑی ہے
اگر قسمت مدینہ سے لڑی ہے
اجل سر پر ترے ہردم کھڑی ہے
یہی تو بات دلمین اب اڑی ہے
خدا کی مار ہے اوس پر پڑی ہے
بلاشک اوسمین آلی تو سڑی ہے
محبت مال جنکو یان بڑی ہے
اوسی کے واسطے آتش کڑی ہے
محبت جنکو حضرت سے بڑی ہے
ہمین تو فکر شب ہی پڑی ہے
مصیبت قبر سب سے ہی کڑی ہے
سر سے اوپر تو رحمت حق پڑی ہے
دعا تجھہ سے یہی اب ہر گھڑی ہے

اب ہوجا صدق تو اوسپر سے قربان
کہ جسپر خاک یثرب کچھہ پڑی ہے

نکلینگے مرے تو ارمان بڑی مشکل سے
دیکھہ کر سمجھے ہے حضرت کے سجے تشنہ
حق سے بلجائیگا ہے کار تو آسان نہین
دیکھنے مجھے دیتا نہین ابلیس لعین

جاونگا روضۂ سلطان بڑی مشکل سے
لائے کفار مین ایمان بڑی مشکل سے
ہوئے ہین کامل عرفان بڑی مشکل سے
پڑہتا ہون سورۂ فرقان بڑی مشکل

نفس امارہ کی مغلوبی ذرا سہل نہیں
زیر ہوتا ہے یہہ شیطان بڑی مشکل سے

کہینچکے درد و غم و رنج و الم منزل راہ
جاوینگے شرب تہین مین انسان بڑی مشکل سے

حفظ کرنا تو ہر ایک شخص کا ہے کام نہیں
یاد ہوتا ہے یہہ قرآن بڑی مشکل سے

ورد قرآن کا حفاظ کو ہے سنت و شدید
بند لین ہوتی ہین آسان بڑی مشکل سے

جو کہ پڑہتے نہیں حفاظ مین منزل اپنی
پڑہتے ہین پہر تو وہ قرآن بڑی مشکل سے

کہیلتے رہتے ہین بہ شوق جو اکثر لڑکے
یاد کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل سے

کاہلی سے جو پڑہا کرتے ہین اکثر انسان
ختم کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل سے

شغل مین رہتے ہین دنیا کے جو ہر دم انسان
اونکو یاد آتا ہے قرآن بڑی مشکل سے

رات دن فکر معیشت مین پڑا رہتا ہون
اب تو پڑہتا ہون مین قرآن بڑی مشکل سے

نفس شیطان لیئے پہرتا ہے خواہش سے مجہے
مانیگا میرا یہہ فرمان بڑی مشکل سے

ہے زبان میری تو آلودہ گناہون سے بڑی
نام لیتا ہون مین سبحان بڑی مشکل سے

کہایا ہے کتنا جوانی مین کرو اسکا حساب
لگے گی اسکی تو میزان بڑی مشکل سے

بہول جاوینگے گناہونکو گنہگار سے شفقے
اونکو یاد آوینگے عصیان بڑی مشکل سے

دست و پا بولینگے جب ہی تو سنو وینگے سقر
جاویگا اونکا تو نسیان بڑی مشکل سے

آپ کو سمجہے مسلمان مین مسلمان در گور
ہوتے انسان ہین مسلمان بڑی مشکل سے

نفس فرعون نہیں مانیگا ہرگز کہنا
زیر ہو ویگا یہہ ہامان بڑی مشکل سے

رزق دنیا مین تو سب پاتے ہین بی رنج مزید
روزی پاتے ہین یہہ انسان بڑی مشکل سے

اسم اعظم تو ہر ایک شخص پہ دشوار ہے صدق
سیکہے ہین اسکو تو انسان بڑی مشکل سے

جادہ پاؤن پہ نہیں چاہیے کرنی سختی
سیدہے ہوتے ہین یہ حیوان بڑی مشکل سے

کاہلی صدق نہ کر اور کرے جا محنت
ختم ہو ویگا یہہ دیوان بڑی مشکل سے

کہتا خدا ہون تجہہ سے جو ضمنی دکہلادے
شیدا ہی ہی یہہ جلدی تجہے سنادے

ہے آرزو یہ میری ہے یہ تمنا میری
وہ سبز گنبد اب تو مولا مجھے دکھادے

ہے اشتیاق کب سے جانے ہے تو تو مولا
اپنے کرم فضل سے زیارت مجھے کرادے

مل جائے خضر مجکو یہ ہی کہوں میں اوس سے
راہ مدینہ آسان کوئی مجھے بتادے

ہے التجا میری ہے یہ دعا ہی میری
پردہ دوئی کا میری ای رب کبر اوٹھادے

ای مالک کریمی ای خالق رحیمی
جو ہوں بلائیں دنیا سب ہم سے تو ہٹادے

ہے یہ دعا ہماری بار الہ تجھ سے
عصیان ہمارے بدتر جو ہو دیں تو مٹادے

کرتا ہے عرض تجھ سے رو رو کے صدق عاجز
زیارت نبی کی اسکو تو اے خدا کرادے

ہم عاشق ہیں جمال مصطفیٰ کے
شہنشاہ وہ ہیں سب شاہ و گدا کے

وہ کل مخلوق سے برتر ہیں افضل
نبی عاشق وہ ہیں خدا کے

بیاں ہو وے بیان کیا اونکا رتبہ
حقیقت میں محب ہیں وہ خدا کے

خدا عاشق ہے اونکا اور شیدا
وہ عاشق ہیں بلا شک کبریا کے

یہ جانوں مرتبہ اونکا ہے عالی
رسول آخری وہ ہیں خدا کے

ہمیں اچھا نہیں لگتا ہے کچھ بھی
فدا ہیں ہمتو ردی مصطفےٰ کے

نہیں کھٹکا ہمیں روز قیامت
کہ ہم ہیں امتی خیر الوری کے

ہمیں ہے پل سے ہرگز کچھ نہ وحشت
کہ شافع آپ ہیں روز جزا کے

ہمیں اعمال بد سے ہے نہ خطرہ
مطیع ہیں ہم جناب مصطفےٰ کے

ہمیں ہے قبر کی کچھ بھی نہ ہیبت
کہ پیرو ہم تو ہیں خیر الوری کے

پڑھو صلوات حضرت پر بہ کثرت
سنو میلاد سلطان دل لگا کے

تیری الفت میں یا میری شہنشاہ
مریں گے استخوان اپنے گلا کے

شب اسری محبت سے کرم سے
ثریا یا مرتبہ حق سے نے بلا کے

تیری عادت کا قرآن ہے گواہ شاہ
تیرے اخلاق میں صدق و صفا کے

گئے رہ [illegible] آگے بڑھ کر
ترکے روح الامین سدرہ پہ جا کے

خدا سے کہہ کے یثرب میں بلا شاہ
کہ ہیں محتاج ہم تیری دعا کے

بلاشک آپ ہیں عالم میں زندہ
یہی کہتا ہوں سب میں غل مچا کے

تجھی سے ملتجی ہوں میرے اللہ
پڑوں حضرت کو شعر اپنے سنا کے

لگا تا ہوں سے تا فقرا تلک بس
سبھی محتاج ہیں رب علا کے

کنارہ کر تو اب فرزند و زن سے
بسر کر عمر ہستی سب مٹا کے

ازل میں تھے بڑے خوشحال ہم تو
پریشان حال ہیں اب یاں پہ آ کے

گدا سے لیکے ایک دن تا شہنشاہ
چلے جاوینگے کوچہ میں فنا کے

چلا جا صدق طیبہ میں بصد شوق
چٹائی ایک دن تو بھی دبا کے

رسول دو جہان خیر الوری کی آج محفل ہے
سراپا گوش ہو جاؤ پڑھو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ ادب سے ای محبو تم
سنو چپکے ہی یک لحظہ درود وں ذرا صاحب
پڑھو صلوات کثرت سے نہ ہو غافل ہی ایک لحظہ
مرض سب کہیں جو ہدت سے شفا پائیں بلاشک وہ
لگاؤ عطر گھر دونوں پڑھو صلوات تم دل سے
رہو خاموش اور باتیں نہ دنیاوی کرو ہرگز
خوشی سے آؤ اس جا پر سنو میلاد تم دل سے
نہ ہرگز نہ آنے سے جہاں تک تم سے ممکن ہو
گلاب پاش سے چھڑکاؤ کرو ساری لوگو پہ

حبیب کبریا اصل علی کی آج محفل ہے
حبیب حق محمد مصطفےٰ کی آج محفل ہے
رسول دو سرا بحر سخا کی آج محفل ہے
شفیع عاصیان روز جزا کی آج محفل ہے
شہ عالم جناب مصطفےٰ کی آج محفل ہے
طبیب دردمان نور ہدی کی آج محفل ہے
یہ جانوں مقتدای انبیا کی آج محفل ہے
شہ ہر دو سرا صدر علی کی آج محفل ہے
کریم با سخا حلم و حیا کی آج محفل ہے
نبی پیشوا بدر الدجی کی آج محفل ہے
خوشی ہو صاحب کہف الوری کی آج محفل ہے

پڑھے جا صدق صلواتیں بہ کثرت اور بیحد تو
شہ عالی نسب شمس الضحی کی آج محفل ہے

شہ جن و بشر ہر دو سرا کی آج آمد ہے
وضو سے آؤ محفلین پڑہو صلوات سجدہ تم
ملو خوشبوئیں کپڑو نسی طہارت سے چلی آؤ
برائی عاصیان رحمت اوتری آسمان سے
کرو جہڑکاؤ انکو تسے محبت اور الفت ہین

والہ

محمد مصطفیٰ صلِ علیٰ کی آج آمد ہے
یہ جانون شافع روز جزا کی آج آمد ہے
شہ عالم جناب مصطفیٰ کی آج آمد ہے
عزیزو باصفا نور ضیا کی آج آمد ہے
شہ جن و ملک ارض و سما کی آج آمد ہے

پڑہو تم صدق دل سے اب درود و نکو مجبو تم
محمد مصطفیٰ بدر الدجیٰ کی آج آمد ہے

بیان ہو لو و سلطان شہ ابرار ہوتا ہے
ادب سے آؤ محفلین پڑہو صلوات تم ہر دم
فلک سے محفل اقدس میں آتے ہین ملک ہر شب
یہ وہ محفل ہے سکنہ ہین ملک جیب ہین شامل
مجبو تم سمجھ لینا یہ ہے وارث شفا محفل
اب آؤ عاشقو بیٹھو مودب اور قرینہ سے
اب اس محفلین صادق دل سے آؤ تم مسلمانون
بی طہارت محفل عالی مین آنا ہے نہین جایز
جو سن لے نام حضرت اور پڑہے پہر درود اوپر
سنے جو نام احمد اور پڑہے صلوات بہی اوس پر
اوسی جا پر تو ہوتے ہین ملایک بہی تو سارے
وہ بی کہتے ہی جنت مین چلا جاویگا سیدہی راہ
چلا جاویگا بی پرسش وہی نار جہنم مین
حبیب کبریا کے جو ریاضت سے قدم سے چلی
شترون و سکان پہونچی و جنت مالک کہتے
فلک پر کہتے ہیں غلمان

شہ عالم کا اس جا پر سبہی اذکار ہوتا ہے
بیان اسد اقسم ولادت سید ابرار ہوتا ہے
گذر اس جا رسول احمد مختار ہوتا ہے
ظہور ذات اقدس سب یہان اظہار ہوتا ہے
یہان آ کے وہ صحت پائے جو بیمار ہوتا ہے
ذرا اس لو محبت سے بیان یار ہوتا ہے
یہان ذکر رسول سرور مختار ہوتا ہے
ہر ایک ساعت مسلمانون و ضرور درکار ہوتا ہے
یقین جانون کہ دنیا مین اوسے ادبار ہوتا ہے
اوسی بندہ کے اوپر بس خدا کا پیار ہوتا ہے
کہ جس جا پر بیان حضرت بی غفار ہوتا ہے
محمد کی رسالت کا جسے اقرار ہوتا ہے
رسالت اور نبوت سے جسے انکار ہوتا ہے
بیان سنکر محبون کا جگر افگار ہوتا ہے
حضوری کے تو آنے سے چمن گلزار ہوتا ہے
رسول دوسرا کا اس جگہہ دربار ہوتا ہے

جو بے پروا ہو خلقت سے فقیری مین کریں گذران
حضور سرور عالم مراتب اوسکے زیادہ ہون

ہمیشہ عشق احمد مین وہی سرشار ہوتا ہے
خلافت سے صحابہ کے جیسے اقرار ہوتا ہے

درودین صدق دل سے تم پڑہے جاؤ عزیزو اب
بیان ذکر جناب سید ابرار ہوتا ہے

طرح

نشہ عالم کی محفل ہے اب آئی جسکا جی چاہے
جو بیٹھے محفل اقدس مین آئی جسکا جی چاہے
لکہا جاتا ہے نیکون مین جو محفل شہ کراتا ہے
بنیگا ایک مکان جنت مین لکہا ہے کتابون مین
درود اکبار پڑہنے سے لگے ایک نخل جنت مین
بلائی دنیا بہاگے ہے جو محفل شہ کراوی ہے
درودین پاک محفلین ہمیشہ پڑہیے کثرت سے
کراوے جو کہ محفل شہ گنہ اوسکے مٹین سارے
ملیگا دن قیامت کے عوض اوسکا یقین جانو
نہین خطرہ ہے مجکو حشر سے واعظ ذرا مطلق
بنے فردوس مین موتی بلاشک آنسو رونے سے
نہین ہے قید محفل کے کرانیکی کوئی مطلق

مراتب آکے اپنے یان بڑہائی جسکا جی چاہے
مقدر اپنا اپنا آزمائے جسکا جی چاہے
وہ ابرارون مین نام اپنا لکہائی جسکا جی چاہے
رسول پاک کی مجلس کرائے جسکا جی چاہے
شجر اپنے وہ جنت مین لگائی جسکا جی چاہے
بلا وہ اپنے اوپر سے ہٹائے جسکا جی چاہے
محبت اپنی حضرت سے بڑہائے جسکا جی چاہے
اب اپنے جرم و عصیان سب مٹائی جسکا جی چاہے
اب اس محفلمین زر اپنا لٹائی جسکا جی چاہے
مٹے حاجی اب احمد مین دلائی جسکا جی چاہے
اب آنکہین بزم اقدس مین رولائی جسکا جی چاہے
ہر ایک دن مین مہینے مین کرائی جسکا جی چاہے

پڑہے ہے صدق محفل کی فضیلت مین غزل اپنی
اب اپنا عشق حضرت سے لگائے جسکا جی چاہے

محمد کی ثنا پڑہ کر سنائی جسکا جی چاہے
درودین پاک اہل بزم اس محفلین پڑہتے ہین
جو اس محفلین شامل ہو مٹین اوسکے گنہ سارے
جو آئے محفل اقدس مین ہو جائی وہ صافی دل
خدا کے فرشتون سے ہے نکوکارون کا ایک دفتر

محبت دلمین حضرت کی بٹہائی جسکا جی چاہے
خضوع سے اور طہارت سے اب آئے جسکا جی چاہے
گناہ اپنے اور عصیان سب مٹائے جسکا جی چاہے
اب خالص ہو کے حق سے لو لگائی جسکا جی چاہے
اوسی دفتر مین نام اپنا لکہائے جسکا جی چاہے

یہہ ہے میلادِ سلطانِ پیمبر حق کہا پڑہیگا
فرشتے سننے آتے ہیں پیمبر کی ثنا یارو
ثنائے احمدِ مرسل کا سننا عین ایمان ہے
ثنا ء احمدِ مرسل پڑہی جاتی ہے جہان جا ہو
فرشتے پڑہتے ہیں الدرود پاک حضرت پر
نہیں ہے قید اس محفل کے کرنیکی فقیر لوگو
اُٹھاتے ہیں پیے دنیا تو اکثر سیم و زر انسان
ملیگا حشر میں اوسکو بلاشک آب کوثر بہی
بہلا دیتی ہے یہہ محفل غم الم عالم کے کل بیشک
مدینے میں جو آئے حبط ہو جائیں گنہ اوسکے
لیے محشر میں اوسکو سلسبیل آب بہی جنت
یہہ جا ہے بیٹھ جا یکی ادب سے بس خموش اے دل

یہان اب شانِ احمد پڑہ سنائے جسکا جی چاہے
ثنائے احمدِ مرسل پڑہائے جسکا جی چاہے
اب اُخری کو وہ دنیا سے کمائے جسکا جی چاہے
وہ اکر آخرت اپنی بنائے جسکا جی چاہے
ملا یکسے صلواتیں شکر بٹوائے جسکا جی چاہے
ہر ایک دین ہر ایک ماہ میں کرائے جسکا جی چاہے
اوٹہا کر مال و دولت یان دکہائے جسکا جی چاہے
خدا کی راہ میں شربت پلائے جسکا جی چاہے
غم و رنج اپنا دنیا سے بہلائے جسکا جی چاہے
یہہ فرمایا ہے حضرت نے اب آئے جسکا جی چاہے
وہ بہر حق یہان پانی پلائے جسکا جی چاہے
ادب سے اپنے آپ ہی کو بٹہائے جسکا جی چاہے

غزل پڑہہ سنا ادب سے صدق ہے بہر خدا اس دم
ادب سے بزم میں سُن نے اب آئے جسکا جی چاہے

محفلِ اقدس میں صافی دل سے آنا چاہیئے
اس جگہہ ہوتی ہے رحمت حق تعالے کی نزول
بات کرنے سے ہے محفلمیں نہیں کچھہ فایدہ
دشمنونکو وہ نہ محفلمیں کبہی ہرگز جگہہ
گہر بلا کر محفل اقدس میں موافق حیثیت
شامیانہ ایک پہولونکا لگاوے اور قنات
ایک چھپر کہٹ بہی لگا کر محفل میلاد میں
ہو شرک بہی بہت سا اور ہو کچھہ اہتمام
کرکے چہڑکاؤ بہی محفلمیں گلاب پاش سے

درد و غم اب سارے دنیا کے بہلانا چاہیئے
ہر بشر اب بہر رحمت یان پہ آنا چاہیئے
عشق حضرت میں اب انکہیں بہی رولانا چاہیئے
بس محبون کو ہی محفلمیں بلانا چاہیئے
بس خدا کی راہ میں شربت پلانا چاہیئے
فرش مخمل کا ہر اک جا پر بچہانا چاہیئے
نعت اوسپر احمدِ مرسل پڑہانا چاہیئے
ایک چوکی بہر مدح خوان بچہانا چاہیئے
مدح خوان اوسوقت مجلسمیں بلانا چاہیئے

جمع کرکے ساری اسبابکو یاردو دوستو
ہوویگا پڑہنا ہر ایک لحظہ درود اس شاہ پہ
آتی ہے رحمت اوسکے آسمان سے آن مین
پہرتاہے چارون طرف یہ دل ہمارا واسیات
اب درود ین پاک پڑہ کے محفل میلاد مین
بے ادب اس محفل عالی کا ہرگز دوستو
انکساری سے بلاکر عاشقان صوفیان

جب تمہین محفل سنو تم بس محبو عطرت
شادی غم مین خوشی مین رنج مین اور درد مین
ہے نہین کچہہ قید اس محفل کرانے کی ادی
اب کراکے محفل میلاد یاردو دوستو

اس تزک سے محفل اقدس کرانا چاہیے
کر طہارت محفل اقدس مین آنا چاہیے
فی الحقیقت ہے رحمت حق کا آنا چاہیے
اسکو الفت مین پیمبر کے لگانا چاہیے
ایک شجر جنت مین بیٹہکو بہی لگانا چاہیے
بی ادب اس جا محفلین مین نہ آنا چاہیے
عطر اس محفلین مین ہر یکسے لگانا چاہیے
واسطے محفل کے کپڑی بہی بسانا چاہیے
محفل اقدس ہمیشہ ہی بپانا چاہیے
جب کبہی ہو سکے جب ہی کرانا چاہیے
اپنے گہر مہمان بہتیری بلانا چاہیے

شعر تونے پڑہ لیے محفل کی طیاری مین چند
صدق تجہکو ایک غزل دیگر سنانا چاہیے

کس شاہ کی آمد ہے یہ اب جلوہ گری کیون ہے
ہمکو غلغلا ہے ہوتا ہے بیان یان کسکا
کیا وجہہ اسکی ہے کیا اسکا سبب کیا باعث
آج تاریخ ہے معراج رسول عربی کیا
کیا ہوئی مجہہ پہ چہنا بت شہ والو جانون
آج کیا دہوم ہے کیا شور ہے کیا بات ہے جانے
کون آتا ہے زمین بہی کہتے تہے فلک پر
پہر چاتو یہی کرتے تہے آپسمین ملایک
غلمان بہی صفین باندہے یہی کرتے تہے چرچا
کہتے تہے تعجب سے کہ ہر اشہ سے غلمان

پہیلا ہوا ہر سمت مین نور قمری کیون ہے
افلاک سے اسوقت مین رحمت اتری کیون ہے
اب زمین سے ہیبلا عرش تلک جلوہ گری کیون ہے
پی ہر پل چرخ سے رحمت اتری کیون ہے
اس رات نصیبے نے دلیری کری کیون ہے
اک بدلی سی ایک نور سی عالم مین گری کیون
شور و غل کسکا ہے یہ جلوہ گری کیون ہے
اس رات افردوس مین ہر جا تری کیون ہے
پہونچا لکہ ہر ایک حور کا اس شتہری کیون ہے
اس وقت مین ہر حور قمر سے چہری کیون ہے

کہتا تہا یہ باتحنونسی مالک در دوزخ
رضوانکو تزک دیکہکے آتا تہا تعجب
خیل ام ہی باندہے کہڑے تہے اوس رات
جنبش ہیئت دیکہہ ستارے ہی بہی بولے
چرخ اول کے ملایک تو ہی کہتے تہے باہم
کہتے تہے یہی قدسی آپسمین سبہی مل مل
آپسمین اچنبہے سے یہی کہتے تہے قدسی
چرخ دوم پہ تزک دیکہکے آدم بولے
یہ ہی کہتے تہے اچنبہے سے بحال خوش
دیکہہ کر کہتے تہے ادریس بہلو تکو وہان
چرخ سوم پہ کسی جاپہ یوسف بولے
چرخ چوتہے پہ تو گویا ہوئی یہ حضرت عیسے
طبق پنجم پہ کسی جا پہ سلیمان بولے
کہتے براق تہے آپسمین براق ہوی کو
کیون شوخی مچاتا ہی ذرا کہدی ہم
کہتے پہرتے پہ کسی جا سے خلیل و اسحق
طبق ششم پہ ہی کہتے تہے حضرت یونس
چرخ ہفتم پہ ہی کہتے تہے موسی ہارون
پر سدرہ پہ کہے جبریل پکاری اوس شب
خضر و الیاس نے دیکہی جو کسی رہ سبیل
آئی جبریل جو در پر تو یہ گویا ہوئی حضرت
وقت چلنے کے یہ فرماتے تہے شاہ لولاک
و دستہ بستہ ہوی جبریل ادب سے یہ کہا

ق

افسردہ سی اس رات مین نار سقر ی کیون ہے
یاقوت کے پردونمین لگی بفت زری کیون ہے
زینت بڑی اس وقت مین حور دوڑ کری کیون ہے
تار زرین سے اطلس مین کری بخیہ گری کیون ہے
جبریل کمر باندہے پی نامہ بری کیون ہے
عرش اعظم سے یہ جبریل پہ فرمان بری کیون ہے
باندہے ہوی صف نبیونکی اس جا کہڑی کیون ہے
شیر فردوس کٹورونمین ہر ایک جا دہری کیون ہے
زنجبیل اب گلاسونمین قرینہ سے بہری کیون ہے
یہ گیلی کوزونمین اب برف سی قند و شکری کیون ہے
آج بکہرا ہوا ہر چرخ پہ نور قمری کیون ہے
کوثر کے آفرونمین طہور اسی بہری کیون ہے
سنورا ہوا براق ہر ایک شکل پہ ہی کیون ہے
اس طرح سے رفتار مین تو لیک دری کیون ہے
یہ گرمی شدت نہیں اب ولین بہری کیون ہے
اس رات ہر ایک قیدی جہنم سے بری کیون ہے
اس شب مین ہر ایک جا صفائی سی کری کیون ہے
دہوم مچہ کسکی ہے یہ جلوہ گری کیون ہے
نور ہی نور ہے یون جلوہ گری کیون ہے
کہنے لگے یہ گنبد زمرد یہ ہری کیون ہے
میکال نے اسوقت یہ تکلیف کری کیون ہے
اس وقت مین براق نے یہ شوخی کری کیون ہے
یا شاہ امم چلئے گا اب دیر کری کیون ہے

جلوۂ یار بھی وحدت سے پکارا اوس دم
عرض کرنے لگی کرسی بھی بصد عجز و نیاز

ای فخر امم اوٹھ چلیے دیر کری کیون ہے
بادشاہ عرب بیٹھے اب دیر کری کیون ہے

سن نے کو ملک آئے فلک سے ہین اوتر کے
بتلا دے بھلا صدق یہہ اب جلوہ گری کیون ہے

تقدیر پھری گردش دنیا سے پھری کیون ہے
ایک مدت سے بشر نالان تھے گلشن مین خزان تھی
بھتا بھلا ہوا تھا زمین سو کھی پڑی تھی
بلبل بھی کہتی تھی ہر ایک شاخ شجر پر
بتخانون مین جاکر تو بھی کہتے شیاطین
اک جا جمع ہوکے بھی کہتے تھے کاہن
کھتا تھا بھی سرو تعجب سے تو ہر بار
پہنے ہوئے ایک طوق بھی کہتا تھا شیطان
روز میلاد ہے سلطان شہ ہر دو سرا

دل نے مرے اس رات مین فریاد کری کیون ہے
اب پھولے ہوئے نخل مین ہر جائی تری کیون ہے
ایک نور کی گھٹا بدلی سی عالم مین کھری کیون ہے
گلشن مین چلی اب یہہ نسیم سحری کیون ہے
ہر طرح کی ابلیس کو یون دربدری کیون ہے
ہے حال پریشان کہین دربدری کیون ہے
یہہ چاک قبا غنچون نے گلشن مین کری کیون ہے
اس روز تجھے قید مین نار سقری کیون ہے
یون فرش سے اب عرش تلک جلوہ گری کیون ہے

اے صدق تو کیون ہوتا ہے حیران پریشان
ان شعرون کے لکھنے مین تجھے دردسری کیون ہے

حضور اقدس مین ای صبا تو بہت ادب سے سلام کہدے
ولا جو جاوی مدینہ کو ہی تو اس سے عقدہ بیان کیجو
یقین ہے پاویگا وہ تو جنت نہ خطرہ رہویگا اسکو دوزخ
جو باد صر تو طیبہ جاوی ہے تجھہ یہہ ہی تو عرض میری
بچا ہون حسرت سے غم مین بیحد نہین ہے طاقت نہین ہے یارا
پڑھیگا کلمہ جو ایکدفعہ بھی کہا تھا حضرت نے حق مین اسکے
پڑھیگا کلمہ جو ایکدفعہ بھی بہ نظام ہوگا بہشت اوسکو
اگر تو جاوی نسیم یثرب پیام دی ہے یہہ صدق تجکو

یہہ میری ہجرت یہہ میری فرقت یہہ میری کلفت تمام کہدے
زبان سے اپنی حضور والا تو سارا شوق و کلام کہدے
جو عمر اپنی مین ایکدفعہ بھی درود پڑھکے سلام کہدے
رسول اکرم کے روضہ اوپر تو اس سے میرا پیام کہدے
اگر تو جاوی نسیم اوڑکر تو اوس سے یہہ ہی کلام کہدے
منادی کرکے یہہ مژدہ جنت بلال جاکر عوام کہدے
بلال حبشی سے بولے حضرت یہ کلمہ جاکے عوام کہدے
تو دست بستہ سلام اسکا حضور اقدس تمام کہدے

بڑا ہے حیران یہہ صدقؔ عاجز بلا او اب تو مدینہ اسکو
حضورِ عالی مین باد صرصر تو جا کے مطلب تمام کہدے

جو مال اپنا خوشی دلسے نبی کی رہ مین تمام کردے — خدائی بر حق اوسکے اوپر ہمیشہ دوزخ حرام کردے
جو بیٹھے گوشہ مین ایک جگہہ پر چھپا اپنی بزرگی رہیو کے — تو حق تعالےٰ ضرور اوسکا تمام خلقت مین نام کردے
رسولِ حق نے کہا ہے بیشک کہ حق تعالےٰ سے مانگو دعا ہو یہی — کرم سے اپنے وہ بعد مردن ہمارا جنت مقام کردے
بہت سی نیکی ملیگی تجکو عظیم ہوگا ثواب بیحد — جو بہر اللہ خوشی دلسے کسیکا جاکے تو کام کردے
جو کہا ہے کلم جو ہیو سے کلم خدا کا بیشک ولی ہے وہ ہی — جو لیٹے تہوڑا اسا بہر خلقت وہ نیند اپنی حرام کردے
نہ ہو حاجت کسیکی اوسکو نہ ہو ہے پروا کسیکی اوسکو — جو یادِ مولا مین اشتہار ہو ہی کہ صبح اپنی سے شام کردے

یہہ ہی تو کہوے ہے صدقؔ ہر شب خدا سے اپنے بصد زاری
تو پورا حاصل ضرور مطلب بحق احمد تمام کردے

زبان پر جب محمد مصطفےٰ کا نام آتا ہے — سرا سر ہی و شکر سے بہی زیادہ دلکو بہاتا ہے
کسی صورت کسی دن سے مدینہ مین چلا جاؤن — خداوندا یہی اب دل مین میرے شوق آتا ہے
گنہ اوسکے تو جہڑتے ہین مثال خشک پت جہڑ کے — محبت اور الفت سے مدینہ جو کہ جاتا ہے
اوسے لذت نہ کہانے اور پینے مین ہے مطلق — خدا جسکو شراب عشق احمد کچہہ پلاتا ہے
نہ کچہہ اچہا لگے گلشن نہ کچہہ اچہا لگے گل بن — رسولِ دوسرا کا عشق جسکے دل مین کہ آتا ہے
گنہ اوسکے نہ ہوین ایک ذرہ اوسکے اوپر کچہہ — مشرف ہو جو مکہ سے مدینہ پہر جو جاتا ہے
پڑہے صلوات حضرت پر جو الفت اور محبت سے — خدا ہی فضل سے اپنے گنہ اوسکے مٹاتا ہے
بچاوے ہے خدا اوسکو ہر ایک آفت سے بیشک — جو محفل سرورِ عالم محبت سے کراتا ہے

یہی جہٹک لگی رہتی ہے ہر دم صدقؔ مضطر کو
خدا اب دیکھئے اسکو مدینہ کب دکہاتا ہے

خدا کا عشق جس دل مین کہ عظمت سے سماتا ہے — وہ دل دنیا و مافیہا کو سارا بہول جاتا ہے
جو بیوصف صفت رہوی وہ سنیئے لامکان بیشک — اوسے ہر لحظہ ہر لمحہ خدا ہی یاد آتا ہے ❊❊
وہی خالق ہے خلقت کا وہی مالک ہے عقبےٰ کا — وہی عزت بہی دیتا ہے وہی ذلت بہی دیتا ہے

جسے چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری دے
وہی ابرار ہووینگا وہی صدیق ہووینگا
جو بندہ رو رو کے شرماوے گنہ سے جان لو یارو
بخشے کرتا ہے سو کرلے نہو تو ایک دم غافل
خداوندا بچا مجھکو بھی فریاد ہے تجھ سے
نہیں وہ چھین تار و ری گنہ کرنے سے بندہ
دورو یہ بات کبھی جو کہ انسان جان لو اسکو
وہ دنیا کی مصیبت میں نہیں رہتا نہیں رہتا
سمجھ لینا ضرور اس بات کو یارو مجھو تم
عوض وہ پائی عقبی میں بہت زیادہ بہت زیادہ
اوسے خطرہ نہ مرنے سے نہ قیامت سے ذرا مطلق
میرا مالک میرا مولا میرا اسپہ میرا رحمن
وہ جنت جا ہی دیکھے نہ دیکھے وہ کبھی دوزخ
سزا وہ پائی عقبی میں نہیں اس میں نہیں کچھ شبہ

جسے چاہے گھٹاتا ہے جسے چاہے بڑھاتا ہے
جو ذکر حق سے انسان آپ اپنا سب گھٹاتا ہے
خدا اوسکو محبت سے طرف اپنے بلاتا ہے
گیا جو باغ دنیا سے نہیں وہ لوٹ آتا ہے
بہت ظالم نفس مجھکو ہر ایک لمحہ ستاتا ہے
وہ اپنے فضل و رحمت سے اسے رو ذری کھلاتا ہے
نہیں کہتا سخن وہ آنچ پا نہیں لگاتا ہے
خدا سے اور حضرت سے جو دل اپنا لگاتا ہے
حساب ہووینگا انسان جو کماتا اور کھاتا ہے
جو پھر آخرت دنیا میں اپنا نہ بستاتا ہے
جو یاد حق میں ہر دم بندہ اپنا دل لگاتا ہے
کبھی مجھکو رلاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے
بشر جو خوف حق سے اشک اپنی پانی بہاتا ہے
ریاضت میں مشقت میں بدن جو یاں کھپاتا ہے

تجھے ای صدق ہے دہشت نہیں کچھ قبر سے مطلق
تیرے دل گوشہ ہر دو سرا کا ذکر بھاتا ہے

جناب سرور عالم حبیب کبریا ٹھہرے
نہیں گرمی قیامت سے نہیں دہشت نہیں دیکھے
ہم امت کو نہیں خطرہ ہے کچھ ہول قیامت سے
شرارت ہے وہ عالی مطلع تیرے میں کل ظاہر
شرار نہ ہے وہ پیر کہ سنا ہو وہی جو دنیا کا
گیا شکوہ نہ کچھ حق سے جو نعمان ہو گئی زخمی
مرض سے کیوں نہ صحت ہم سب گنہگاران امت ہو

رسالت اور نبوت میں وہ ختم الانبیا ٹھہرے
ہمارے واسطے اس جہان میں خیر الورٰی ٹھہرے
ہماری حامی و شافع محمد مصطفی ٹھہرے
تیری دیوار کے سایہ تلے آکر ہم ٹھہرے
بلا شک وہ تیرے کوچہ کا ادنیٰ سا گدا ٹھہرے
بلا شک آپ میں کہ تابع ہی رضا ٹھہرے
ترا کوچہ ہمارے واسطے دار شفا ٹھہرے

رسول دوسرا کا نام جو لیوی وضو کر کے — نہ اوس جا پہ اوس گھر مین کبھی کوئی بلا ٹھہرے
نہ پہونچا فرشتونکا نہین اوس جا گذر ہرگز — جہان معراج مین جا کر جناب مصطفی ٹھہرے
بہشت پہونچنکی تہی خواہش کہ امت ہم محمد ہون — نہ پہنچے قسمت کہ ہم امت جناب مصطفی ٹھہرے

بہر اچہا ہے لکہا ہو کر تو جاوے صدق جنت مین
شکر اس بات کی ہے وہ تو دنیا مین رسوا ٹھہرے

تمامی خلق سے افضل وہ ختم الانبیا ٹھہرے — رسولون بہی وہ بدر الدجی شمس الضحی ٹھہرے
شفیع خلق بہی اور حبیب کبریا ٹھہرے — شفیع عاصیان محشر جناب مصطفی ٹھہرے
نہین کوئی عرش پر جا کر جناب مصطفی ٹھہرے — مراتب بڑہ گئے ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے
حسینونمین گنے جاتے ہین بیشک یوسف مصری — حسین ایسے محمد تہے کہ آئینہ خدا ٹھہرے
نہین ہے پیاس کے خطرہ ہمین روز قیامت مین — ہمارے ساقی کوثر جناب مرتضی ٹھہرے
بہلا اب کیا ہمین کا خدشہ بہلا اب کیا ہے بلی دوزخ — ہماری پشت پر حامی شہ ہر دوسرا ٹھہرے
اونہین کا نور ہے اول اونہین کا نور ہے آخر — رسولونمین ہوئی ایسے کہ کل کے پیشوا ٹھہرے
ہنوز ابہی انسان کہانا اچہے کہانے سے — وہی صوفی ہے عالم مین کہ اوسکی جو غذا ٹھہرے
بڑا ہی ناز ہے ہمکو بڑا ہی فخر ہے ہمکو — کہ خاص الخاص ہم امت جناب مصطفی ٹھہرے
مراتب مین صحابہ کے محبت اونسے رکہو تم — ابوبکر و عمر عثمان سب کے مقتدا ٹھہرے
محبت مین رسول حق کے رہکر بڑہ گیا مرتبہ اونکا — کہ بوبکر و عمر عثمان سبہی کے پیشوا ٹھہرے
تہے یہ عالم بوحنیفہ و شافعی و مالکی و حنبلی — یہہ فقیہہ و مجتہد بیشک ہماری مقتدا ٹھہرے
جناب غوث کو رتبہ دیا حق نے طفیل سرور عالم — کہ وہ ہادی طریقت مین ہماری رہنما ٹھہرے

نہ کہہ تو صدق کچہہ دہشت ذرا ہول قیامت سے
ترے حامی ترے آقا علی مرتضی ٹھہرے

خدا اب مدینہ دکہا دے مجہے — محمد کی زیارت کرا دے مجہے
سمائی ہے نظرونمین صورت محمد — خدا اب تو جلدی دکہا دے مجہے
فنا کر دے اب عشق احمد مین خالق — اسی عشق مین اب فنا دے مجہے

ہوا ہون مین مشتاق زیارت کا بیحد
دکھا دے دکھا دے دکھا دے مجھے

ترا کوچہ وحدت کہان ڈہونڈہون یارب
توہی کوچہ اپنا بتا دے مجھے

مرون پہلے اس سے کہ ہووی زیارت
نبی کا تو جلوہ دکھا دے مجھے

تو صدقہ محمدؐ کا اے میری خالق
عذاب لحد سے بچا دے مجھے

مین سوتا ہون غفلت مین ہر دم الہی
تو احمدؐ کا صدقہ جگا دے مجھے

یہی عرض ہے تجھسے میری خداوند
ق تو وحدت کا پردہ اوٹھا دے مجھے

ترا بندہ ہون مین گنہگار بیشک
تو راہِ حقیقت دکھا دے مجھے

پڑا رہتا ہون رنج دنیا مین بے حد
غم دنیا سے اب چھوڑا دے مجھے

بڑا خدشہ رہتا ہے ہولِ قیامت
غم عقبیٰ اب تو بہولا دے مجھے

سفر ہند سے تو کرا کے خداوند
مدینے مین کچھ دن بسا دے مجھے

جو ملجائے خضر اوس سے یہہ ہی کہون مین
تو یثرب کا رستہ بتا دے مجھے

محمدؐ محمدؐ ہی بولون خدایا
یہی شغل اب تو بتا دے مجھے

میری سانس سے نکلے ہر دم محمدؐ
اسی ورد پر حق لگا دے مجھے

خدایا بحق علیؓ اور صحابا بدری
تو نیکون سے اپنے ملا دے مجھے

دعا صدق کی ہے یہی اب خدایا
لقائے تو حضرت دکھا دے مجھے

ساغرِ الفت پلایا یار نے
مجکو شیدائی بنایا یار نے

اک نظر دکہلا جمالِ دل فریب
عشق مین اپنے پہنسایا یار نے

آپ پردے مین ہے بیٹھا ماہ رو
دل سے ہمکو ہے بہولایا یار نے

عشق نے مجکو کیا صورت ہلال
درد مین اپنے گہولایا یار نے

اک جہلک اپنی دکہا کے پر ملا
ہمکو دیوانہ بنایا یار نے

جبکہ پوچھا اوسکا تہا مین نے پتا
لا مکان پر گہر بتایا یار نے

پہنچے

نہ زمین پر بھی نہیں ملتا نشان
بے نشان پر گھر بسایا یار نے

پھرتا ہوں اسکو میں ہر جا در بدر
در سے اپنے ہے جھٹکایا یار نے

در بدر مارا پڑا پھرتا ہوں میں
جی سے اپنے ہے بھلایا یار نے

دیکھتا ہے وہ تو ہمکو ہر گھڑی
ہم سے مکھڑا ہے چھپایا یار نے

قید کر کے اپنی الفت میں پڑا
ہمکو سودائی بنایا یار نے

کر کے شیدا اپنے اوپر ہر بلا
عشق سوزاں سے جلایا یار نے

پوچھتا ہوں اوسکو میں تو کو بکو
مجھ سے اپنے کو چھپایا یار نے

دل مرا لیجا کے کوسوں تک اوڑا
عشق کا رستہ بتایا یار نے

کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں میں
ہجر کا کوچہ جھنکایا یار نے

اب چھوڑا کر اپنی الفت میں وطن
بے وطن ہمکو کرایا یار نے

جلوہ ایک دکھلا کے غایب ہو گیا
ہجر الفت میں ڈوبایا یار نے

اب تو وہ ہو گیا بے اعتنا
ہمکو پھندہ میں پھنسایا یار نے

ڈھونڈھتا ہوں اوسکو میں تو چار سو
سینہ میں خانہ بنایا یار نے

جستجو نا حق کو ہے بے فایدہ
دل میں تو گھر ہے بنایا یار نے

دیکھتا ہوں صورت اسکی ہر گھڑی
سینہ کو شیشہ بنایا یار نے

ڈالکر ایک عکس سینہ پر مرے
آئینہ اپنا بنایا یار نے

اب سبق اپنے تصور کا دیا
جو پڑا تھا وہ بھلایا یار نے

تھا پڑا غفلت سے میں تو نیند میں
سوتے سے مجکو جگایا یار نے

خواب میں دکھلا جمال مہ لقا
رات دن ہمکو رولایا یار نے

چھوڑ دنیا مٹے تو زیست میں
اپنا رستہ پھر بتایا یار نے

اب تمنا بس نکل گھر سے غریب
بستی سے جنگل بسایا یار نے

ہم نشینے ہیں مصیبت درد میں
صدمہ فرقت دکھایا یار نے

گھر میں رہ کر چند سال و چند ماہ
پھیر ہمکو ہے سکھلایا یار نے

[illegible]

واسطے لکھنے کے حال دلفگار
صدق کو شاعر بنایا یار نے

[illegible]

خدا اور تھا احمد کو کیا تو اہی فنا جانے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفے جانے

نہ اسکو انبیا جانے نہ اسکو اولیا جانے
اگر جانے وہ ذات حق محمد مصطفے جانے

ثنا احمد مرسل نہیں جانے بشر بیشک
ثنا جسکی خدا جانے تو انسان اسکی کیا جانے

محمد صورت حق ہے کوئی رمز اسکی کیا سمجھے
نہیں جو راز سے واقف وہ سر حق کو کیا جانے

جو ہر دم ذکر میں رہوی تو نور حق سما جاوے
جو دل مردہ ہے غفلت میں وہ راز حق کو کیا جانے

وہی سمجھیگا مطلب کو جو ہو ویگا فنا فی اللہ
احد سے میم احمد کو نہ کوئی پھر جدا جانے

نہیں طاقت ہے بندہ کی جو اپنی عقل دوڑاوے
محمد واصل حق ہے کوئی جانے تو کیا جانے

مزادہ عشق احمد ہے کہ جسکی چاشنی دل ہے
نہیں جو فقر سے آگاہ وہ اسکا کیا مزا جانے

وہی پاویگا زیارت کو جو ہوگا واصل مولا
نہ آویں خواب میں جنکے وہ اپنی بس خطا جانے

گنہ کی ہے جو بیماری نبی کو جانے وہ ہادی
کرے زیارت وہ زاری ہی اپنی دوا جانے

محمد زندہ ہیں بیشک نصیب آنکھ ہو کا مردہ ہے
نہ آویں گر نظر تجھکو تو اپنی بس خطا جانے

سنے جو نام احمد کا زبان سے پھر کہے صلی
تجلی سے نہ کچھ ہی جو تو اپنے کو گرا جانے

تر و تازہ ہیں جو انسان انہیں کو محبت لوین
جو مہر چھپائے ہیں وحدت میں بشر اونکو گدا جانے

صحابہ جتنے ہیں عالی علی فضر اکے ہیں والی
محبت فرض ہے انکی انہیں کو مقتدا جانے

محمد کے جو پیارے ہیں علی کے وہ ہی جانی ہیں
وہی سردار جنت میں انہیں کو پیشوا جانے

ثنا حسنین پیاروں کی ادا تجھسے نہ ہو ویگی
خدا کی اونپہ ہو رحمت انہیں کو رہنما جانے

یہی ہے صدق کا مطلب کہ اسکو نیک کر یارب
نہیں اس بات کی پروا کہ گر کوئی برا جانے

آج گلشن میں عجب بادِ بہاری آئیگی
کس تزک سے ماہ انور کی سواری آئیگی

عشق احمد سے اب جسم میں خماری آئیگی
قبر اوسکے قیامت میں سواری آئیگی

کھڑے تھے غلمان آپسمین کمر باندے ہوئے
حورین کہتی تھین پیغمبر کی سواری آئیگی

سبز مخمل کا بچھا واب منقش فرش تم
آج جنت مین پیغمبر کی سواری آئیگی

کھڑے تھے غلمان جنکی دہوم سنتے تھے سدا
جنت ماوی مین اب انکی سواری آئیگی

وہ ہی جن کے شفاعت چاہیئے سارے ہی
پہلے ہی فردوس مین اونکی سواری آئیگی

شوق مین غلبے سے کھڑے تھے بیچارے ہی اونسے
چونک اوٹھونگا جب پیغمبر کی سواری آئیگی

کیا تک ہوویگا اور ہوویگا کیا کچھ احتشام
دن قیامت جب پیغمبر کی سواری آئیگی

رنگ لاوی اے صدیق تو آنکھون سے یا بیشک ضرور
جبکہ میدان حشر مین شہ کی سواری آئیگی

ای خدا ہم سے نہین نعمت شماری آئیگی
ہان گنہ سے اپنے ہمکو شرمساری آئیگی

حیف ہے صد حیف ہے واحسرتا واحسرتا
ہان جو روتے ہین نہین وان او بیزاری آئیگی

جو بسر کرتے ہین دنیا مین نمازون کو قضا
روز محشر ایک گہڑی اونکی تو خواری آئیگی

یاد کر کے حشر کو آنکھین رولاؤ اپنی تم
دن قیامت ایک مصیبت سب پہ بہاری آئیگی

ظلم کرتے ہین جو دنیا مین گروہ اشقیا
بے تامل حشر مین خوب اونکو زاری آئیگی

توبہ کی دے توفیق ہمکو ای خداوند کریم
تیرے بندونکی نہ کچھ شرمساری آئیگی

جانے والے تو چلے جاتے ہین یثرب مین ہمیش
باری ای خالق خدا کس دن ہماری آئیگی

کون سا وہ زمانہ ہو چلین طیبہ مین ہم
ای فلک کب دیکھیے نسل ہماری آئیگی

محفل میلاد سلطان کا کرو تم اہتمام
محفل اقدس مین حضرت کی سواری آئیگی

تم کرو چھڑکاؤ محفلین گلاب پاش سے
پھر خوشبو اب یہان تو قماری آئیگی

تھے شب اسری ملک کھڑے جنت مین کھڑی
منتظر تھے جتنے ہم اونکی سواری آئیگی

کھڑے تھے قدسیان حور و غلمان کے گروہ
باری باری کے عوض باری ہماری آئیگی

سر جھکائے بیٹھی تہی جنت کے ایک گوشہ مین حور
یہی کہتی تہی پیغمبر کی سواری آئیگی

ساتھ ہی اونکا اونکے وہ بلال حبشی بہی
دیکھ لونگی اوسکو مین جب وہ سواری آئیگی

بارگاہی مین ضرور ہوویگا وہ جنتی مرا
عشق نے کیا غمزدہ سا کردیا ہے ناتوان
چھیڑتی ہین حوریان ایسین اُس غمگین کو
سمجھے سے آتی نہین ہے دیکھیے وہ سیہ لقا
چھیڑو تم اسکو نہ ہرگز حوریو بس چھوڑ دو
شرم کے مارے نہین آتی ہے سبکے سامنے
کہتی ہین حورین سنا کہ یہہ بلال حبش کو
ای بلال حبش اک ورد ہے مخاطب اس سے کچھہ
آک جہروکے سے نظر کر اس بلال حبش کو
سامنے آکر کیا حضرت سے یہہ اوسنے سوال
ای رسول حق بلال حبش کالا ہے بڑا
تب یہہ فرمایا رسول دوسرا نے جان حور
جنتی سیاہی ہے بلال حبش پر وہ نور ہو

دیکھیے یہہ دکھیا اوسکو غم کی ماری آئیگی
واقعی اب دیکھیے یہہ جان نثاری آئیگی
کہتی ہین بولو نہ اس سے خود بچاری آئیگی
آپ ہی سے آپ پھر وہ غم کی ماری آئیگی
آج اسکو دیکھیے وہ حق کی پیاری آئیگی
آپ ہی سے آپ یہہ خود جان نثاری آئیگی
چھوڑ دو اسکو آپ ہی وہ شوق ماری آئیگی
آپ کی خدمت مین ایک دن یہہ بچاری آئیگی
رنگ سانولا ہے یہہ بولی مجھہ یہہ خواری آئیگی
دن قیامت زوج یہہ دکھیا بچاری آئیگی
مجھکو سب حورون مین اُس سے شرمساری آئیگی
دن قیامت حوریون پہ نور باری آئیگی
وہ بھی تل ہو کے سب پر نور باری آئیگی

خواب مین اوسکے تو جا دیکھی سواری صدق جان
جس بشر کو عشق حضرت مین خماری آئیگی

طاقت دے خدا مجھکو بھی کچھہ کہنے سخن کی
جو یاد مین مولا کے شب و روز ہو مشغول
ہو منہ کھلے سے ایک نور نکلتا تھا ہمیشہ
بلوالیو مجھے آپ در روضہ پہ شاہا
رہتی ہے یہی حق سے دعا میری شب و روز
جو شہ کی محبت مین ہرین والہ و شیدا
کس طرح مدینہ کا سفر ہوئیگا ہم سے

محنت تو اٹھا مجھہ سے سبھی رنج و محن کی
پروا تو اوسے ہے نہین فردوس چمن کی
سو یہہ خوبی و تاثیر تہی حضرت کے دہن کی
دل کو صبر ہے پرواہ نہین رنج و محن کی
زیارت ہو مجھے خواب مین اب شاہ زمن کی
حاجت نہین ہرگز اونہین دنیا مین کفن کی
گردش لگی رہتی ہے یہی چرخ کہن کی

میں ہند میں ناچار پڑا رہتا ہوں سولا
اب لیجیے بلا مجکو مدینہ میں میرے شاہ
بوجو کہ نکلتی تھی پسینہ میں نبی کے
تھی جسسے مہک جاتے تھے سب کوچہ و بازار
جو شور کہ چاہ ہوتا وہ ہو جاتا تھا شیریں
اس ہند میں دیکھے ہیں حیران بہت سی تو
آنکھیں میری ہو جائیں مجلا و مصفا
دنیا میں سبھی مر چلے آسان ہیں بیشک
رہو نگی پناہ سب کو لوا احمد کے نیچے
خواہش مجھے ہے نہیں جسکو بیان شیر و شکر کیجیے

زیارت ہو مجھے اب تو مدینہ کے چمن کی
اس ہند میں آتی نہیں صورت ہے امن کی
ایسی بھلا خوشبو بھی کہاں مشک ختن کی
جسوقت کہ بو اوڑتی تھی حضرت کے بدن کی
تاثیر بڑی یہہ ہی تھی حضرت کے دہن کی
اب دیکھیہ فدا جاکے مدینہ کے چمن کی
پڑ جائے کہیں گرد جو یثرب کے چمن کی
ہے قبر کی منزل تو بڑی راہ کٹھن کی
محشر میں کہیں ہوگی نہیں جا امن کی
فردوس میں ہے اوسکے لیے نہر لبن کی

ای صدق نہ رہ حق سے تو ایک لحظہ بھی غافل
تجکو نہیں اب چاہیے کچھہ فکر سخن کی

جسے حق نے شراب عشق احمد کی پلائی ہے
اوسی پہ ہو تکہ رحمت خدا جلدی سے آئی ہے
محبت جسکے دلمیں کچھہ رسول حق سمائی ہے
اوسے سطوت جور و فتنہ غلامی سے غرض اوسکو
وہ بے پرسش چلے جاوینگے جنت میں خوشی کرکے
وہ بے کھٹکے چلے جاوینگے پل پر سے لوا ایک پل میں
نہیں ہستی ہی دنیا کی جنھیں ہستی ہی کچھ بات
نہیں ہوتی کبھی دنیا نہیں ہوتا کوئی آدم
نجاست کفر و ظلمت سے بھی شیشہ دنیا سب
بلا احمد بلا کرسی بلا لوح بلا عرش

اوسے دنیا کی پروا ہے نہ جنت اوسکو بھائی ہے
کہ جسنے محفل میلاد دنیا میں کرائی ہے
اوسے شاہی سے بہتر ہے مدینہ کی گدائی ہے
خدا ہی جسکے دلمیں عشق احمد کی سمائی ہے
جنھوں نے محفل میلاد دنیا میں کرائی ہے
خدا کی راہ میں دولت جنھوں نے کچھہ لٹائی ہے
محمد کے تو صدقہ سے یہ بستی سب بسائی ہے
برائے احمد مرسل یہہ دنیا کل بنائی ہے
ضلالت ساری دنیا کی حضرت نے مٹائی ہے
محمد نے رہ حق ساری عالم میں دکھائی ہے

بلا مطلب بلا مقصد بلا حاصل بلا حاجت
پڑہے صلوات جو دل سے ہے رحمت اوسپہ حق بیشک
اطاعت جو کہ دنیا مین کرے ہے احمد مرسل
چلے جو راہ پر ہی پر گرے وہ چاہ دوزخ مین
اوسے دہشت نہ پل سے ہے نہ سختی قبر و محشر سے
نہین ممکن کہ لکھے شان احمد مین غزل کوئی
رہا تو موت سے غافل نہین کی یاد حق تونے

ق

رسول دو جہان نے راہ سیدہی سب بتائی ہے
درود دین جو نہین پڑہتا تو اوسکو پہر برائی ہے
قیامت مین اوسی بندہ کی دوزخ سے رہائی ہے
چلے جو راہ سیدہی ہین جو احمد نے بتائی ہے
چلا جاوی وہ جنت مین خدا نے جو بنائی ہے
خدا نے اونکی اعلی شان سب بس بنائی ہے
کلام فحش اور بد بہی تجکو تو آئی ہے

پڑہے جا صدق دل سے تو سلام ہر دم درود ہر دم
محبت تیرے دل مین جو محمد کچھ سمائی ہے

کرتا ہے نفس مجکو ہے حیران کبہی کبہی
اس موذی کی دغا سے تو ہمکو خدا بچائے
رتبہ ہے اونکا عالی جو ہر روز پڑہتے ہین
بیٹہے گی ایک بلا نہین دنیا کی آنکے پاس
ہرگز نہ دیکھینگے وہ بلا اس جہان مین
پیشہ سے کام کو ہی نہ سمجھے کوئی حقیر
دنیا ہی دون مین جابر و ظالم کے ہاتھ سے
عالم کی سیر کرتے تھے دم مین شہ امم
حکمت مین پر بہ پیر تو ہمارے رسول تھے

دیتا ہے وسوسے مجھے شیطان کبہی کبہی
پہرتا ہے دہوکھے دیتا ہے شیطان کبہی کبہی
کم رتبہ سمت پڑہتے ہین قران کبہی کبہی
پڑہ لیتے ہین جو سورۂ رحمن کبہی کبہی
پڑہ لیتے ہین جو سورۂ انسان کبہی کبہی
پیشہ کا کام کرتے تھے لقمان کبہی کبہی
ہوتے ہین آدمی بہی پریشان کبہی کبہی
جاتے تھے تخت پر تو سلیمان کبہی کبہی
حکمت سے کام کرتے تھے لقمان کبہی کبہی

ظاہر مین دیکہا ہے نہین اب صدق تونے یار
دیکہا ہے خواب مین رخ تابان کبہی کبہی

نیکی جو کرے اوس سے بہلائی نہین جاتی
جو بد ہے کبہی اوس سے برائی نہین جاتی

عزت جو گئی پھر کے وہ آئی نہیں جاتی — وہ کار نہ کر جس سے برائی نہیں جاتی
یہہ گردش افلاک جو اب پھرتی ہے سر پر — اس چرخ ستمگر سے برائی نہیں جاتی
ظالم کوئی دنیا میں جو بھی تو یہ مر کے — جنت کبھی اوسکو تو جھنکائی نہیں جاتی
کیوں پھیر لیا تونے نصیحت سے یہ منہ کو — ایسی تو کوئی بات سنائی نہیں جاتی
جان اپنی فدا جو کہ محمدؐ پہ کرے ہے — دوزخ کبھی اوسکو تو دکھائی نہیں جاتی
یہہ چاہتا تھا بوجہل نے ہو جاوے مسلمان — تدبیر سے تقدیر ہٹائی نہیں جاتے
کہتے تھے نبی پوچھو ہو کیا روح کا تم حال — ہر شخص کو یہہ بات بتائی نہیں جاتی
جو کلمہ توحید کا تو اب ورد کرے ہے — آگ اوسپہ جہنم کی تو آئی نہیں جاتی
اس زیست دو روزہ میں تو اب خیر کو کر لے — جو عمر گئی لوٹ کے آئی نہیں جاتے
فردوس مکان اوسکا ہے جو سختی اٹھاوے — جنت کہیں اب مفت لٹائی نہیں جاتی
غافل تو پڑا سوتا ہے خرم و شادان — جب آئی قضا پھر تو ہٹائی نہیں جاتی
نازل ہو مصیبت تو وہ خود آکے رہیگی — اولٹی کوئی تقدیر ہٹائی نہیں جاتی
جنّی جو ہو مستی میں سرشار پڑا ہے — فردوس بریں اوسکو دکہائی نہیں جاتی
وہ کار نہ کر جس سے کہ ہو پھر بھی پشیمانی — موتی کی طرح آب پھر آئی نہیں جاتی
یہہ عشق وہ لو ہے کہ نہیں بجھتی اب بجھائے — جس دل میں لگے پھر تو دبائی نہیں جاتی
کہتے ہیں کوئی جبر تو یہہ مانع ہے شیطان — ابلیس سے اور ہم سے لڑائی نہیں جاتی

یارب تو ابھی صدق کو دکھلا دے مدینہ
اب ہند کی تکلیف اوٹھائی نہیں جاتی

دنیا کما کے دنیا کے زردار لے چلے — ہم دل میں شوق احمد مختار لے چلے
نیکی جہاں میں کر کے تو ابرار لے چلے — نامہ سیاہ کر کے گنہگار لے چلے
دوزخ سے ہے غرض نہ جنت کا کچھ خیال — ہم درد اور فراق تو اب یار لے چلے
کعبہ میں جا کے نیکی کوئی شخص کر چلا — دنیا سے ہم گناہ کا انبار لے چلے

ایمان جو نہ لائے رسالت مآب پر
وہ اب گنہ کے بوجھ تو کفار لے چلے

فردوس میں وہ جائینگے مرتے ہی بالیقین
جو دل میں ذکر سید ابرار لے چلے

رہتا ہے دم بدم شہ ابرار کا خیال
صبح و مسا تو ہم بھی اذکار لے چلے

دنیا سے خبر کر کے بہت جلد ہے سفر
ساتھ اپنے ہم گناہ کا انبار لے چلے

کوئی خیال حور میں کوئی قصور میں
ہم دل میں انس حامی مختار لے چلے

کوئی ہماری فعل نہ کاندھے پہ لے چلا
اپنے عمل ہم آپ ہی غمخوار لے چلے

ہے یہ دعا ہماری خداوند پاک سے
کعبہ میں اپنے ہمکو تو اکبار لے چلے

دن کون سا وہ ہوگا کہ تقدیر ہمکو صدقؔ
اس ہند سے مدینہ کے دربار لے چلے

اس جیفۂ دنیوی کو خریدار لے چلے
عقبیٰ کیا کے دین کے دیندار لے چلے

سمجھے گلشن جنان کی نہ پروا ہے ہمیں
ہم دل سے حب شافع مختار لے چلے

دنیا سے کوئی عدل تو ہمراہ لے چلا
حیف آہ ظلم کر کے ستمگار لے چلے

دنیا سے کوئی عقبی کما کر کے لے چلا
ہم ساتھ اپنے دنیا کا انبار لے چلے

کوئی خوشی سے پھرتے ہیں دنیا میں شادماں
کوئی غمی و رنج کا طومار لے چلے

آبادی سے غرض ہے نہ جنگل سے ہمکو کام
ہم درد عشق یار سے کہسار لے چلے

کوئی پڑا ہے رنج میں کوئی خوشی میں ہے
ہم جی میں اپنے خواہش دلدار لے چلے

کوئی تو کار خیر میں مصروف رہ چلا
بوجھ اپنے سر پہ رکھ کے گنہگار لے چلے

افسوس ہمنے دیکھا نہ وہ مہ لقا کبھی
اب دل میں آہ حسرت دیدار لے چلے

کوئی خیال یار میں کوئی وصال شوق
ورد دربار تو ہم بھی اشعار لے چلے

ہمکو ستاتا رہا یہ نفس بدخبیث
ساتھ اپنے روز کی ہی تکرار لے چلے

ہم دنیا سے نہ لے چلے کچھ پوٹ باندھ کر
اے صدقؔ بس گناہ کا انبار لے چلے

ہمارے حامی محمدؐ ہیں دو جہاں کے لیے
بغیر گنتی فضایل رسول حق کے ہیں
پڑھینگا دنیا میں جو کہ حبیب حق کی ثنا
رہے پناہ میں ـ ہووی نہ کچھ ضرر اسکا
کوئی ہے دنیا کا طالب کوئی ہے عقبی کا
نماز روزہ کرے ہے جو نور پاکے ساتھ

نہیں ہے خطرہ ہمیں کچھ گناہ سے مطلق
نہیں ہے پیاس ہے دہشت ذرا ہم امت کے
بشر رہوینگا رحمت سے کوئی بھی محروم
رسل تو باندھے کھڑے ہونگے صف قیامت میں
درود پڑھنے سے لگتے ہیں نخل جنت میں
جو اچھے لوگ ہیں کرتے ہیں کار عقبی کے
حدیث آئی ہے جو کہ نماز پڑھتے ہیں
یقین ہے دنیا میں ہو پہنچے نہ کچھ بلا انکو
مادر پدر سے زیادہ ہی الفت رسول ہم سمجھو
کوئی بچا نہیں رہوینگا یہاں مصیبت سے
ہمیں پناہ تو اصلا نصیب ہے شیطان سے
پڑھی ہیں پرسنا ہے ابی نفس جو تو مصروف
قرآن سن کے سے اوسے ہے دلہن رونا جو
قرآن بند رکھو غیر وجہ دان میں
بلند ہووے گی گردن تو حشر میں اوسکی
کرو نہ بیہودہ بات بک کے تم دشمن گندہ
بروز حشر صفت کیا ہو پڑھنے والوں کی

ہمیں یہ کافی ہے نام اونکا حرز جان کے لیے
بڑا سا چاہیے دفتر ہمیں بیان کے لیے
تو قند انجینگا محشر میں اوس زبان کے لیے
جو ذکر احمد مرسل کرے امان کے لیے
ہمیں تو کافی اب احمد ہیں اپنی جان کے لیے
نہ یہ یہاں کے لیے ہے نہ یہ وہاں کے لیے
ہیں مہربان حضور ہی تو کل جہان کے لیے
ایسے شہ اس جگہہ ہوئی شہ شہان کے لیے
آئے رسول حق کے ہیں رحمت جہان کے لیے
واں تخت ایک ہوویگا شاہ زمان کے لیے
ابی عاشقو لگاو شجر اب وہاں کے لیے
نہ کام اپنا ہوا کوئی اب وہاں کے لیے
اونکے تو ہاتھ ہوونگے سیمیں نشان کے لیے
جو نام لیوین محمدؐ ہیں حرز جان کے لیے
عشق اب رسول فرض ہے پیر و جوان کے لیے
بشر تو آئے ہیں دنیا میں امتحان کے لیے
ذکر اب رسول ہمکو ہے جائے امان کے لیے
کچھ کار خیر چاہیے کرنا وہاں کے لیے
منہ سے یہ روحی ہوئے ہیں نہ کچھ زبان کے لیے
مدام پڑھنے کی تاکید ہے قرآن کے لیے
رہے کمر کو جو باندھے ہے یاں اذان کے لیے
ذکر خدا ہے کافی حلاوت زبان کے لیے
واں اک محل ہو موتی کا قرآن خوان کے لیے

پڑھا ہو نمازوں کو اب صدق دل سے یارو تم
حق سے نہ یہہ معاف ہے پیر و جوان کے لیے

فراق احمد مرسل میں دلکو بیقراری ہے
رہا کرتی ہے جسکو عشق احمد میں خماری ہے
کرے کس کس طرح حق کی نعمتوں کا شکر اب بندہ
جسے ایسا مزا بخشے گا وہ ہی خوب جانے ہے
بچا دے تو خداوندا عذاب قبر سے مجکو
گذر ہو وےگا پل پر سے سبھی عالم کا تم جانو
نہ دہشت قبر میں اوسکو نہ خطرہ ہو قیامت میں
وہ بیشک جنتی ہے جو نبوت کا کرے اقرار

سحر کو آہ و زاری ہے تو شب اختر شماری ہے
نہ عقبے سے اوسے مطلب نہ جنت اسکو پیاری ہے
ہیں بیحد نعمتیں اوسکی کہاں گنتی شماری ہے
یہہ آگے اسکے دنیا کیا حقیقت میں بیچاری ہے
گناہوں کی میرے کندھے پہ گٹھری ایک بھاری ہے
اوتر جاوی وہ ایک پل میں کری جو ذکر باری ہے
خدا کا ذکر اب دل سے زبان پہ جسکے جاری ہے
نہ لاوے جو کہ ایمان بس وہی جانوں کہ ناری ہے

پڑھے جو صدق دل سے تو نمازوں کو وضو کرکے
مکان تیرا تو جنت ہو خدا کو یہہ ہی پیاری ہے

خدا کی حمد تم جانو بڑی نعمت گذاری ہے
مرے مونہہ سے رسول دوسرا کا نام جاری ہے
یہی ہے نام احمد بس میرے ہر وقت جاری ہے
شب ہجران میں ہر وقت سے بڑی ایک بیقراری ہے
دل مضطر تو کرتا اسطرح کیوں بیقراری ہے
یہاں محفلیں انکی یہہ کس گل کی طیاری ہے
خدا بھی ذکر کرتا ہے فرشتوں سے بہت اوسکا
زبان آلودہ عصیاں ہے لکھوں کیا حمد باری میں
نہیں امید برآتی بڑے ہیں انتو حسرت میں
بیشک گو نکو خوش آوے حقیقت میں صفت

وہی بندہ تو بہتر ہے جو کرتا ذکر باری ہے
مجھے توصیف میں اونکی نہایت شرمساری ہے
مجھے اس نام سے الفت تو لگتی بہت پیاری ہے
میرے سینہ سے ہر دم جیغ اوٹھتی آہ و زاری ہے
سفر کر اب مدینہ کا تجھے کیوں اضطراری ہے
چمن میں خوش ہیں طائر آمد فصل بہاری ہے
دہن سے نام احمد جب نشر کے رہو جاری ہے
مجھے اپنے گناہوں سے بڑی ایک شرمساری ہے
نہیں معلوم اب قسمت میں لکھا کیا ہماری ہے
مجھے تعریف حضرت بہت لگتی سب سے پیاری ہے

صفت گل کی کرے کوئی عندلیب کرے کوئی ۔ تجھے تو صحبت آل مصطفیٰ کل سے پیاری ہے
ہے جو نام احمد کو پڑھتے ہیں درود اون پر ۔ بہ مستی رہتے دنیا میں ہمیشہ اوسپہ خواری ہے
کروں تعریف کیا حضرت زبان میری تو قاصر ہے ۔ مگر دل کو لگے تو صحبت اونکی تجکو پیاری ہے
شب اسریٰ میں کہتا تھا براق حسرت سے جل جل کر ۔ چلے ہیں استخوان میری اب آئی تشنگی باری ہے
گئے جبریل جنت میں براق ایک پایا گوشہ میں ۔ جھکانے سر کو بیٹھا ہے لہو آنکھوں سے جاری ہے
یہی جبریل لکھتے ہیں غمگین تھے حضرت ۔ بلا شک آپ کی امت تو حق کو سب سے پیاری ہے
فراق احمد مرسل میں لکھتے ہیں اویس ایک دن ۔ بدن تو جل چکا سارا اب آئی دل کی باری ہے
بلال ایک روز لکھتے تھے تھا شوق میں غلبہ ۔ محبت کا بہ سبب دل میں لگا ایک زخم کاری ہے
صہیب عاشق والا ہی تھے مشتاق خدمت میں ۔ سجاؤں روم میں ہرگز مجھے خدمت ہی پیاری ہے
فقط ایک یوسف مصری کی ہی عاشق زلیخا تھی ۔ یہاں مشتاق حضرت کی جدائی دل پہ ساری ہے
یہی جبریل لکھتے ہیں در اقدس پہ آ کر ۔ بڑی منظور حق کو اب تمہاری پاسداری ہے
کہا جبریل نے ایک شب در دولت پہ حاضر ہو ۔ چلو اب عرش پر حضرت تمہاری یادگاری ہے
محل آراستہ جنت کے دیکھو ذرا چلکر ۔ تمامی خلق سے زیادہ بڑی خاطر تمہاری ہے
چلوں میں ہمرکابی میں یہی ہے آرزو میری ۔ یہ عمر اپنی اسی شب کی تمنا میں گذاری ہے
فلک سے آ ملا ایک سیمرغ در وازہ پہ لکھتے ہیں ۔ تمہارے واسطے رضوان نے جنت کیا سنواری ہے
تعشق سے یہ کہتے تھے شب اسریٰ کہیں یوسف ۔ اب ان آنکھوں سے دیکھوں میں کہاں حضرت کی سواری ہے
در فردوس آ رضوان قدم لیکر یہی بولا ۔ چلو فردوس میں حضرت کہ کیا کچھ اب طیاری ہے
گئے فردوس میں حضرت ادب بولا رضوان ایسے ۔ برائی امت حضرت یہ جنت سب سنواری ہے
صفت جنت کی ایک ادنیٰ بیان کرتا ہوں میں یارو ۔ ہر ایک تختہ میں ہر گل کی ہنسی لب ایک کیاری ہے
صفت جنت کی رضوان کر سکتا ہے یہی ایک ۔ ہمیشہ حکم حق سے رہتی یہاں پہ شکباری ہے
گئے بہشت میں جب حضرت کہا ایک ایوان ۔ حروف تب سے قبہ میں ہوئی ایک نہر جاری ہے
سبھی مغاعم آتا تھا شب معراج میں حضرت ۔ خدا کو خلق سے امت تمہاری بہت پیاری ہے
خدا احسان کری مولیٰ قیامت کو نہیں تجھپہ ۔ گناہوں کا میری سر پہ پڑا ایک بوجھ بھاری ہے

دکہا دے صدق کو روضہ تو جلدی سے خداوندا
یہی ہے التجا تجہہ سے میری اب انکساری سے

بزبانی جبرئیل علیہ السلام

نادری سے نادری دیکہا تجہے
بہتر و اعلیٰ شہا دیکہا تجہے

منبع جود و عطا دیکہا تجہے
رہبر خلق خدا دیکہا تجہے

عرش اعلیٰ پر شہا دیکہا تجہے
چہرۂ اقدس پہ آ دیکہا تجہے

خوش بیان و خوش خصال و خوش جمال
مہ لقا سے مہ لقا دیکہا تجہے

پار کابی میں یہی لکھتے تہے وہ
حق سے اے شاہا ملا دیکہا تجہے

سدرہ پہ جا کر یہی کہنے لگے
صاحب حلم و حیا دیکہا تجہے

سب پہ بخشش ہے عنایت اور کرم
چشمۂ فیض عطا دیکہا تجہے

عام ہے رحمت خلایق پر بڑی
بخشش بحر سخا دیکہا تجہے

میں ہی عاشق اور شیدا ہو گیا
سب سے اعلیٰ مصطفیٰ دیکہا تجہے

آج میں نے محو ہو کر غور سے
دیدۂ قربی شہا دیکہا تجہے

حق تعالیٰ

فکر ہے امت کے ای پیغمبر رسول
درد و غم میں مبتلا دیکہا تجہے

بہر امت ای میرے پیارے حبیب
ہر گہڑی کرتے دعا دیکہا تجہے

واسطے امت کے ہر شام و سحر
چشم گریان مصطفیٰ دیکہا تجہے

اپنی شفقت سے کرم سے فضل سے
اپنا آئینہ شہا دیکہا تجہے

بزبانی اسرافیلؑ

صور میں لکہتے تہے اسرافیل یہہ
حق تعالیٰ سے ملا دیکہا تجہے

ایسی صورت کا نہیں کوئی بشر
جیسا ہمنے ای شہا دیکہا تجہے

دوستون نے صدق سچ ہے یہہ کہا
شاعر مسکین گدا دیکہا تجہے

بزبانی حضرت صدیق اکبرؓ و عمرؓ

سب سے برتر مصطفےٰ دیکھا تجھے — رحمت عالم شہا دیکھا تجھے
غار پر آکر یہی کہنے لگے — فکر امت میں گھلا دیکھا تجھے
کی نہ دنیا پر کبھی کچھ التفات — اپنے مولا پر فدا دیکھا تجھے
رو رہے دیکھے تھے یہی اصحاب سب — یاد حق میں ہے لگا دیکھا تجھے
کہتے تھے فاروق ایمان لائے جب — عطر میں ہمنے بسا دیکھا تجھے
ہو گیا تجھ میں اے امی لقب — جگر ہی ہمنے قبا دیکھا تجھے
غور کرکے جب نظر صورت پہ کی — آئینہ حق کا شہا دیکھا تجھے
کہتے تھے عثمان ایک دن برملا — رنج و راحت میں سدا دیکھا تجھے
اے مری ہادی مرے رہبر رسول — سب سے زیادہ خوش ادا دیکھا تجھے
ہوں میں دنیا کی ہوس سب خواہشیں — جب سے ہمنے مصطفےٰ دیکھا تجھے
کہتے تھے یہ ہی علیؓ نامدار — بہترو اعلےٰ شہا دیکھا تجھے
بولے حضرت سے یہی مولا علے — حب حق میں ہے فنا دیکھا تجھے
دل فدا ہے جان فدا ہے شاہ امم — ہر گھڑی تابع رضا دیکھا تجھے
خادموں سے اُف تلک بولے نہیں — مشرکوں پر بس خفا دیکھا تجھے

نفس

نفس سرکش ای عجبی ای حیلہ ساز — حب دنیا میں پڑا دیکھا تجھے
خلق میں مانند مگس شہد کے — نفس ہے ہمنے پھنسا دیکھا تجھے
یاد حق سے تو رہا غافل سدا — کھیل و بازی میں فنا دیکھا تجھے
گل کھلاتے باغ دنیا میں مدام — ہمنے ای باد صبا دیکھا تجھے
ظاہرا میں تو نظر آیا نہیں — خواب میں ای مبتلا دیکھا تجھے

شیفتگی سے صدق پہ کہتے اویس
دل کا اپنے آئینا دیکھا تجھے ؂

کسکی مجال تھی یہہ پیمبر کے سامنے / لاتا جو اپنا رخ وہ پیمبر کے سامنے
دہشت نہین حساب سے ہرگز ذرا انہے / طومار سب کہ کھلینگے پیمبر کے سامنے
خطرہ نہین ہے انکو بد اعمال سے ذرا / نیکی بدی تلے وان پیمبر کے سامنے
رکھتے ہین کینہ دل مین صحابہ سے جو بشر / ہونگے ذلیل وہ تو پیمبر کے سامنے
پوچھین جواب جبکہ نکیرین قبر مین / دون مین جواب انکو پیمبر کے سامنے
جھٹلایا ہے رسول کو جو تمنے کاذبو / معلوم تمکو ہوگا پیمبر کے سامنے

ہے تجھ سے التجا یہہ خداوند ذوالجلال
ہو مدح خوان یہہ صدق پیمبر کے سامنے

کیا تاب چاند کی رخ انور کے سامنے / کرتا جو اپنا مونہہ شہ اطہر کے سامنے
سورج کی کیا مجال تھی خوبی جمال مین / جو تاب لاتا روی منور کے سامنے
کیا زلف عنبرین تہین مشکی تہین دور سے / تھا عطر ہیچ موئی معنبر کے سامنے
جو گرد بیٹھتے تھے صحابہ رسول کے / تارے ہون جسطرح مہ انور کے سامنے
شمع کے گرد پھرتا ہے پروانہ جسطرح / تھے اسطرح بلال پیمبر کے سامنے
رہتی تھی لگی احمد مرسل کی پتلی / جسطرح طفل روتی ہے مادر کے سامنے
کرتے صہیب روی منور کی ٹکٹکی / جسطرح کوئی دیکھے ہے دلبر کے سامنے
ہین رہنما تمہارے محمد سے پیشوا / رستہ نہووے گم کبھی رہبر کے سامنے
محشر مین پیاس سے کہین پانی نہین ملے / وان ہوگا پانی ساقی کوثر کے سامنے
تصدیق کی نہ جسنے رسالت مآب کی / ہو وہ ذلیل خالق اکبر کے سامنے

اس آرزو مین رہتا ہے مدت سے یہہ شہا
کس روز صدق بیٹھے تیرے در کے سامنے

صدا یہہ غیب سے آئی کہ تم افضل ترین نکلے / رسولون مین تمہین محبوب رب العالمین نکلے

کرم فرمائی رب العلمین امیں سخن شفیع بیشک
ملیگی غیب سے روزی اسے بی شبہ او بیشک
بچے وہ نار سے دوزخ کی اور ہو داخل جنت
شفیع عالم سے آدم نے کہا سب اجمعین اُس شب
برائی جنگ روز بدر جب یکجا ہوئے کافر
عداوت جو دلوں میں صحابہ سے رکھے خفیہ
زیارت خواب میں ہو جائی جسکو شاہ عالم کی
خداوندا جب تک ہوا ہے زیارت مدینہ کی
نکلا یک ہو گیے طفلی میں جو ایکدن امام دین
شمیم جانفزا سے میں معطر ہوں کہاں قسمت

ہر ایک ساعت دہن جسکے سے خیر الرحمن نکلے
جو ہر لحظہ زبان اُسکی سے خیر الرازقین نکلے
جو ہر دم جان و دل سے اُسکے رب العلمین نکلے
میری فرزند فرزندوں میں تم تو بہترین نکلے
تو اوس جا شوکت و عظمت سے خیر الواصلین نکلے
بروز حشر اپنی قبر سے وہ سہگین نکلے
تو بنکر نور روشن قبر سے وہ مہ جبین نکلے
تو اس دنیای ویران سے نہ تیر الکثرین نکلے
تو مضطر ہو کے اُنکو ڈھونڈتے خیر الامین نکلے
تمہاری زلف مشکین سے جو بوی عنبرین نکلے

کرے جو صدق جی سے کعبہ یثرب کی چاروں ہی
تو اوسکے خاکساروں میں معزز بالیقین نکلے

حق کی اونہوں نے آنکھ سے تنویر دیکھ لی
تصدیق جسنے کی ہے رسالت رسول کی
شہر بشہد ہو گیا ہوں گناہوں سی اپنے میں
جنگ اُحد میں بہاگ گئے تھے کافر بچا کے جان
پہر و لیل جمع ہوئے کبر اور یہود
بہیج آپکو دیا تنہا ابو جہل نے بڑا
فردوس میں جو پہر بچے تھے معراج کو بھی
قسمت بلند اوسکی ہے جو کہ مدینہ جائے
بعد از نبی کے اوسنے تو دیکھا رسول کو
ایمان لائے خطبہ سنت شاہ ذی کرم
پہر خطبہ پہ لائے نہ ایمان جو بادشاہ

قرآن کی جنہوں نے ہے تفسیر دیکھ لی
دوزخ سے اوسنے بچنے کی تدبیر دیکھ لی
گر دین خواہشوں کی جو زنجیر دیکھ لے
نکلی ہوئی جب آپ کی شمشیر دیکھ لی
پست ہو گئے جب اپکی تقریر دیکھ لی
پہر اوسنے اپنی ذلت و تحقیر دیکھ لی
نبیوں نے آپکی وہاں توقیر دیکھ لی
دنیا میں اچھی اوسنے یہہ تقدیر دیکھ لی
جس شخص نے کہ صورت شبیر دیکھ لی
جب آپکی لکھی ہوئی تحریر دیکھ لی
اپنی اونہوں نے خوب ہی تحقیر دیکھ لی

نازاں ہوئے تھے اشقیا تدبیر اپنی پر	تہرا گئے جو آپ کی تدبیر دیکھہ لی
بیٹھے رسول بیٹھے منافق خموش سب	قرآن میں جو آیت تطہیر دیکھہ لی

بیمار اچھے ہوئیں جو لیں صدق دل سے نام
نام نبی میں ہمنے یہہ اکسیر دیکھہ لی

راہ خدا میں جسنے کہ تحقیر دیکھہ لی	جنت میں اوسنے جا بنی تدبیر دیکھہ لی
ہے خوش نصیب دنیا میں اور آخرت میں وہ	جسنے مدینہ جانے کی تقدیر دیکھہ لی
وہ جانے خوب مرتبہ آل رسول کا	قرآن کی جسنے آنکھہ سے تفسیر دیکھہ لی
گٹھری بندھی ہوئی ہے گناہوں کی سر پہ آہ	نادم ہوا ہوں دل میں جو تقصیر دیکھہ لی
لڑنے نبی سے نکلے تھے کفار روز بدر	کیسی اونہوں نے خواری و تحقیر دیکھہ لی
ہوئی تحاشہ کرنے تھے کفار بدر میں	چلتی ہوئی نبی کی جو شمشیر دیکھہ لی
حجت میں کیسے کیسے وہ مشہور تھے عرب	قایل ہوئے نبی کی جو تقریر دیکھہ لی
عرش بریں پہ حق سے ہوئے جا کے ہمکلام	حور و ملک نے آپ کی توقیر دیکھہ لی

جاوے بلا بصدق سے کوسوں تلک اوڑی
ورد نبی میں ہمنے یہہ اکسیر دیکھہ لی

بشر جو راہ خدا میں قدم اوٹھا کے چلے	نہ اس جہاں میں ہرگز وہ ڈگمگا کے چلے
بشر کو چاہیے مضبوط ہو رہی بہر خدا	نہ اپنے پاؤں کو لغزش سے ڈگمگا کے چلے
بشر جو حکم اطاعت رسول میں ہو سکے	وہی تو دولت عقبے کو لیں کما کے چلے
فرشتے اونسے کہتا ہے یوں خدائی پاک	وہ میرا بندہ ہے بہتر جو سر جھکا کے چلے
تصدیق کی جو نبی کی وہی تو اچھے ہیں	اونہوں نے کہائی ہے ٹھوکر جو سر اٹھا کے چلے
جو پیچھے ہو کے چلے ہیں وہی تو پہونچے ہیں	وہی گرے ہیں زمیں پہ جو سر اوٹھا کے چلے
جنہوں نے کہنا نہ مانا رسول کا اپنے	وہی تو دنیا میں اپنے تئیں گرا کے چلے
ہوئے ہیں پیدا جو دنیا میں آج تک انسان	وہ کب سرائے دو روزہ میں گھر بنا کے چلے
جنہوں نے ظلم و ستم سے پرایا مال لیا	وہ اپنے سر پہ ہیں بار گنہ اوٹھا کے چلے

اوسی کا مرتبہ ہوویگا حشر مین زیادہ   جو اپنے آپکو اس دہر مین گھٹا کے چلے
وہی تو دیکھیگا دیدار حق قیامت مین   بشر جو آپ کو ہی وصف بان بنا کے چلے
یقین ہے خلد برین مین فرد ہوونگے   خدا کی راہ مین جو جو قدم بڑہا کے چلے
جو نام لیوے رسول کریم کا دن رات   نجات عقبی کی اکو دنیا سے وہ کرا کے چلے
سیاہ کار و نیہ الطاف ایسا ہے اونکا   کہ مژدہ عفو کا دنیا مین وہ سنا کے چلے
وہی تو ناری ہے بس اہل دوزخی لاریب   جو لوگ تیری رسالت سے منہہ پہرا کے چلے
بشر جو محفل میلاد مین کہین جاوے   تو عطر ملکے وضو کرکے اور نہا کے چلے
یہان جو مجلس میلاد کا ارادہ کرے   تو بوئے عطر سے کپڑون کو وہ بسا کے چلے
زمین پہ وقت ولادت جو جبرئیل آئے   ی کو حلہ خلد برین پنہا کے چلے
جو آئے حضرت روح الامین رسول کے پاس   بہ بوہائے جنان آپ کو کہلا کے چلے
چلے زمین سے فلک پر جو احمد مختار   جلو مین اونکے فرشتے بڑے بندہا کے چلے
بڑی تمنا تھی رضوانکو ایک عرصہ سے   کہ پیشوائی مین ہمراہ مصطفے کے چلے
اگر مدینہ کی تقدیر رہبری کردے   بغل مین بندہ بھی یہہ بوریا دبا کے چلے
الہی کونسا وہ روز آئیگا جا بین   کہ یہہ فقیر مدینہ مین مصطفے کے چلے
یہہ آرزو ہے کہ دنیا سے جب سفر ہووے   تو بندہ سینہ پہ نام نبی کہدا کے چلے

غریب صدق کی لیل و نہار ہے یہہ دعا
کہ یارکاب یہہ جنت مین مصطفے کے چلے

تجہی کو حمد ہے مولا کہ کہانا تو کہلاتا ہے   گنہ تقصیر ہو روزی نہ مجہسے تو ہٹاتا ہے
بڑا ستار ہے شاہا عجب تیری غیوری ہے   گنہ بندہ تو کرتا ہے تو عیبون کو چہپاتا ہے
اوٹھا دے بہوکا ہے سکو تیری ہی شان ہے ایسی   کسیکو تو خداوند نہین بہوکا سلاتا ہے
کسیکو نعمتین دیتا ہے گہر بیٹہے بہت اچہی   کسیکو در بدر خواری و ذلت سے پہراتا ہے
تو ہے رزق رسان ایسا کہ جسکی کچہہ نہین حد ہے   تو ہی روزی پرندونکو بلا محنت کہلاتا ہے

خداوندا تو ہے خالق تو ہی ہے رازق مطلق
خلایق کی وہ نظروں میں بڑی رتبہ کا ہے انسا
اثر کیا بڑے ہے وعظ اوسکا دلوں میں ہر بشر کے بس
پڑا پھرتا ہے غفلت میں نہیں کچھہ ذکر سے کرتا
قیامت میں اوٹھاویگا وہ سختی اور کلفت کو
نہ بستی سے غرض اوسکو نہ دنیا سے اوسے مطلب
یہ جیتے جی کے سب جھگڑے ہیں کنبہ اور رشتہ کے
کسی عاشق سے پوچھا تہا کہ تجھہ پر کیا گذرتی ہے
یہ کوچہ عشق ہے بیڈھب نرالے ڈھنگ کا یارو
ملیگا ایک درجہ بس قیامت میں بڑا اوسکو
وہ موتی ہوگا محشر میں سمجھہ لینا ضرور اسکو
ثواب اسکا سمجھہ لیجو تلاوت سے بہت زیادہ
کریں جنات رحمی اور تکیہ بوڑھی سب ملکر
کیسکی کچھہ نہیں طاقت کسی کی کچھہ نہیں قدرت

نہ جسے چاہے کہلاتا ہے جسے چاہے پلاتا ہے
تواضع انکساری ہے جو اپنے کو گراتا ہے
خدا کے واسطے عالم نصیحت جو سناتا ہے
عبث تو اسے فنا دنیا میں ناحق دم گنواتا ہے
کسیکا ایک ذرہ بھی جو کوئی دل دکھاتا ہے
خدا کی یاد میں اپنا جو کوئی دل لگاتا ہے
گئی یہ روح جب تن سے کسی کے کچھہ نہ آتا ہے
کہا مالک میرا سید رولاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے
ہنساتا ہے رولاتا ہے کہ تو بے پرچا جھپکاتا ہے
بلا سے نبوی بندہ جو سر اپنے اوٹھاتا ہے
خدا کے واسطے آنسو جو دنیا میں بہاتا ہے
کسی بندہ کو ایک لقمہ جو کھانا تو کھلاتا ہے
خدا اوسنے کرم سے اپنے بندوں کو بچاتا ہے
جسے چاہے تو ہی مولا در کعبہ دکھاتا ہے

بڑا غافل ہے حق سے تو نہ کچھہ اب ہوش ہے تجکو
یہی دنیا عبث اے **صدق** جان اپنی کہپاتا ہے

مجھو جسکے دلمیں عشق احمد کچھہ سماتا ہے
مزا آیا ہے جسکو احمد مرسل کی الفت میں
خلوص دل سے الفت سے محبت سے وضو کرکے
ادب سے اور قرینہ سے ذرا چپ خموش ہوکر
رسول حق کے قربان میں ہیں دوزخ سے کیا خطرہ
پہونچ اونکی سمجھنا تم دربار اقدس تک
وہ بے کھٹکے وہ بی پرسش چلا جاویگا جنت میں

وہ دل دنیا و ما فیہا سے سارا پھر اٹھاتا ہے
لٹا کر مال و زر اپنا وہ عقبے پھر کماتا ہے
پڑھے ہے جو درود انکو گنہ وہ سب مٹاتا ہے
غزل اب نعت میں دیکھہ تضمین اخضر سناتا ہے
ارے واعظ بھلا ہمکو تو ناحق اب ڈراتا ہے
فنا ہو عشق احمد میں جسے کچھہ وجد آتا ہے
نبی کی راہ میں جو زحمت سے اٹھاتا ہے

بغیر از پیر کے رستہ کبہی ہرگز نہین ملتا
خدا کی راہ کا رستہ تو مرشد ہی بتاتا ہے

وہی ابرار ہے بیشک وہی صدیق ہے بیشک
رہا خدمت مین جو حضرت کی جو آنسو بہیہ بہاتا ہے

خلوص دل سے پڑہتا ہے جو حضرت پر درود وبکو
وہ ابرارونکے دفتر ہی مین نام اپنا لکہاتا ہے

اسی حسرت مین رہتا ہے یہہ مسکین صدق بیچارہ
خدا و نہ مدینہ طیبہ تو اسکو کب دکہاتا ہے

قدرت ہر ایک شئے مین ہے اللہ کے نور کی
کیا دہوم ہو رہی ہے اوسکے ظہور کی

سوجی ہے یہہ ہی بات بہت تجکو دور کی
فردوس بہی بنی ہے محمد کے نور سے

رضوان کو حکم پہونچا کہ فردوس مین ابہی
جا کہول دے تو کہڑکیان نزدیک و دور کی

ہوگا ظہور آج کسنہ مشتاق تہا ت سکا
طیار ہی بہت جلد ہو حور و قصور کی

رہوے نہ کوئی آج جہنم کی نار مین
مرضی یہی ہوئی ہے خدای غفور کی

جنت اوسیکے واسطے حق نے بنائی ہے
جسنے کہ دل سے کی ہے اطاعت امور کی

جسنے کہ ایک مرتبہ دیکہا رسول کو
پہر اوسکو کیا تمنا ہے حور و قصور کی

افلاک پر گئے ہین محمد رسول پاک
معراج موسوی ہے فقط کوہ طور کی

جو قوم تابعداری احمد سے ہو بغی
یہہ بات اوس شقی کی سمجہنا غرور کی

امی امتان موسوی و عیسوی تہین
فرقان کے آگے کیا رہی حاجت زبور کی

ہم امتان خاص کو کیون ہو غم و الم
مہر و وفا تو ہم پہ بڑی ہے حضور کی

بندے ہین ہم خدا کے تو ہین امت رسول
رحمت ہے ہم غریبون پہ رب غفور کی

دنیا مین جو مطیع ہے رسول کریم کا
محشر مین پائیگا وہ صراحی طہور کی

عالم مین جو کہ طالب اللہ ہے بشر
دہشت نہین صراط سے اوسکو عبور کی

محشر مین جو کہ دیکہے خدائی کریم کو
خواہش پہر اوسکو ہو نہین حور و قصور کی

دوزخ مین وہ نجائیگا جانون یہی بشر
تصدیق جسنے کی ہے پیمبر کے نور کی

زندونکو چاہیے کہ غنیمت گنین حیات
مردے تو انتظار ہی مین ہین نفخ صور کی

محشر تلک وہ چین سے سوویگا قبر مین
جسنے کہ کی خواب مین زیارت حضور کی

جلد ہی دکہا مدینہ تو پہر خدا رسول
ناشاد غم الم مین پڑا رہتا ہون شہا
احمد کا نام سنکے نہ بھیجے درود جو
ذریعہ ہے نام احمد مرسل کے اے کریم
دن ہو وہ کونسا کہ مین پہونچون مدینہ مین
ہوگی گھڑی وہ کونسی جاؤن بقیعہ پاک
مولود پڑہنے والون کا ہے مرتبہ بڑا
ہر وقت شکر چاہیئے پروردگار کا
جنت مین جا کے ہونگے سب اونکی سبیل
کرلے دعا تو میری خداوند یہہ قبول

اب اضطرابی بہت ہے مجھ ناصبور کی
صورت اس ہند مین نہین کوئی سرور کی
یہہ بات ناپسند ہے اوس پیشور کی
اب عذر خواہی کرتا ہون اپنی قصور کی
امید کب بر آتی ہے مجھ ناصبور کی
جاکر وہان کرونگا مین زیارت قبور کی
اب مدح خوان کو چاہیئے جو کی بلور کی
نعمت گذاری کرنی ہے واجب شکور کی
کیسی سبیل ہی وہ شراب طہور کی
مرنے سے پہلے ہو دی زیارت حضور کی

محشر کا ذکر چاہیئے ہر وقت تجکو صدق
رحمت نہ رہو سے پہر تجہے یوم النشور کی

شان احمد مین لکھون کیا میرا جگر اکیا ہے
نام احمد کا بہرے دلمین سمایا گیا ہے
ملکوت اور بشر سب ہی کہتا ہے خدا
نہین لکھہ سکتا مین تعریف محمدؐ عربی
جب زبان پر میری آتا ہے محمدؐ کا نام
وصف قامت شہ لولاک کرون کیا مین رقم
جو کہ اوصاف نبی لکھے ہین وہ سب تھوڑی ہین
آپ کا نام مبارک ہے شفاء بیمار
روز محشر جو محمدؐ تیرے ہو دینگے شفیع
سب گنہگارونکو اللہ سے بخشا ئینگے وہ
کھینچکر رنج والم کر تو مدینے کا سفر

اونکی توصیف مین قرآن سے ہویدا کیا ہے
شرم سے کہہ نہین سکتا میرا رتبا کیا ہے
نام احمد سے زیادہ مجھے پیارا کیا ہے
دیکھہ لو شوق سے قرآن مین پیدا کیا ہے
نور منکر وہ میری سونہہ سے لپٹا کیا ہے
مین تو مولا ئے نبی ہون میرا رتبا کیا ہے
وصف اس بحر مین حضرت کا سمایا گیا ہے
نام پر آپ کے قربان دل شیدا کیا ہے
سن اے صلعم دل نالان تجھے خطرا کیا ہے
ہم سیہ کارو نکو اندیشہ فردا کیا ہے
ناحق اس کا ہمش دنیا مین تو بیٹا کیا ہے

دام دنیا مین پہنسا رہتا ہے وحشی کیطرح
چھین دیبن مین عمر اپنی کو ضایع کرکے

بجز مدینہ کی زیارت کے نہین تیرا علاج
مین مدینہ کی زیارت کو نہ پہونچا ابتک

مین مصیبت مین پڑا پہرتا ہون مارا مارا
ناز سے امت احمد کو یہہ کہتا ہے خدا

کار دنیا مین تو مشغول جو رہتا ہے سدا
کہر کے کامون سے فراغت کو تو حاصل کرلے

رات دن لہو مین عمر اپنی کو کہو یا غافل
کیڑے کہاوینگے تجہے قبر مین ایکدن افسوس

ہڈیان خاک مین ملجا وینگی تیری مغرور
پہینونی کا بہی سنتا نہین لازم تجکو

مال و زر چہوڑ کے دنیا کا تو جاویگا ضرور
یا دمولا مین شب و روز بسر کر اوقات

یاالہی مجہے اوس روضۂ اقدس کو دکہا
تیرے ہی نور سے معمور ہین گلشن بن شجر

ابر رحمت جو گہرا رہتا ہے روضہ پہ مدام
سبز گنبد کو مدینہ مین تو دیکہیگا ضرور

چاہ زمزم سے تو بہتر نہین دنیا مین کنوان
شب معراج مین براق نے شوخی جو کری

وقت رخصت کے یہ اصحابون سے حضرت نے کہا
جبکہ سمجہے شہ لولاک زمین سے اسمان ق

ہوش کی آپنے رد کہ خدا نے جہان

جا تو اب روضۂ انور کو ترستا کیا ہے
اب تلک خواب مین غفلت کے تو سوتا کیا ہے

راستا ملے تو مدینہ کا تو تڑپتا کیا ہے
دیکہیے بخت زبون سے مرا اتنا کیا ہے

اب مرا سینہ مین رہنے کا ٹہکانا کیا ہے
جو مدینہ کو نہ دیکہے تو وہ بندا کیا ہے

کیون تو واہی کی طرح شہر مین پہرتا کیا ہے
اسقدر قصہ مین دنیا کے تو پہنستا کیا ہے

حالت نزع مین اب سر کو تو دہنتا کیا ہے
کپڑے باریک پہنکر تو سنورتا کیا ہے

اب اترا کے تو دنیا مین اکڑتا کیا ہے
ستم و ظلم سے ہر دل کو دکہاتا کیا ہے

دہر فانی مین تو دل اپنا لگاتا کیا ہے
اب تجہے زندگی اپنی کا بہروسا کیا ہے

جس پہ ہر وقت ترا نور برستا کیا ہے
باغ یثرب مین ترا نور جہلکتا کیا ہے

زائر و نور وہ چمن چمن کے برستا کیا ہے
شوق غلبہ سے تو اسوقت مین روتا کیا ہے

تشنگی ہند کے پانی سے بجہاتا کیا ہے
شہ نے فرمایا کہ اب تیری تمنا کیا ہے

غم امت سے میری دل پہ یہہ صدمہ کیا ہے
حق نے فرمایا کہ تحفہ مجہے لایا کیا ہے

گنہ امت کے سوا اور یہہ لایا کیا ہے

وقت رحلت شہ لولاک سے یون حق نے کہا
بخشدونگا تیری امت کو تو رونا کیا ہے

عرش اعظم سے یہہ کہتے ہوئے آئے جبریل ؑ
جب شفیع تو ہے میرا بیڑا آنا کیا ہے

بعد رحلت کے مدینہ مین یہہ کہتے تھے بلال ؓ
کوچ جب کر گئے حضرت میرا رہنا کیا ہے

بعد رحلت شہ لولاک یہہ بولے صدیق ؓ
اب ذرا صدمۂ فرقت کو تو سہنا کیا ہے

بعد رخصت شہ ابرار کے کہتے تھے عمر ؓ
اب لہو سا میری آنکھون سے نکلنا کیا ہے

حسرت و یاس سے گھبرا کے یہ بولے عثمان ؓ
جب سفر کر گئے حضرت میرا جینا کیا ہے

بعد رحلت شہ ابرار علی نے یہہ کہا
سوز فرقت سے میرا سینہ سلگتا کیا ہے

گریہ و شور فغان کر کے یہہ بولے حسنین ؑ
جبکہ نانا نہ رہے پھر ہمین رہنا کیا ہے

گریہ و زاری سے یہ فاطمۂ اطہر بولین
جبکہ بابا نہ رہے پھر میرا جینا کیا ہے

کہتے تھے عاشق جانباز اویس قرنی ؓ
جسنے دیکہا ہے نبی کو اوسے پروا کیا ہے

شان احمد مین لکھے ہین جو یہہ تونے اشعار
دیکھیے اوسکا تصدق تجھے ملتا کیا ہے

صدقہ حسنین کا یارب تو مدینہ کو دکھا
اب زیارت کے سوا میری تمنا کیا ہے

رات دن غنچہ و گل سے یہی آتی ہے صدا
دیکھہ ای بلبل شیدا یہ تماشا کیا ہے

قبر مین حشر مین حامی ہین جو احمد میرے
اب بہلا تجکو گنہ اپنے سے پروا کیا ہے

جا تو اب سونگھہ مدینہ کے گلون کو ای صدق
رات دن عطر حنا مین تو مہکتا کیا ہے

تمام شد

تنبیہ۔ چونکہ مسودہ دیوان صدق کا بہت منتشر اور علیحدہ علیحدہ پرچون پر تہا جو غزلیات ردیف سے رہگئی تہین وہ آگے متفرقات مین لکھی جاتی ہین فقط

متفرقات

آنکھون مین نقشہ چھایا ہے مے کے خمور کا ۔ کیا لطف ایک سمایا ہے دلمین سرور کا
گلشن مین گل کھلا ہے محمدؐ کے نور کا ۔ عالم مین جلوہ پھیلا ہے اوسکے ظہور کا
کیا باغ اور بہشت ہو کیا آسمان زمین ۔ عالم بنا ہوا ہے محمدؐ کے نور کا ✤
وحش و طیور جن و ملک کیا بشر فنا ۔ جلوہ ہے دو جہان مین پیمبر کے نور کا
یہہ جانون قبر وحشت و ہیبت کا ہے مکان ۔ ہے آسرا تو وان ہمین بیشک حضور کا
دیکھیگا وہ عذاب قیامت مین بالضرور ۔ شیوہ ہے جسکو دنیا مین فسق و فجور کا
مرتے ہی وہ تو پہونچیگا جنت مین دوستو ۔ رہتا ہے جسکو ذکر خدا ے غفور کا
دیکھیگی وہ نہ آنکھہ جہنم کی آگ کو ۔ جس آنکھہ نے کہ دیکھا ہے جلوہ حضور کا
ہرگز نہ پہونچے منزل مقصود کو بشر ۔ ایک ذرہ ہو خیال جو دلمین غرور کا
ای نفس کیون ریاض و مشقت نہین کری ۔ توشہ ترا تو کم ہے سفر بہت دور کا
اوس جی سے ہو گناہ نہ سرزد جہان مین ۔ جس دلپہ کھٹکا بیٹھا ہو یوم النشور کا
ہرگز پیاس اوسکو لگیگی نہین ذرا ۔ ایک گھونٹ جو پئیگا کوئی آب طہور کا
واعظ ترے ڈرانے سے ڈرتے نہین ہین ہم ۔ بے آسرا پڑا ہمین وان تو حضور کا ✤
دیتا ہے نعمتین ہمین بیحد و بی قیاس ۔ کب شکر ہم سے ہو سکے رب غیور کا
ای رب نجات دیجو ہمین قبر مین ضرور ۔ اقرار ہم تو کرتے ہین اپنے قصور کا
بیشک ثواب ہوتا ہے اوس شخص کو بڑا ۔ زوار جو کہ رہتا ہے اکثر قبور کا ✤

ای صدق مین تو والہ و شیدا حضور ہون
کچھہ شوق مجکو ہے نہین حور و قصور کا

ق

ایک بندہ ناتوان ہون خدای کریم کا ۔ رحمت سے اوسکے خطرہ نہین ہے جحیم کا
فعل حکیم مین تجھے کیا دخل ہے فنا ۔ حکمت سے خالی کار نہین اوس حکیم کا
کیا کچھہ ہے مہر دنیا مین مادر کہ طفل پر ۔ ایک شمہ اوسکا جانون یہہ لطف عمیم کا
دنیا مین ایک شمہ سے یہہ کچھہ کہ رحم ہے ۔ محشر مین کیا ٹھکانا ہے رحمت عظیم کا

بہتان کذب مکر و دغا و فریب سب
شیوہ کبھی نہ ہووی یہہ انسان فہیم کا

جو زیب دون مین کذب ہے شعر و نکوای فتا
یہہ اب تقاضا ہے نہین طبع سلیم کا

ای نفس کیون دلیری کری ہے گناہ پر
بندہ ہون ناتوان مین خدای عظیم کا

بیشک سزا ہو سخت چغل خور کے لیئے
سمجھے ہین جان جہانون تباہ ہو زعیم کا

ہو گی وعید سمجھے ہین یہہ جان لو ضرور
قرآن مین لفظ آیا ہے بیشک زنیم کا

مت کر خطا ذرا بہی تو ای نفس نابکار
جو دل مین شوق رکھتے تو باغِ نعیم کا

اوتریگا نور حق ترے سینہ مین کسطرح
تو مبتلائے حرص ہے چاندی و سیم کا

بندے ہین اوسکے وہ ہی تو جو چاہی سو کری
مالک اوسیکو جانون صحیح و سقیم کا

بیشک پڑے وہ جاکے جہنم کی نار مین
ایک ذرہ مال کہاوے جو ناحق یتیم کا

ای صدق کیون گنا ہون پہ روتا ہے رات دن
ہے آسرا تو تجھکو خدائے کریم کا ٭

مداح ہون مین دل سے رسولِ کریم کا
خطرہ نہین ہے مجھکو عذاب الیم کا

عصیان سے بال بال تو آلودہ ہے مرا
کب مجھسے شکوہ ہووی خدای کریم کا

ق

ہم امتانِ احمدِ مرسل ہین دوستو
خطرہ نہین ہے ہمکو عذابِ جحیم کا

لاریب اوس رسول کے ہین چار ہین وزیر
پیارا ہر ایک ہے وہ خدای عظیم کا

توصیف مجھسے ہو گی بہلا چار یار کیا
رتبہ بہت بلند ہے چارون ندیم کا

عالم مین جسنے آکے نہ تصدیق کی رسول
بیشک وہ مستحق ہے عذاب عظیم کا

رتبے تھے دوست بشنم ملایک وہ حضور
یہہ مرتبہ تہا یار و رسول کریم کا

کوئی نہ سمجھا یا ز مفسر جہان مین
ہے خفیہ بھید جانون محمد کے میم کا

جہولا جہلایا کرتے تھے بچپن مین قدسیا
جہونکا وہان پہ آتا تہا رحمت عظیم کا

حق نے بلایا عرش پہ احمد کو دوستو
ایسا ہوا نہ مرتبہ موسی کلیم کا

پڑہتا رہے درود جو ہر روز تو فنا
خدشہ نہ گذری دلمین تیری خوف و بیم کا

رکھینگے اوسپہ تاج قیامت مین بالضرور
حافظ جو کوئی ہووے گا قرآن عظیم کا

انکار پیروی صحابہ سے جو کرے ‏— لاریب وہ تو بھائی ہے شیطان رجیم کا
لاریب اونکی راہ پہ چلنا ضرور ہے ‏— فرمان بھی ہے ہمکو خدائے قدیم کا
بوبکر او رعمر سے جو رکھیگا ذرہ بغض ‏— ہوویگا اوسپہ قہر خدائے علیم کا
جو دوستی رکھیگا جناب علی سے یار ‏— وہ مستحق خدا سے ہے بیشک نعیم کا
عثمان کا جو دوست ہے وہ ہے خدا کا دوست ‏— کینی تو اونکا دوست ہے شیطان رجیم کا
ہوگا سنی سقیم تو جنت کے باغ میں ‏— دوزخ ٹھکانا ہوویگا بیشک لئیم کا
پژمردہ دل شگفتہ ہو مانند پھول کے ‏— رحمت خدا کی آوے جو جھونکا نسیم کا
دوزخ میں رہیگا کوئی کبھی ہرگز نہیں بشر ‏— جس وقت جوش ماریگا دریا رحیم کا
پھر کون سا وہ روز کہ دیکھوں میں سے لقا ‏— مشتاق دل یہہ رہتا ہے بوی شمیم کا
قرآن میں جسکی مدح کرے ہے خدای پاک ‏— پھر کیا بیان اوسکے ہو خلق عظیم کا

خدشہ نہیں ہے قبر سے اور حشر سے تجھے
تو امتی ہے صدق رسول کریم کا

عالم میں جو ہے پہلا سب سے ظہور تیرا ‏— ہر گل میں ہر شجر میں بیشک ہے نور تیرا
ہر جا عیان ہے جلوہ ای نفس پر کدورت ‏— آوے نظر نہ تجکو یہہ ہے قصور تیرا
ای نفس پلید ہم دیکھتے ہیں تجکو ‏— حد سے بڑہا ہوا ہے فسق و فجور تیرا
آدی نظر نہ تجکو نور جمال وحدت ‏— ہے یہہ قصور سارا ای بی شعور تیرا
مت ہو خدا سے غافل ای بی شعور ایکدم ‏— ہوگا سفر یہان سے ایکدن ضرور تیرا
اپنی خودی پہ نادان مت کر غرور اتنا ‏— احمق ڈہیگا ایکدن یہہ سب غرور تیرا
اے حرص دنیوی میں بدمست ہے پڑا تو ‏— تو نفس کو جو مارے جاوے خمور تیرا
سوجھی نہ راہ مولا ہے مست زر پہ تو تو ‏— جاویگا یہہ نہ سر سے ہرگز سرور تیرا
مت جی دکہا کسیکا ہوویگی تجھہ سے پرسش ‏— کیا ہو جواب حق سے یوم النشور تیرا
مجھہ پہ کرم تو کردی منکر گرفت میری ‏— ایک بندہ ناتوان ہون رب غفور تیرا
دیکھوں میں تجکو مولا ہے آرزو یہی اب ‏— چاہوں نہیں ہون تجھہ سے حور و قصور تیرا

ہے یہ تمنا میری ہے التجا یہ میری دیکھوں جمال اقدس اکدن حضور تیرا
اپنے تئیں سمجھ لئے ہوں سب جہاں سے بدتر گر یا نے تو نہ کہنا یہ ہے غرور تیرا
طاعت نہوئی ہم سے آلودہ ہیں بعصیاں محشر میں آسرا ہے ہمکو حضور تیرا
طاعت کرو نبی کی ہیں تم سے راضی ہونگا فرمان یہی ہے سبکو رب غفور تیرا

اپنے کرم سے اسکو ابرار میں ملادے
بندہ ہے صدق عاجز رب غفور تیرا

خواب میں جسنے مصطفے دیکھا واقعی اوسنے بس خدا دیکھا
جو ہوا اوسنے سید عالم کی اوسنے طیبہ نہ دیکھا کیا دیکھا
اوسنے دونوں جہان میں چین ہوا جسنے احمد سا پیشوا دیکھا
ہوا مقصود اوسکا کل حاصل جسنے اپنے تئیں فنا دیکھا
جسنے اپنے تئیں سے پہچانا راز حق اوسنے برملا دیکھا
کھل گئی آنکھ جب دل کی سر مخفی تو پھر کھلا دیکھا

صدق تو غور کرلے اب تو ذرا
تو نے عالم کو بے بقا دیکھا

جس بشر نے عشق پایا ہے رسول اللہ کا اوسکے دلمیں نور آیا ہے رسول اللہ کا
جنت ماویٰ میں جاوے وہ بلا پرسش عمل جسکے دلمیں کلمہ بھایا ہے رسول اللہ کا
اوسکو خطرہ ہے نہیں محشر کا تم یہ جان لو ذکر جسنے یاں کرایا ہے رسول اللہ کا
اوسکو خواہش ہو نہ دنیا اور جنت کی ہوس جام الفت جسنے پایا ہے رسول اللہ کا
لامکان تک وہ ہی پہونچیگا سمجھ لو دوستو جسکے دلمیں عشق آیا ہے رسول اللہ کا
وہ ہی پہونچے ایک پل میں کعبہ و یثرب فنا نور جس دلمیں سمایا ہے رسول اللہ کا

صدق تو ستانہ بی خود کیوں ہوا ہے اسقدر
کیوں تصور دل میں آیا ہے رسول اللہ کا

کیا نام محمد کا ہمیں لگتا ہے پیارا سو جان سے قربان ہے دل اوسپہ ہمارا

احد مین احد ہی کا تو ایک جلوہ عیان ہے
ای عاشقو اس رمز کو سمجھو تو خدا را

دنیا مین بہی عقبی مین بہی یہہ جان لو پیارو
ایمان جو یان لائے نہین اونکو خسارا

کیا نام محمد ہے کہ ہے عرش پہ تحریر
عالم کو ہے اس اسم کی برکت سے سہارا

یہہ جان لو اے بہائیو ای امت احمد
ہوئیگا بغیر آپ نہین پل سے گذارا

پیشانی پہ آدم کی بڑی شوکت و فر سے
کیا نور محمد کا چمکتا تہا ستارا

سو نہہ منسوخ نہوویگا کبہی امت احمد
سب دینون سے بہتر ہے یہی دین ہمارا

کامل ہوا وہ شخص نہین خامی ہے اوسمین
جس شخص نے اس نفس کی خواہش کو بہی مارا

تم خواب سا اس دنیا مین رہنے کو سمجہنا
رہنا تو ہے کیا بلکہ کوئی دم ہے گذارا

آئے جو بڑے شاہ گئے ملک عدم کو
اب دنیا کے پردہ پہ سکندر ہے نہ دارا

ایک لمحہ بہی تم موت سے غافل نہو یارو
تم یاد کرو کندۂ قبر کو بہی خدا را

توصیف مین حضرت کے تو قاصر ہین فرشتے
کیا مدح لکھے یہہ بہلا اب صدق بچارا

جلسہ جاتا مجھے اب بی سر و سامان نظر آیا
ہائے اس عشق کا اب کوئی نہ درمان نظر آیا

چشم کو پہول مجھے جیسے کہ نظر کی اوسپر
جس طرف دیکھا اوسے نور ہی یزدان نظر آیا

خوف سے خوب نظر کی جو کبہی جانون
فی الحقیقت وہ جہان اسکو تو بستان نظر آیا

جلوہ یار کو جنگل مین سے جیسے پایا
صحرا اوسکو تو حقیقت مین گلستان نظر آیا

عاشقو جانون کہلی اوسکی تو قسمت واللہ
خواب مین جسکے وہ جلوہ کہین رخشان نظر آیا

جان لو سمجھیگا وہ دار جنان مین بیشک
خواب مین جسکے کہین صاحب برہان نظر آیا

چونک اوٹہا نیند سے اور کہل گئین آنکہین اوسکی
جبکہ وہ خواب مین اوسکے رخ تابان نظر آیا

جلوہ نور سے روشن ہوئین آنکہین واللہ
خواب مین جب وہ مجھے صاحب برہان نظر آیا

کیا ہی دنیائے دنی ہے یہہ لذیذ و شیرین
واہی اس جائی مین ہر شخص تو لغزان نظر آیا

وہ نہ دیکھیگا کبہی حشر مین گرمی ای صدق
عشق احمد مین کوئی شخص جو گریان نظر آیا

خانۂ دل مین خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہر رگ جان سے ملا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ڈھونڈھتا پھرتا تھا مین کوچہ و صحرا مین اوسے
وہ تو سینے مین چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کرتا نظارہ تھا ہر جائی یہ ناحق مین تو
میری نظرون مین بسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوۂ نور تھا روشن نہین پنہان تھا کبھی
مین گنا ہون مین پھنسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نہین آتا تھا نظر نور وہ جلوہ مجکو
بیخود و مست پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق مین بیخود و مجنون پڑا تھا بیہوش
تیر الفت کا لگا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ تو ہر لمحہ چمکتا تھا مثال خورشید
پردہ آنکھون پہ پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق و الفت مین تصور مین اوسکے غم مین
ایک حیرت مین پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دوست خوابیدہ سمجھتے مجھے تو ناحق
مست الفت مین پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نظر آتا نہ تھا جلوہ جو عیان تھا جگ مین
فی الحقیقت مین پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ ندا دیتا تھا ہر ایک لمحہ ہر ایک صبح و مسا
مین تو غفلت مین پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

تھی تلاش عرصہ سے ملتا تھا نہین مجکو پتا
چشمۂ فیض کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کاش جانا نہ ہوا روضۂ انور پہ مجھے
پر یہ قسمت مین لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

روز میثاق مین بولا تھا کبھی مین بھی بلا
امت خیر بشر تھا مجھے معلوم نہ تھا

صدق حسرت رہی دیدار سے مرتے دم تک
درد قسمت مین لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رکھتا ہو آسرا جو اوس عالیجناب کا
خدشہ نہین ہے حشر مین اوسکو حساب کا

محشر سے پل سے قبر سے خطرہ نہین ہمین
رکھتے ہین ہم سہارا رسالت مآب کا

صورت ذرا دکھاتے نہین مجھ غریب کو
باعث ہوا ہے مجھ پہ بھلا کیا عتاب کا

وہ نوری چہرہ جلوہ نمای حضور ہے
اوس رخ کے آگے رتبہ ہے کیا آفتاب کا

ہر وقت جو کہ لیوی محمد کا نام ہے
محشر مین اوسکو خطرہ نہین ہے حساب کا

کرتا دعا ہون روکے بھی راتدن ہمیش
رکھے خدا غلام مجھے بوتراب کا

لیکے چمن مین مستی سے دنیا ہی تو خوش
عشق رسول مین ہے یہ نقشہ گلاب کا

دنیا کو چھوڑ چھاڑ کے حق کیطرف تو پھر
جاتا رہا ہے تیرا تو عالم شباب کا

تجھہ سے یہی ہے عرض خداوند ذوالجلال
دکھلادے اپنا روضہ مجھے اوس جناب کا

جسکا جگر کہ جلگیا عشق رسول میں
اوسکو ملیگا ذائقہ پھر کیا کباب کا

دنیا کی خواہشوں سے جو ردکیگا الفت کو
وہ مستحق تو عقبے میں ہوگا ثواب کا

مے پینے سے جو باز رہے اس جہان میں
وہ جام پاوے عقبی میں اطہر شراب کا

ابلیس کے فریب میں پڑ تو نہ ای فنا
پیاسے کو دہوکا پڑتا ہے اکثر سراب کا

چمکے ہے وہ تو نور ہر ایک جا پہ تمام
بیشک پڑا ہے آنکھوں پہ پردہ حجاب کا

صل علیٰ وہ نور کہ جسکی نہیں ہی حد
اوس مہ کے آگے شہرہ ہو کیا ماہتاب کا

کیا حق نے یہہ بنائے ہیں اسمان بلند تر
ہے کام یاں ستون نہ خیمہ طناب کا

یہہ سانس مثل آرہ کے کاٹے ہے عمر کو
یہہ زندگی دو روزہ ہے نقشہ حباب کا

ہے التجا یہہ تجھہ سے خداوند ذوالجلال
جلوہ ذرا دکھادے تو اوس ماہتاب کا

یہہ عمر مثل برف گھلے ہے شتاب سے
دریا میں جیسے گھلتا ہے قطرہ حباب کا

تحریف کرنے کی ہے سبھو بہت بڑی
اب اعتبار کیا ہو تمہاری کتاب کا

ہاں باپ کا نہ کہنا کریں ہیں صغیر سن
اب آگیا زمانہ ہے کچھہ انقلاب کا

ہرگز کرو نہ غفلت اے دوستو عزیزو
ہر روز درس چاہیئے حق کی کتاب کا

اب تو بلاؤ ہند سے مجکو شہ عرب
لگتا ٹھکانا ہے نہیں خانہ خراب کا

دل صدق سے رسول کا جسنے لیا ہے نام
کھٹکا نہیں ہے قبر میں اوسکو عذاب کا

رخ سے ذرا اوٹھائیے برقع نقاب کا
بادشاہ ہم سے دور ہو پردہ حجاب کا

مدت سے آرزو ہے کہ دیکھیں ذرا جھلک
باعث ہوا ہے اب تو بڑی اضطراب کا

حسرت سے گذری عمر بڑی اضطراب شہا
آخر ہوا ہے ہم سے یہہ عالم شباب کا

ای رب پلا وہ جام تو طاہر شراب ہے
اوٹھہ جاوے جس سے دوری پردہ حجاب کا

ہے التجا یہہ تجھہ سے بہت روز سے خدا
چہرہ ذرا دکھا دی تو اوس بی نقاب کا

کرتا غرور کیوں ہے تو ای مرد خام طبع ؎
بہلا ہے تو تو قطرہ ناچیز آب کا

جب سے ہوا ہوں عشق کے پہندے میں میں اسیر
جتنا پڑہا تہا بہولا سبق میں کتاب کا

دکہلاؤ چہرہ کیوں نہیں ای شاہ ذی کرم
ہے کیا سبب یہ مجہہ پہ بہلا اب عتاب کا

جو کام اچہا کرتے ہیں بندی وہ نیک ہیں
خطرہ نہیں ہے اونکو عذاب و عقاب کا

وقت نزع کا خدشہ نہیں کچہہ ذرا مجہے
رکہتا ہوں آسرا میں بوتراب کا

خطرہ نہیں ہے پل سے مجہے ایک ذرہ بہی
میں امتی کہاتا ہوں عالیجناب کا

شہواد ہے اور پڑہو تم درود کو ؎
آوے قدم تو یاں ہے رسالتمآب کا

محفل میں سننے آتے فرشتے فلک سے ہیں
اس جا گذر ہے خضر کا اور شیخ و شاب کا

وہ حسن وہ جمال رسول شہ امم ؎
روشن وہ چہرہ جیسے ہو رخ آفتاب کا

محسن کا صدق خوف و خطر کچہہ ذرا نکر
تو ہے غلام دل سے رسالتمآب کا

زہے قسمت کہ جو در پہ بلائے محبوب
جلوہ نور خدا ہمکو دکہائے محبوب ؎

رخ سے پردہ جو کہیں اپنا اوٹہائے محبوب
کافر و مومن وہ سب ہم ہے شنائے محبوب

جن و بشر اور ملک سب ہیں اوسی پر عاشق
خلق ہے اوسپہ فدا وہ ہے خدائے محبوب

جبکہ عاشق ہو خدا قدر و نکی طاقت کیا ہے
کسکا مونہہ ہے جو اونہیں اپنا بنائے محبوب

گر پڑیں فرش پہ ہم اور نہ رہی کچہہ ہوش
صورت اپنی جو کہیں ہمکو دکہائے محبوب

تم ہمیں دیکہنا ای امت عیسی و آدم
حشر میں جب وہ ہمیں حق سے ملائے محبوب

عکس قد کا نہیں پڑتا تہا زمیں پر سایہ
جسم نوری تہا حقیقت میں لقائے محبوب

جو کریں طعن وہ دل اپنے برابر کاٹیں
چہرہ اونکو جو کہیں اپنا دکہائے محبوب

دل محبت سے تڑپتا ہے مثال سیماب
جب کسی سے کوئی سنتے ہیں ادائے محبوب

ایسی خوبی کا نہیں پیدا ہوا ہے کوئی
ہے وہ خورشید سے بہی بڑہ کے ضیائے محبوب

صدق مدت سے ہے مشتاق زیارت تیرا
ای خدا اب تو دکہا اسکو لقائے محبوب

ولہ

رخ تابان جو کہین اپنا دکہائی محبوب — سبکو دیوانہ وہ اپنا ہی بنائے محبوب
لطف کیا ہووے ہی بہلا اور ہنر کیا ہووے — خواب مین چہرہ وہ اپنا جو دکھائی محبوب
وہ ہے محبوب خدا ہم بھی ہین عاشق اوسکے — نار دوزخ سے وہی ہمکو بچائے محبوب
پیروی لاوین بجا آنکھون سے اوسکی بیشک — حق ہے فردوس وہی ہمکو دلائے محبوب
مثل مہتاب جہان اوس سے منور ہو جائی — برقع مونہہ سے جو کہین اپنا ہٹائی محبوب
رتبہ اپنا بھی فرشتون سے زیادہ ہو جائے — ہم سے جاروبی وہ اپنی جو کرائے محبوب
ہفت اقلیم کے شاہون سے بھی ہو فخر زیاد — خدمت اپنی جو کہین ہم سے کرائی محبوب
فرش سے عرش تلک نور سے تجلی ہو جائے — رخ انور سے جو وہ پردہ اوٹھائی محبوب
اور سے کوثر کی ہوس رہوے نہ تسنیم ذرا — شربت دید جسے اپنا پلائے محبوب
تب فرقت سے اوسوقت مین صحت پاون — مژدۂ خوش جو کہین ہمکو سنائے محبوب
ہجر مین اوسکے بہت ہم تو ہوے ہین نالان — کیا عجب ہے جو کہین ہمکو ہنسائے محبوب
عرش و کرسی نظر آجائین نہین ہے کچھ شک — نظر اپنی جو کہین ہمسے ملائے محبوب
مثل گل کے ہین شگفتہ ہون چہائین لاریب — لب جان بخش سے مژدہ جو سنائے محبوب
ایسی صورت کا نہین کوئی ہوا ہی انسان — آئینہ حق ہے بلاشک وہ لقائی محبوب
در بدر پہرتے ہین حیران پریشان مضطر — آرزو یہہ ہے کہ اب در پہ بلائے محبوب
رنج و غم دنیا کے سب جائین بلاشک اپنے — رخ زیبا جو کہین اپنا دکہائے محبوب

صدق تو صلی علیٰ ہیہو زبان سے اپنی
گوش مین آئے یہہ سے جبکہ صدائے محبوب

ہے زیادہ عطر سے بوئے محمدؐ — ہے جنت سے سوا کوئے محمدؐ
یقین ہے زندہ ہو جاوے وہ مردہ — قرین ہو اوسکے جو بوئے محمدؐ
فرشتون سے بیان عادت نہووے — بیان ہو مجھسے کیا خوئے محمدؐ
نظر کرتا جو زلف عنبرین کو — وہ قربان ہوتا گیسوئے محمدؐ
نہ بل آتا کبھی چہرہ پہ اوسکے — وہ تھے عالم مین جو ستھوئے محمدؐ

وہ دوزخ مین نہ جاوی فی الحقیقت — جو دیکھے خواب مین روئے محمد
وہ دن ہو کون سا ای رب اکبر — سفر ہو کب میرا سوئے محمد
یہ نزد عاشقان جانون عزیزو — در فردوس ہے کوئے محمد
جو عاشق ہے اوسے کوئی نہین کار — ہے شیدا وہ تو ابروئے محمد
نکالون دل کے ارمان کچھ تو مین بھی — خدا لیجائے گر کوئے محمد
بلاشک وہ مرض سے پاوی صحت — جو دیکھ کر بیٹھے وہ موئے محمد
نہین جنت کی خواہش اوسکو ہو گی — جو دیکھے جاکے وہ کوئے محمد
کہون مین خضر سے جو پاؤن اوسکو — مجھے تو رہ دکھا سوئے محمد
نہین فردوس کی خواہش رہیگی — جو جاکے دیکھون مین کوئے محمد
یہ جانون عاشقو تابندگی مین — قمر سے زیادہ ہے روئے محمد
کشادہ نہین ہوین دونون سراسر — بیان کیا ہووے ابروئے محمد
جو عاشق اور شیدا ہے عزیزو — اوسے فردوس ہے کوئے محمد
خداوندا دعا ہے تجھسے یہ ہی — دکھا دے مجھکو اب کوئے محمد

جو عاشق ہے دماغ اوسکے مین اب صدق
چلی آتی ہے خوشبوئے محمد

ای خدا آیا تیرے در ہون پریشان ہوکر — عفو کر میرے گنہ ارحم و رحمٰن ہوکر
غضب و قہر سے تو اپنے بچا لے مجھکو — یہ دعا تجھسے خداوند ہے نالان ہوکر
کیا تجھے غم ہے قیامت تیرے حامی ہین رسول — کیون نہ چہکے ہے تو ای بلبل نالان ہوکر
عشق رکھے جو کوئی احمد مرسل سے بشر — حق ہے وہ روبرو جائیگا خرامان ہوکر
ای شہ ہر دوسرا میری خبر لو للہ — اب تو یثرب مین ہون پہونچا کہین طالان ہوکر
لیجئے اب تو خبر میری شہنشاہ عرب — اشک بہتے ہین میری آنکھ سے طوفان ہوکر
اب مدینہ مین بلا لیجئے للہ رسول — عرض ہے میری یہ آداب سے لرزان ہوکر
مرنے سے پہلے ہو زیارت تیری شاہا مجکو — بھیک کرتا ہون مین رب اپنے سے گریان ہوکر
آرزو ہے میری و فرحت بھی شاہ رسل — اور [illegible] دن [illegible] ہین تیرا ثناخوان ہوکر

امت عاصی کو سب خلق سے جانوں پھلے
آپ لیجاوینگے فردوس مین فرحان ہوکر

جسنے تصدیق رسالت نکی ختم رسل
وہ تو اس دنیا سے جاویگا ہراسان ہوکر

دی خدا نجکو محبت تو رسول اکرم
روح نکلے میری اس جسم سے شادان ہوکر

۱۱ بدنصیبہ ہے میرا کچھہ نہ شکایت شاہا
مجکو اچھا نہ کیا عیسی دوران ہوکر

چمن طیبہ دکہادے تو خداوند کریم
عرض کرتا ہون یہی مضطر و حیران ہوکر

یہ تمنا ہے میری آرزو یہ ہی حضرت
جان نکل جائے میری آپ پہ قربان ہوکر

یہی حسرت ہے میری دلمین تمنا ہی کاش
جاؤن یثرب مین چلا کوہ و بیابان ہوکر

عشق حضرت کا رکھیگا جو کوئی دلمین بشر
اوٹھیگا قبر سے وہ اپنی درخشان ہوکر

عشق مین کھتے تھے ایک روز اویس قرنی
کیون اندھیرے مین چھپا ہے مہ تابان ہوکر

دن قیامت کے نہ دیگا کوئی دوزخمین بشر
رحمت حق جو نزول ہوویگی باران ہوکر

ایک ذرہ بھی کسی دلکو ستاوے جو کوئی
اوٹھے مونہہ مسخ قیامت مین وہ حیوان ہوکر

قعر دوزخمین پڑے کہا یاوہ کہاوے تھوڑ
ظلم رعیت پہ کرے آہ جو سلطان ہوکر

کینہ رکھے جو کوئی دلمین صحابہ سے بشر
اوٹھے وہ گور سے فرعون و ہامان ہوکر

وہ بشر ہے نہین حیوان ہے مطلق بیشک
ظلم کرتا ہے جو ہر شخص پہ انسان ہوکر

ہے وہ حیوان درندونسے بھی زیادہ بدخو
رحم آوے نہ کبھی جسکو مسلمان ہوکر

سخت پتھر سے بھی ہے سخت وہ زیادہ کم بخت
رحم جس دلمین نہ آوے کبھی انسان ہوکر

یہ نہ شایان ہے نہ لایق ہے نہ زیبا ہرگز
رنج دے آہ کسی کو جو مسلمان ہوکر

ای خدا صدق کی فریاد کو تو بیہو پنج کہین
ہے گنہ مین یہہ بہنسا حافظ قرآن ہوکر

شفیع الوری السلام علیک نبی الہدی السلام علیک
شہ بحر و بر السلام علیک امام اصفیا السلام علیک

نہین تجھہ سا پیدا ہوا آدمی نہین تیرا ثانی کوئی ہے نبی
کرے کیا صفت تیری مجھہ سا غبی نبی خدا السلام علیک

لحد سی ملی منزل ہے بعش تخت تر کہ ہوتا ہی داں حال زیر و زبر
رہائی تو دلوا نا او شفیق ہمہ شہ انبیا السلام علیک

مجھے فکر یہ بھی ہے اوسکی بڑی ہے ہول قیامت کی گھڑی ‖ ہر ایک شخص کو ہو وہی اپنی پڑی ہی رسول خدا السلام علیک

زبان پر رہے تیرا ہر وقت نام پڑھوں تیرا کلمہ میں صبح و شام ‖ مجھے حشر میں دیجو کوثر کا جام شہ دوسرا السلام علیک

تیرا نام ورد زبان ہے مجھے تیرا نام لینے سے تسکین ہے ‖ تری دوری سے دل کو بیچینی ہے امین خدا السلام علیک

یہی ہے آرزو صدق کی شاہ دین ترے روضہ پہ جاکے رگڑے جبین
پڑے جاکے در پر یہی بالیقین حبیب خدا السلام علیک

یا شفیع سلام علیک یا صفی سلام علیک ‖ یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہجر دیا فرقت نے مجکو دکھ دیا ہجرت نے مجکو ‖ آلیا زحمت نے مجکو لو بچا کلفت سے مجکو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ تو شمس الضحی ہیں آپ تو بدر الدجی ہیں ‖ آپ تو نور الہدی ہیں آپ تو کہف الوری ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر ذات خدا ہو منبع جود و عطا ہو ‖ صاحب حلم و حیا ہو راحت شاہ و گدا ہو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

سرور ہر دو سرا تم معدن لطف عطا تم ‖ واقف راز خدا تم شافع روز جزا تم
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی حیران پڑا ہوں گنہ میں جکڑا ہوا ہوں ‖ خلق میں سب سے برا ہوں آپ پر شیدا ہوا ہوں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر آدم خبر لو سرور عالم خبر لو ‖ شافع اعظم خبر لو ارحم و اکرم خبر لو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہی نور خدا ہیں آپ ہی بحر عطا ہیں ‖ آپ ہی خیر الوری ہیں آپ ہی صدق کو شفا
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی جب ہو قیامت ہو بڑی اوس دن ندامت ‖ آپکی سب پر ہو رحمت کچھہ نہ ہو ہم پر ملامت
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا شہا حق سے ملا دو رنج و غم سارا مٹا دو ‖ یا نبی طیبہ دکھا دو صدق کو زیارت کرا دو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

قصیدہ

جو ذکر مین شاغل ہین وہ خدا سے واصل | ایک سانس ایک دم بھی ہرگز نہین ہین غافل

ای نفس بندگی کر کیون حق سے ہے تو غافل | مت عمر یون بسر کر ایمان کر تو کامل

مت ظلم کر کسیپر مت دل دکھا کسیکا | جو مین غریب اونپہ رحمت خدا ہے نازل

کروے روا تو حاجت خوش دل ہو اوسکا بین | محروم کر نہ اوسکو جو آوے کوئی سایل

عقبے کا گر ہے طالب کر بندگی خدا کی | دنیا کی خواہشون مین ہرگز نہ ہو تو مایل

دنیا کو سمجھے دولت بی عقل ہے بڑا وہ | جانے جو اوسکو کمتر لاریب ہے وہ عاقل

جو ذکر رب مین رہوی ہو قبر مین نہ خطرہ | اوسکو نہووے دہشت ایمان ہو نہ زایل

پڑھ رات دن تو کلمہ مت کر ذرا بھی غفلت | جس دلمین کلمہ ہووی ایمان ہے وہ کامل

روزے رکھو بحکم حق کے دیتے رہو زکاتین | قایم کرو نمازین جنت مین ہووُ داخل

کلمہ ہے جس زبان پر وہ ہے حبیب حق کا | دونون جہان مین وہ ہی بیشک ہے یار کامل

روزہ نہ رکھے قصداً ہے قتل اوسکا واجب | روزہ سے مونہہ پھراتا ہے حق مین زہر قاتل

قصداً نہ رکھے روزہ کچھ خوف ہو نہ حق سے | دوزخ مین جانون ہووے لاریب وہ تو داخل

روزہ نہ رکھے جو کہ بھوکا اوٹھیگا وہ تو | محشر مین ہووی رسوا دوزخ مین ہو وہ داخل

وہ سیر ہو اوٹھیگا روزہ رکھا ہے جسنے | حق سے اوسکے اوپر رحمت بڑی ہو نازل

کیا جلوہ تیرا روشن جی مین چھپا ہمارے | دیکھا ہے جبسے تجکو دل ہو گیا ہے گھایل

بی راہبر نہ پہنچے منزل پہ تو کبھی بھی | جا جستجو مین رہکر ایک ڈھونڈھ پیر کامل

جو کچھہ کہ ہو رہا ہے سب ہے اوسکی قدرت | کل کار خیر و شر مین بیشک وہی ہے فاعل

کسنے خدا کو جانا جیسا کہ حق ہے اوسکا | اس بحر معرفت کا ہرگز نہین ہے ساحل

کچھہ اچھے اور برے سے اونکو نہ کام مطلق | جو بندے بہترین ہین وہ ہین اوسی سے واصل

جو صدق دل سے لیوے نام رسول احمدؐ
بی پرسش عمل وہ جنت مین ہووی داخل

نہ تھی راہ شرع اظہار تجھہ بن | نہین تھا دین کچھہ اشکار تجھہ بن

اندھیرا ہو رہا تھا سب عالم جگت مین | نہ آنکھون مین تھی کچھہ ابصار تجھہ بن

نہ ایمان کا نشان تھا کچھ ذرا بھی ؏
پڑے مسکار تھے کفار تجھ بن

تھا برپا ہر جگہہ قضیا و جھگڑا ؏
زمانہ تھا بڑا غدار تجھ بن

تھی باعث قحط کے مایوس دنیا
نہ بارانی کے تھے آثار تجھ بن

نہ ماؤن کی تھا پستانون مین کچھ شیر
نہ جاری تھین کہین انہار تجھ بن

جو دریا سا وہ تھا یون ہی پڑا تھا
پڑے سوکھے تھے وان بیکار تجھ بن

نہ تھی روئیدگی پیدا جہان مین
پڑے تھے بی ثمر اشجار تجھ بن

ثمر و تازہ ہوئے وہ نخل سارے
جو سوکھے تھے پڑے اشجار تجھ بن

پڑا تھا خلق مین سب جا اندھیرا
نہ رونق تھی میرے سیروار تجھ بن

پڑا تھا قحط مدت سے جہان مین
خلایق تھی بڑی بیزار تجھ بن

پڑے گمراہ تھے انسان جہان مین
نہ اونکا نیک تھا اطوار تجھ بن

ضلالت سے اندھیرا تھا بہت سا
جہان مین تھا نہین انوار تجھ بن

پڑی تھی قحط سالی حد سے زیادہ
پڑا تھا خلق مین ادبار تجھ بن

تمامی ملتون مذہب کا بے شک
نہین کھلتا تھا کچھ اسرار تجھ بن

رکھے تھے خانۂ کعبہ مین جو بت
نہوے وہ کبھی مسمار تجھ بن

عرب مین پھیلی تھی ہر جا ضلالت
پڑے گمراہ تھے اشرار تجھ بن

بہت ہے صدق رنجیدہ پریشان
نہ جاوے اسکا کچھ آزار تجھ بن

کرون کیا عرض مین اظہار تجھ بن
نہ کوئی ہے میرا غمخوار تجھ بن

نہ دنیا مین نہ عقبے مین کسی مین
نہ یاور ہے میرے سردار تجھ بن

نہین ہے ہند مین میرا ٹھکانا ؏
پریشان ہے دل بیمار تجھ بن

پڑی غفلت نے ہے مجھکو ستایا
نہونگا مین کبھی ہوشیار تجھ بن

قیامت مین تمامی انس و جان کا
نہ یاور اور نہ ہوگا یار تجھ بن

جو منزل قبر اول سخت ہوگی ؏
نہوگا وان کوئی غمخوار تجھ بن

خلایق کے لیے روز قیامت — نہو ویگا کوئی مختار تجہہ بن
چلینگے پل پہ سب روز قیامت — نہو نگے وان کبہی ادس پار تجہہ بن
بروز حشر سارے عاصیون کی — کبہی کشتی نہ ہوگی پار تجہہ بن
شفاعت کے لیے روز قیامت — نہوگا دان کسیکو بار تجہہ بن
گنہ لاکہون ہوئے ہین مجہہ سے سرزد — کہون کس سے میرے غفار تجہہ بن
ہین عصیان ظاہر و باطن جو میرے — چہپاوے کون ای ستار تجہہ بن
بڑا ہی سخت ہے روز قیامت — نہ آسان ہوگا وہ زنہار تجہہ بن
یہی بابکر سے کہتے نبی تہے — نجاؤن مین کبہی گلزار تجہہ بن
بلال حبش جنت مین یہہ بولے — نہین بہاتا مجہے گلزار تجہہ بن

ہم دنیا مین دل سے صدیق سویا
نہووے یہہ کبہی بیدار تجہہ بن

مجہے گلشن لگے ہے خار تجہہ بن — بڑی کلفت رہے ہے یار تجہہ بن
خموشی ہے مجہے گفتار تجہہ بن — نبستان سے مجہے گلزار تجہہ بن
بہی ہے بیقراری یار تجہہ بن — نہ ہے مونس کوئی غمخوار تجہہ بن
ستاوے ہے غم ہجران بہت سا — نہ چین آوے مجہے ہے یار تجہہ بن
نبی کے بعد کہتے تہے ابابکر رض — دل افسردہ ہے بیمار تجہہ بن
بڑی فرقت نے ہے مجکو ستایا — کرون کس سے بہلا اظہار تجہہ بن
یہہ روکر حضرت فاروق رض بولے — کہون کس سے مین حال زار تجہہ بن
یہہ بولے حضرت عثمان عفان رض — دل نالان ہے یہہ سردار تجہہ بن
یہی کہتے علی رض تہے بعد رحلت — قرار آتا نہین زنہار تجہہ بن
مہاجر کہتے تہے روضہ پہ جاکر — بہت روتے ہین یہہ انصار تجہہ بن
یہی کہتے تہے سلمان فارسی بہی — نہ چین آوے مجہے دلدار تجہہ بن
بلال حبش جنبہ مین یہہ کہتے — ہین ہون مضطر جگر افگار تجہہ بن

جناب عائشہ بولیں بصد سوز — میں حیران ہوں میری سردار تجھ بن
جو کچھ گذرے ہے مجھ پر رنج و اندوہ — کہوں کس سے میرے دلدار تجھ بن
نہیں ہے لطف کچھ بھی زندگی کا — بسر کیا عمر ہو دلدار تجھ بن ؛
مجھے اچھا لگے کھانا نہ پینا ؛ — کروں دکھیا میں اب کیا کار تجھ بن
خبر لے لو ذرا اب آ کے میری — مرا جینا ہے بس دشوار تجھ بن
نہ کھانیکی نہ پینے کی ہے خواہش — تڑپتا ہے دل بیمار تجھ بن
جناب فاطمہ زہرا یہہ بولیں — مجھے ہے زندگی دشوار تجھ بن
یہی رو رو کے کہتی تھیں وہ غمگین — میری ہے زیست یہہ بیکار تجھ بن
خبر لیلو میری اے بابا جلد سے — پریشان ہے دل بیمار تجھ بن

نہووے صدق کو جبتک حضوری
سناوے یہہ کے اشعار تجھ بن

قادر ذو الجلال بی زوال ہے وہ — وہ شہنشاہ بی مثال ہے وہ
جو شکر پال کا انسان زبان سے کرے — اوسکی گردن پہ بس وبال ہے وہ
خدا تو دیگا اوسے مفلسی کا عوض بھی — جو کہ رکھتا بہت عیال ہے وہ
اوسکی رحمت کا کیا ٹھکانا ہے — جسپہ ذرہ پڑے نہال ہے وہ
جسے رویا میں دنیا ہی سوجھے — خواب ہرگز نہیں خیال ہے وہ
ق
سب ہی نبیوں سے رتبہ ہے اعلیٰ — صاحب بہر کمال ہے وہ
اوسکی صورت کا ہے نہیں انسان — سرو بستان خوش جمال ہے وہ
سخن اوسکا کلام حق سمجھو ؛ — صاحب سر حق مقال ہے وہ
اوسکے قد کا نہیں ہے سایہ کہیں — قامت خوش لقا جمال ہے وہ
رسول حق کو جسے دیکھا بھلے ہی سب تھے — جا کے جنت میں بس بلال ہے وہ

نہووے صدق ذرا تجھسے کچھ مدح اوسکی
سارے نبیوں میں خوش خصال ہے وہ

ولہ

تمام عالم میں جلوہ ظاہر حضور تیرا چمک رہا ہے
عجب گھٹا ہے یہ کالی آئی کہ عشق سوز انسے دل ہے جلتا
عجب یہ عالم ہے کونان کو انکا خیال اسکو ذرا تو کرلو
نہ مونس اپنا نہ کوئی ہمدم نکوئی یاور نکوئی رہبر
خدا یہ تجھ سے دعا ہے ہر شب دکھا دے جلوہ ذرا تو انکا
یہی ہے دنیا یہی ہے عالم یہی ہے فانی یہی ہے باقی
نبی جو چلتے تھے رستہ اپنا معطر ہوتا تھا سارا طیبہ
اوسی نے کھویا ہے مال اپنا اوسی نے کھویا ہے دین اپنا
سنبھالو آکے نہیں پناہ ہے بڑا ہی اوٹھا ہے سخت طوفاں
دماغ الفت کا جس شجر میں گذر ہو سمجھو اوسکو

یہہ نفس باطن ہے کور ہشنک خود ہی میں اپنے بھٹک رہا ہے
کہیں یہ بجلی چمک رہی ہے کہیں یہ بادل گرج رہا ہے
کسیکا شادی سے خوش ہے چہرہ کسیکا آنسو ٹپک رہا ہے
بڑی ہی بیجا حسرت سے شعلہ آتش کا دل میں اپنے بھڑک رہا ہے
فراق احمد سے خار سینہ میں ہر دم اپنے کھٹک رہا ہے
کسیکا شادی سے دل ہے فرحاں کسیکا آنسو ڈھلک رہا ہے
محبت الفت نبی سے رکھو مدینہ اب تک چمک رہا ہے
سرائے فانی کی خواہشوں میں جو انسان اکے لٹک رہا ہے
اب سمجھ دریا میں بیڑا الٹ کسی جگہ میں اٹک رہا ہے
وہ جا کے سوتے تھے تو یوہی خوش سے مدینہ ہر دم لہک رہا ہے

بلالو اسکو مدینہ اپنے نہیں ہے چارا نہیں ہے یارا
تمہاری فرقت میں سر کو اپنے یہہ صدق شاہا پٹک رہا ہے

خدا کی قدرت کا جلوہ ہر دم چھپا نہیں یارو چھلک رہا ہے
نظر شاد ہے جو جلوہ ہمکو تصور انکھوں کا تم سمجھنا
وہی تو پہونچیگا لامکان تک نہیں رکیگا کسی طرح سے
شفیع اعظم بہت تھے غمگین کہ کیا بنیگی بچاری امت
ضرور ہوویگا محل جنت میں سو لی جاؤں بہت ہی رو رو
ولی قیامت بڑا نہ ہوویگا اوسکو جاؤں کبھی ہی یارو
بڑا ہوں حیران پریشان بہت ہوں مضطرب ہوں گریاں
بلال کہتے تھے بعد رحلت نبی کی فرقت میں زار حسرت
فرشتے آتے ہیں آسمان سے نبی کی محفل ہے آؤ دیکھو
نہ صبر اوسی کس طرح سے چھوڑا اوسکو دکھا کے صورت
ہو رستہ آسان جو طیبہ ہو لا اوسی پہ بجلی تو جلد ہمکو

رسول احمد کا نور جگ میں ہر ایک جا پر دمک رہا ہے
وہ نور احمد تو مثل تارے فلک سب جہان میں چمک رہا ہے
اب عشق احمد میں جسکے سینے آنسو آکر جھلک رہا ہے
جو حوض کوثر کو جا کے دیکھا تو پانی اوسمیں چھلک رہا ہے
وہ مثل خون کے جو آنکھ عاشق سے رخ پہ آنسو ڈھلک رہا ہے
ہر ایک ساعت میں ہول محشر سے جسکا سینہ دھڑک رہا ہے
بحار عصیان میں اب تو شاہا جہاز میرا اٹک رہا ہے
نہیں نکلتا کسی طرح سے یہہ دم گلے میں اٹک رہا ہے
گلاب لاکر دے اوس کہ بیمار بستر کوئی چھڑک رہا ہے
کہ دل جدائی سے مثل بسمل قفس میں اب تو پھڑک رہا ہے
کہیں کی منزل مسافر سے یہہ جی تو ہر دم سسک رہا ہے

نبی کی مدحت میں دست بستہ کھڑی ادب سے صلوٰۃ پڑھ کر
یہ صدق شاداں ہو مثل بلبل مزہ میں اپنے چہک رہا ہے

کبھی ہے وحشت کبھی ہے خطرہ نہیں ہے مطلب کسی سے اسکو
یہ مثل بلبل کے باغ دنیا میں صدق ہر دم چہک رہا ہے

ہو آپ ہی نور رحمانی محی الدین جیلانی — ہو آپ ہی فخر انسانی محی الدین جیلانی
شرافت آپ کی بالا مراتب سب سے ہے اعلیٰ — ہو آپ ہی شبیر یزدانی محی الدین جیلانی
تصوف کے ہو تم بانی کہیں ہیں سب کو گیلانی — لقب محبوب سبحانی محی الدین جیلانی
تم ہو مقصود نبیوں کے تم ہو مطلوب ولیوں کے — تم ہو محبوب ربانی محی الدین جیلانی
دو دمان فاطمہ ہو تم علی کے لاڈلے ہو تم — کروں کیا میں مدح خوانی محی الدین جیلانی
تمہیں ہادی مریدوں کے تمہیں رہبر فقیروں کے — تمہاری ذات روحانی محی الدین جیلانی
تمہیں ہو شیخ فقرا کے تمہیں ہو دستگیر غربا کے — تمہارا ہے نہیں ثانی محی الدین جیلانی
خدا کے تم ہی پیارے ہو نبی کے سر کے تاج ہو — علی کے تم ہی ہو جانی محی الدین جیلانی
ولیوں کے ستارے ہو مریدوں کے سہارے ہو — حقیقت میں ہو لاثانی محی الدین جیلانی
نکالا ناؤ کو تم نے تھی ڈوبی جو کہ مدت سے — تمہیں ہو فیض رحمانی محی الدین جیلانی
بلا شک نفس کش ہو تم ریاضت اور مشقت میں — تمہارا فخر لاثانی محی الدین جیلانی
تمہاری خوبی و خصلت بھلا کس سے بیان ہووے — تم ہو صورت حسن ثانی محی الدین جیلانی
نبی کو فخر ہے تم سے کہ تم ہی خیر امت ہو — ہو تم سب نور جسمانی محی الدین جیلانی
جو سائل تیرا کوئی آتا نہیں محروم وہ جاتا — سبھی کرتے رہتے مہمانی محی الدین جیلانی

پھرے ہے صدق رندوں میں تمہاری ہے مریدوں میں
اسے رہوے ہے حیرانی محی الدین جیلانے

معین کبریا ہو تم معین الدین اجمیری — مقرب بارگاہ ہو تم معین الدین اجمیری
دو دمان مرتضیٰ ہو تم حبیب مصطفیٰ ہو تم — مقتدای اولیا ہو تم معین الدین اجمیری
محبان خدا ہو تم عزیز کبریا ہو تم — بپا رسی بخشے ہو تم معین الدین اجمیری
محبے نو زبان ہم شہا پیش مریدان تم — مددگار غریبان تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً ہو گئے جب دہلی تو بولے وانیہ سکا کی
لگا دو پار کشتی تم معین الدین اجمیری

مرید ایک روز تھے سب یہ سکا کی بولے او سدم
خدا سے اب ملا دو تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً جادوگر آیا زمین سے اوڑ کے وہ بولا
یہ دیکھو میرا اوڑنا تم معین الدین اجمیری

جدا ہو کفش حضرت سے لگی جوگی کے بس سر سے
وہ بولا دو اماں اب تم معین الدین اجمیری

گرا اوسپہ جادوگر کہا اوسنے بدل مضطر
دکھا دو راہ بہشت تم معین الدین اجمیری

نصیحت ہو گئی مجھکو خطا اب عفو میری ہو
پناہ دو اس بلا سے تم معین الدین اجمیری

جہانک ایک صدق کو دکھلا کیا اسکو ہے بس شیدا
دکھا دو اب دوبارہ تم معین الدین اجمیری

قصیدہ در شان حضرت شاہ سیدنا ابوالعلا قدس سرہ

ہماری ہی مطلب سے میسر ہماری بو العلا
تھے وہ دوران مرشد سیدنا ابو العلا

رتبہ تو اونکا تھا کہ تھے قطب وقت اولیا
تھے وہ حبیب کبریا محبوب شاہ دوسرا

تھے قطب وہ عالی گہر تھی سیر انکی عرش تک
پہنچاتی جسپہ تھی نظر بس جاتا وہ عرش عُلا

تھا ایک قدم آسمان تھا عرش اونکا آستان
جاتے تھے دم میں لامکان رتبہ تھا اونکا بس بڑا

ایک جوگی آیا ناگہان بیٹا تھی پنجرہ میں نہا
عورت و لے تھی بیگمان جادو سے تھا اسکو رکھا

تھا کشف حضرت کو بہت فی الفور تاڑ گئے بات کل
جوگی فراست دیکھ کر اولٹا ہی جانے وہ لگا

بیٹا تھا وہ جادو کی شتاب کہا لگا پیچ و تاب
حاضر تھے وان شیخ و شاب مجمع بڑا ایک ہو رہا

آ گئے دیکھا بغور عورت ہے ایک بیٹا بطور
کشف سے کھینچا فی الفور بس آیا وہ کھنچتا چلا

جب پہنچا اوسکو آپ نے وہ جوگی آیا سامنے
ڈرنے لگا وہ کانپنے چہرہ تو اوسکا فق ہوا

بیٹھے وضو تھے کر رہے بیٹا نکالی پنجرہ سے
پانکی چھینٹے دیدئے بیٹا وہ عورت مہ لقا

عورت وہ ننگی دیکھ کر چادر اوڑھائی اوسکے سر
بولی وہ ہو کے چشم تر تھی میں اسیر مبتلا

عورت سے بولے یہ سخن پہنچا دوں تجکو میں وطن
سنکر وہ بولی نیک زن جاؤں میں دنیا کیا بھلا

جوگی کو دیا تو پیر لایا وہ ایمان آپ پر
کی اوسنے بیعت ہاتھ پر ایک دم میں کامل ہو گیا

نام اسکا اچھا سا رکھا اوسکا نکاح کر دیا
جب تک کہ وہ زندہ رہا غافل نہ خدمت سے ہوا

جس جا مزار ہے آپکا ہے دفن واں مرد خدا
جانے ہر اک چھوٹا بڑا یا شیخ فرار بوالعلا

ایک طفل پڑی مردہ لا شہا شاہ راہ روتا کھڑا
بس آپ نے پڑہی اوٹھا از حکم رب زندہ کیا

ایک فیل مست رستہ میں تہا خونی ستاتا سبکو تہا
جب پہرا ہاتہہ اوسپہ عطا خدمتمین آیا وہ چلا

کرنے لگا اوس سے کلام دریا پہ کر اپنا مقام
رہ عمر بہر اوس جا مدام سنکر وہ ہاتی چل اوٹھا

دریا کنارہ رہتا تہا ہر ایک اوسپہ چڑہتا تہا
وہ پار لیکے جاتا تہا بس یہہ ہی کام اوسکا رہا

ایک شاہ عالی وقت نے پیالے کئی شربت دیئے
بس ہاتہہ میں تو لے لیے ہرگز نہ قطرہ تک پیا

بولا وہ شاہ نامدار ڈرتے نہیں تم زینہار
پینے سے ہے تمکو تو عار یا تو نہیں میرا کہا

کہنے لگا ای شاہ تو حکم خدا مانے نہ تو
پیتا یہ بدبخت تو چکھیگا تو اوسکا مزا

وہ بادشاہ ہو پر غضب آپ سے نکلا بے سبب
کہنے لگا یہہ بات جب غصہ تو سلطان کے سر آ

تب آپ نے ناچار ہو اوس دم نکالے شہر سے وہ
گھبرا گیا وہ شاہ تو اولٹے پہرے شاہ بوالعلا

ایک روز مجلس ہو رہی شورش بہی تہی اوس دم بڑی
لوگوں کی یہہ نوبت ہوئی وجد آتا تہا چلا

مجلس میں گانا ہو رہا عالم ایک آ حاضر ہوا
گویا ہوے شاہ بوالعلا تشریف لائی مرحبا

ہو تم ہماری آشنا سننے نہیں مطلق غنا
ہمکو ادب ہے آپکا ساز و نکو ہے رکھوا دیا

شورش ہوئی ایک شخص کو نعرہ لگا کے اوسنے وہ
ناگاہ سن آواز کو لرزہ ہر اک کو آ گیا

شورش میں تھے نعرہ کناں نعرے لگا کے اوس زباں
بجنے لگے سب ساز واں عالم ہی غشمیں آ گیا

عالم وہ روئے اسقدر ہلنے لگے دیوار و در
تھے وجد میں وہ بیخبر بولے کہ یا شاہ بوالعلا

بیعت مجھے کر لیجیے نعمت مجھے کچھ دیجیے
یہہ عرض اب سن لیجیے سنکر نہیں میں راگ کا

ہے صدق کی یہہ التجا ہے دل کا یہہ مدعا
صدقہ مجھے شاہ بوالعلا خاصوں میں وہ اپنے ملا

اے صدق خامہ روک لے مدحت سے ہے عظمت بڑے
ہوویں جمع یاں اولیا برسے ہے یاں رحمت خدا

پردہ پوشی میں گنہگاروں کی ستار ہے محفل
یاں آنے سے بیمار شفا پاتے ہیں یارو

ولہ

خستہ دلوں عاشق کی یہہ دلدار ہی محفل
واللہ یہہ بیمار کی غمخوار ہے محفل

گل محفل میلاد کے ہی کانٹے ہیں کہلتے — یہ جہان تو بے خار ہے بے خار ہے محفل
باران رحمت تو یہاں ہوتی ہی ہے بیشک — یہ حق کی تجلی سے تو انوار ہے محفل
آتے ہیں فرشتے تو یہاں سننے کو میلاد — عطر و عنبر کی حقیقت میں سزاوار ہے محفل

دل صدق سے ہاں آن کر صلوات کو پڑھیے
باللہ کہ یہ رحمت غفار ہے محفل

آکر پڑھو صلوات یہ جھنڈا رہی محفل — طیار ہے طیار ہے طیار ہے محفل
سب مجلسوں کی یہ ہی تو سردار ہی لایق — زردار ہے زردار ہے زردار ہی محفل
اب جھٹ سے وضو کر کے چلے آؤ حضرت — گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے محفل
بیہوشی سے مستی سے نہیں یاں کوئی غافل — بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے محفل
اس بات سے آوے جو کوئی منکر میلاد — ہشیار ہے ہشیار ہے ہشیار ہی محفل
کنجوسی سے جو زر نہ اوٹھاوے کبھی اوسکو — دشوار ہے دشوار ہے دشوار ہے محفل
جو منکر میلاد ہے بس اوس سے تو جانوں — بیزار ہے بیزار ہے بیزار ہے محفل
صلوات پڑھو آکے یہاں چپکے نہ بیٹھو — حق دار ہے حق دار ہے حق دار ہی محفل
ہیں وجد میں صوفی تو بہت بیخود و بیہوش — رنگدار ہے رنگدار ہے رنگدار ہی محفل

گل نازوں سے اور عطر سے لوبان سے ای صدق
سرشار ہے سرشار ہے سرشار ہی محفل

پردہ چہرہ سے اوٹھا دیجئے شہا — یہ لقا اپنا دکھا دیجئے شہا
ہوں پیاسا شربت دیدار میں — وصل ساغر اب پلا دیجئے شہا
لاکہا مخلوق حق سے وصل کی — رب سے مجکو بھی ملا دیجئے شہا
مبتلا ہی رنج دنیا ہی میں ہوں — درد و غم میرا اوٹھا دیجئے شہا
بندے کے حلقے گھر میں بہت سے — میوہ شربت کھلا دیجئے شہا
صدمے میں ہیں بے ناشاد سے — صدق کو در پر بلا لیجئے شہا

ترجیع بند در بیان معراج

جبریل آئے در پہ اک شب حضور والا
پیغام رب یہ لائے خدمت حضور والا
رخسار کے اپنے ملنے قدموں حضور والا
بولے ادب سے بہر حق چلیے حضور والا

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

ہے عرض یہ ادب سے خیر الانام جاگو
لایا پیام رب سے خیر الانام جاگو
در پر براق حاضر خیر الانام جاگو
مشعل بکف ہے رضوان خیر الانام جاگو

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

اٹھو حبیب رب کے لایا پیام میں ہوں
اب در پہ ایستادہ ای ذو الکرام میں ہوں
اک کمترین بندہ رب غلام میں ہوں
ہمرہ رکاب حاضر خیر الانام میں ہوں

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

کل انبیا ہیں حاضر عرش بریں کے اوپر
حور و ملک ہیں جنت میں منتظر وہاں پر
ہیں آپ کو جگانے آیا حبیب اکبر
آئے ہیں ساتھ میری صد ہا فرشتے در پر

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

آیا پیام وصلت ہجرت ہوئی ہے آخر
تکلیف کچھ نہیں ہے بیٹھیں اب آپ صابر
کوئی نہ ہوگا ایسا جیسے ہیں آپ شاکر
لو عاصیان امت بخشے گا آج غافر

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے کھڑے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

رب کے عطا کرم سے میری زبان ہے قاصر
دوزخ میں اب نہ ہوگا کوئی ہر گز آج کافر

وہ بحر رحمت اوسکا لا انتہا ہے آخر — بخشش بڑی ہے اوسکی وہ ہے غفور غفار

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پیاری رسول رب کے اوٹھو وضو کرلو — رضوان کھڑا ہے وہ پر اس کے صراحی لیلو
جنت سے آیا جوڑا اب زیب تن کرلو — فردوسی عطر لیکر اسکو بدن سے مل لو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے جمے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پہنہ یہ قمیص رنگین اب اوڑہینگا اسکو — ہے یہہ عمامہ نقشین اب باندھینگا اسکو
یہہ پٹکہ رنگ احمر اب لپیٹینگا اسکو — یہہ جنت سے زمرد اب پہنینگا اسکو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے جمے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

ہین انبیا و صلحا فردوس مین مقرر — تعظیم کو کھڑے ہین سارے وہان پیمبر
جو رو رہا ہے اوس جا کہتا ہون اوس سے کہ مر — جوتے کے ہے وہا نپر پٹکا اعلی ابیتر

بخدا حضور والا مشتاق ہین پیمبر — سب ساکنان فلک کے ہین عطر سے معطر
کوئی کمر کو باندھے سر گرم ہے مقرر — فردوس مین ہے کوئی کوئی در فلک پر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پری بندہی ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

آراستہ چمن ہے ہر سمت نہر جاری — پہولون سے کہل رہی ہے ہر اک روش کیاری
کلیان ہر اک شجر مین آئی ہین پیاری پیاری — ہین جانور وہان پر بے گنتی بے شماری

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

خوشیان فلک کے اوپر ہر جا ہی ہو رہی ہین — نہر بہشت کی نہرین وان ہر سمت بہ رہی ہین
حورین ہر ایک روش پر شکر خدا کی کہہ رہی ہین — خوشبوئین ہر طرف سے ہر جا لہک رہی ہین

میوے طرح طرح کے خوشرنگ و ذائقہ کے ‏ ‏ غنچے طرح طرح کے ہر پیڑ پر ہیں اچھے
طوبیٰ کی ڈالیوں کے وان ڈھنگ ہیں نرالے ‏ ‏ کھلنے کی کیا ہے حاجت اب دیکھ لو گے جا کے

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پری بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

حکم خدا ہے یہہ ہی مردو کے حق میں اس شب ‏ ‏ جو ہوں عذاب قبری موقوف اونسے یکسب
عالم میں مردے جو ہوں یادیں نجات وہ سب ‏ ‏ دوزخ میں رہنکو فرمان ہوا ہے یہ رب

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

بخشد انزول رحمت اس درجہ ہے نہایت ‏ ‏ جو دوزخی ہوا اس سے اوٹھے عذاب کلفت
ٹھنڈی ہی ہوگئی ہے دوزخ آراستہ ہے جنت ‏ ‏ کوئی نہ رہ بے رحمت کہو ہے رشک جنت

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہیں

غافر غفور وہ ہے رب قدیر وہ ہے ‏ ‏ سب سے بزرگ وہ ہے سب سے کبیر وہ ہے
خالق حکیم وہ ہے سامع بصیر وہ ہے ‏ ‏ دانا خبیر وہ ہے نعم النصیر وہ ہے

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے جمے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

براق ہے یہہ حاضر جنت کا رہنے والا ‏ ‏ ہے والہ و یہہ شیدا عشق میں نرالا
روتا نہا دلوں سے کرتا تھا آہ و نالا ‏ ‏ رنج والم سے اسنے کھینچا تھا اکالا

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے جمے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہیں

سونیکا ہر شجر ہے پتہ زمردی کا ‏ ‏ ہے شاخ سب کی مرجان موتی سا خوشہ انکا
ہر شاخ پر شجر کے ہے ایک پرندہ بیٹھا ‏ ‏ ہے صدق دل سے پڑھتا کلمہ حضور ہی کا

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

ہے صدق یہہ بیچارہ کہاں مجال مضطر ‏ ‏ ہے دل سے یہہ غلام شاہ رسول اطہر
کرتا دعا ہے حق سے یہہ ہی بروز محشر ‏ ‏ پا سکے رکاب ہووی شافع نبی رہبر

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہیں

ترجیع بند دیگر

سنو جبریل نے ایک شب کری عرض لگے بصد ادب
وہاں چلکے دیکھو عجب عجب ذرا دیر کرینگا کچھہ نہ اب
چلو یا نبی بحضور رب بخوشی کہا ہے تمہیں طلب
کھڑے انتظار ہیں سب کے سب ہی قدسی کہتی ہیں کب ہی کب

بلغ العلے بکماله کشف الدجے بجماله
حسنت جمیع خصاله صلو علیه و آله

دیا یہہ پیام خدا کا آ کے حضور سرور انبیا
سنا جبکہ مژدہ جانفزا اوٹھے خواب سے تو وضو کیا
کہا اوٹھو خواب سے یا شہا چلو آپ جلد سے بر سما
وہیں رب کا شکر ادا کیا یہہ درود سکان سے ہوئی صدا

بلغ العلے بکماله کشف الدجے بجماله
حسنت جمیع خصاله صلو علیه و آله

لیے نوری کوئی شمع کو تہا کوئی روشنی کی جلو میں تہا
کوئی داہنے بائیں رکاب تہا کوئی منتظر تو وہ پانبہ تہا
بڑا سا تہہ اونکے ہجوم تہا کوئی چومتے اونکے قدم تہا
کوئی طرفوں کی صدا یہ تہا کوئی آگے بڑہ کے یہہ کہتا تہا

بلغ العلے بکماله کشف الدجے بجماله
حسنت جمیع خصاله صلو علیه و آله

گئے جبکہ احمد مجتبیٰ ابہی عرش اعلیٰ یہ غل مچا
کوئی پل میں آئیں وہ شہا نہیں دیر ہووے گی اب ذرا
کہ قریب آ گئے مصطفیٰ کرو آسمانوں کو جلد وا
یہی حکم رب کا تہا جابجا کہیں قدسی سارے ہی مرحبا

بلغ العلے بکماله کشف الدجے بجماله
حسنت جمیع خصاله صلو علیه و آله

سبہی آسمانوں پہ نور تہا سبہی جا ہی اوسکا ظہور تہا
کوئی محو رب غفور تہا کوئی واں یہ عشق میں چور تہا
کہیں سلسبیل و طہور تہا کہیں عاشقوں کو سرور تہا
وہاں سبکو قرب حضور تہا یہہ گروہ کہتا طیور تہا

بلغ العلے بکماله کشف الدجے بجماله
حسنت جمیع خصاله صلو علیه و آله

کہیں انبیا کا تہا جمگٹا کہیں اولیا کا جتہا بندہا
کہیں عاشقوں کا تہا دل لگا کہ وہ آتا ہے جو نگاہ لیا
کہیں سبز پوشوں کا تہا پرا کہیں قدسیوں کا گروہ جدا
کھڑا جو گروہ کہ وہاں یہ تہا یہی کہتا اپنی زبان سے تہا

بلغ العلی بکماله کشف الدجے بجماله * حسنت جمیع خصاله صلو علیه و آله

کوئی صف بہ تہا کہڑا ہوا کوئی دست بستہ گروہ تہا   کوئی باندہے اپنی کمر کو تہا کوئی اہتمام مین تہا لگا
جو قریب آگئے مصطفےٰ یہی لفظ کہتے تہے مرحبا   ہر انتظار تہا یا شہا دل و جان آپ پہ ہو فدا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

جو مکان اپنے نبی چلے تو پرے فرشتون کے آ ملے   وہ اوڑ سے وہان سے چلے در آسمان کہلے [illegible]
وہ ملک تو غاشیہ دوش لیے جب ہی پہنچے عرش کے وہ تلے   رہے آسمان کے بند وا چلے سوی قدسیون کے تہے قافلے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

نبی آئے قبر پہ موسیٰ کے وہ نماز قبر مین پڑہتے تہے   چلے وان سے تہوڑی ہی دور تہے کہ قریب آگئے اقصیٰ کے
وان براق در پہ تو باندہ کے وہ امام نبیون کے ہو گئے   ہو کے وقفہ تہوڑی ہی دیر کے کہ جناب موسیٰ ہی [illegible]

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

نبی اس ترک سے تو تہے چلے کہ جلو مین سب ملکوت تہے   کوئی آگے چلتے تہے دوڑ کے کوئی داہنے بائین [illegible]
کوئی پکڑے اونکی رکاب تہے کوئی جی اوپہ نثار تہے   پرے باندہ باندہ وہ اوڑتے تہے پہ نثار ہو کے [illegible]

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہ نبی براق سوار تہے وہ جلو سی اونپہ نثار تہے   وہ جہنڈ جہنڈ ملک اوڑتے تہے جلو مین [illegible]
وہان دیکہا سب ہین نبی کہڑے صفین باندہ باندہ پرے پرے   وہین حضرت عیسیٰ ہی آ ملے یہی ذکر سبکی زبان پہ تہے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

ہوا جبکہ سدرہ پہ تہا گذر لگے تہے وہان پہ بڑے شجر   نہین خار کا تہا وہان اثر وہان نور ایک جہلا ہوا کہ
نہین ٹہرے جبکہ کوئی نظر سے جبرئیل یہ عرض کر   مجہے آگے بڑہنے سے ہے خطر اوڑ دون تو جل جائے پر

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ

ہوئے بند راہ کے سلسلے ہوئے طے جہاں کے مرحلے
یہی عرض کرنے تو وہ لگے جو بڑھیں ہم آگے تو پر جلے

وہ بلاک تو سدرہ سے بڑھ چلے جو در نبی پہ سے بچے چلے +
وہ ٹھہر تو سدرہ تھے ہلے چلے گویا نوری سانچے میں ڈھلے +

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

گئے آپ جبکہ تہ لامکاں کھلا راز جو کہ وہ تھا نہاں
ہوئے گویا سیر وہ جہاں خدا تیرے بندے میں بیگماں

کروں اس جگہ کا میں کیا بیاں نہیں تھا ملک کا جہاں نشاں
میری بخشش اب ہے ناتواں او دنیٰ میں تجھ سے ہیں تو اماں

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

گئے سیر جنت کی واں بہار دیکھی عجیب سی
تھی محل روش کی جدی جدی کہیں سبز محل زمردی

بندھی غلاموں کی تو قطار تھی صف حوریاں تھی جدی جدی
کہیں تخت بچھے تھے نقرئی کہیں نہر شیر سی تھی بہی

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

وہاں شکل دیکھی بلال جب لگے شکر کرنے شہ عرب
کری ہاتھ باندھ کے عرض تب کہ نہ تھا سکا یہ فقط سبب

کہا تیرا آنا ہے یاں عجب بھلا یاں گذر ہو کیسا کب
پڑھا کرتا تھا بحضور رب یہی عرض کرتا ہوں باادب

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

وہ جمال آپکا تھا قمر جو چھپے کیسے اگر نظر
گئے آپ عرش ہی جس جگہ جہاں قدسیوں کا نہ تھا گذر

وہ فدا ہوا آپ کو دیکھ کر کوئی جن ملک ہو یا بشر
ترا ادنیٰ کا نیو نہیں تھا و قریب صدا تو آتی تھی ہمیشہ

گئے عرش اعلیٰ پہ جب تھا ہوا شور پردہ سے مرحبا
وہ حجاب پردہ تو سب اٹھا دیں وصل کا تو مزا ملا

وہ نظر میں آیا جو دو رہا کروں کیا بیاں کہ وہ تھا بھلا
یہاں عقل کرتی ہے اب خطا یہی کہتی ہے یہی تھا خدا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

گئے قرب جبکہ تو مصطفیٰ ہوئی دل کو صحبت رب سے ملا

وہیں یار غار تھی دی ندا جو سنی تو سنتے ہی دل کھلا

نہ خیال کوئی جدا رہا مگر عشق رب کا لگا رہا ٭ نہ قرار دلکو ذرا رہا و لے حق کا جلوہ عیان رہا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

ہوا خلد مین جو کہین گذر وہان سیر کی تھی جب
ٹہرے خوش رسیلے تھے وہ ثمر کرے کیا بیان کوئی شمر
کہین سونے کے تھے لگے شجر لدے میوے جسے تھے وہ خوب
تھے پرندے بیٹھے جو نخل پر وہ بہی کلمہ لاتے زبان پہ

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

کہین تخت بچھے سنہری تھے جڑے اُنپہ موتی و لعل تھے
کسی جا پہ پہولونکے دستے تھے وہ مہکتے عطر سے تر بتر تھے
کہین فرش مخملی بچھے لگے کہین عنبرین تھے کہلے
کہین شاخ شاخ پہ غنچے تھے کسی جا پرندی چہکتے تھے

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

بلح آپکی ہو شہا صلوات آپ پہ ہو خدا
ہون حقیر آپکا مین گدا مجھے ہے سہارا تو آپ کا
میری رات دن ہے یہ التجا مجھے اب مدینہ مین لو بلا
نہین آرزو مری اس سوا پہنچون آکے روضہ پہ شہنشا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

خدا اب حضوری تو کر عطا تو معاف کر دی جو ہو خطا
بہلا صدق اتو لکہیگا کیا وہ حبیب ہے تیرے مصطفےٰ
مجھے اوس نبی کا تو در دکہا جو تمام ہونکا ہے شہنشا
دل و جان ہو اونپہ نثار فدا یہ ذرود پڑہتا رہے سدا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

اوسیکو حمد ہے وافر کہ جسکی ذات پاکی ہے
نہین زیبا ہے انسانکو تکبر اور مغروری ہے
نہین رہوین شجر ہرگز نہین رہوین حجر ہرگز
فرشتے مین ٹہرے عاجز بشر کی کیا بہلا طاقت

وله

بشر ہے عاجزی لائق کہ اوسکا جسم خاکی ہے
وہی مالک ہے بندونکا اوسیکی ذات عالی ہے
بلا شک ہے فنا عالم اوسیکی ذات باقی
صفت ہو وے نہین حضرت کہہ نہ ہو اسکا تعالی

اوسے تو نہ تجلی حق نظر آویگی لاکھون مین — کدورت دنیوی سے جسکا سینہ پاک صافی ہے
جو اچھے کام کرجاو خدا کی راہ مین انسان — ہمیشہ کے لیئے نیکی وہی تو رہتی باقی ہے
معاف ہونگے گنہ اوسکے بلاشک دن قیامت — گنہ کرنے مین حق سے جو کہ بندہ دل مین خافی ہے
جو نادم ہو گنا ہونسے امید عفو ہے اوسکی — جو ہٹ کرتا ہے عصیانسے بلاشک وہی عاصی ہے
مین ہون آلودہ عصیان نہین کھلتی رہ مولا — ہر ایک ساعت رہے مجکو فضولی اور لافی ہے
نہ عصیان حبط ہوونگے بغیر از فضل مولا کچھ — گنا ہونسے مرض مین فی الحقیقت وہی شافی ہے
پٹے جاو پڑے جاو نہ چھوڑو تم نمازون کو — نمازونکی اس عالم مین کسیسے نہ معافی ہے
کسی مسکین کو کھانا جو کہ کھلواو خوشی دل سے — ثواب اوسکا قیامت مین بیقین جانون کہ وافی ہے

نہ کر تو صدق کچھ خطرہ سوالون قبر کا ہرگز
تجھے الفت رسول احمد مختار کافی ہے

ترجیع بند

قدر عنا تو لکھون کیا مین رسول اکرم — ہو گئے دیکھ فدا جسکو صفی آدم
نہین آدم تجھے فدا اونپہ ہر ایک تھا عالم — مردہ گر دیکھے تو فی الفور ہو زندہ اوس دم
جتنی تعریف کرون ہے وہ بلاشک سب کم — ہے لقب آپکا مشہور شفیع اعظم
مجھسے تعریف بہلا کیا ہو شہنشاہ امم — کر گیا آگے تو قدسی سے یہی شعر رقم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ حضرت کی بہی کیا شان ہے اللہ اللہ — نور حق تہا وہ حقیقت مین جناب ذیجاہ
ایسا جلوہ رخ زیبا تہا درخشندہ وہ ماہ — آنکھ مین پہرتی تجلی جو کوئی کرتا نگاہ
جتنی توصیف کرون حق ہے وہ ثم باللہ — دین و دنیا کے سہارے تو وہی مین بس شاہ
حشر میں ہی کچھ خدایا تو اونہین کے ہمراہ — ہے یہی ورد لگا اب تو مجھے شام و پگاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی

قد حضرت کا زمین پر نہین سایہ پڑتا
رخ وہ ایسا تہا کہ تہا نور کا آئینہ بنا
نور سے حق نے بنایا تہا وہ چہرہ اونکا
خواب مین جسنے کہ اوس نور خدا کو دیکہا

واہ کیا شان تہی کیا انکا بنا تہا نقشا
نظر اوس رخ مین نہ آتا تہا خدا انکا جلوا
نور ہی نور تہا کیا اوسکی صفت ہووے بہلا
مرنے کے بعد وہ بس جنت ماوی پہونچا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روشنی ایسی نہین رکہتا ہے کچہ ماہ واللہ
کوئی دنیا مین نہین ایسا ہوا ہے بندہ
نہ ملیگا کسی مخلوق کو ایسا رتبہ
جو کہ امت مین ہے اونکی وہ رہیگا ہمراہ

جبسا روشن شہ والا کا تہا احسن چہرہ
نہ رسولون مین نہ نبیون مین قسم ہے اللہ
فی الحقیقت وہ قیامت مین شفیع ہین بیجاہ
وان اسی شعر کا مضمون سنیگا باللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نام حضرت کا محبت سے جو لے شام و پگاہ
عفو ہو جاویگا جانون کہ سبہی اوسکا گناہ
پہونچے فردوس مین بیشک جو چلے آپکی راہ
ہے یقین حشر مین ہو ویگا یہہ اونکے ہمراہ

گرمی حشر سے رہویگی بہت اوسکو پناہ
آگ دوزخ کی نہ دیکہیگا کبہی وہ واللہ
غیر کی راہ جو چلے ہوگا وہی تو گمراہ
پہونچیگا صدق یہہ لکہا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجہہ سے فریاد ہے اس نفس برے کی اللہ
اب دکہادے تو نبی کی ہمین للہ درگاہ
بس ہر ایک حال ہمارے سے تو ہی ہے آگاہ
دن قیامت کے نہین ہمکو گنہ سے پرواہ

تجہہ سے ہر چیز کی ہر وقت مین چاہین پناہ
امتی تو نے کیا اونکا ہمین ہے ہر گاہ
روبرو تیرے خدایا ہمین درکار گواہ
شافع خلق ہین محشر مین ہمارے وہ شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسم حضرت کا تو ایک نور خدا سے تھا بنا
عرش کی ایک قبا تھی تو بدن میں زیبا
نور ایک فرش زمین سے تو سما تک تھا اوٹھا
حق نے براق سواری کا سجا کر بھیجا

تھا زمین سے وہ جھکتا تو فلک پہ جاتا
سر پہ خط دار عمامہ وہ بہشتی تہا سجا
شور ہر سمت سے ہوتا تھا کہ واصل علے
آگئے جبریل تو بس پھیری ندا کرتا چلا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور احمد ہے حقیقت میں خدا کا جلوہ
جو ہے امت میں محمدؐ کے خدا کا بندہ
شب معراج میں بخشش کا کھلا ہے عقدہ
شب اسریٰ میں اوٹھا سارا دوئی کا پردہ

سارے نبیوں سے زیادہ ہوا اونکا رتبہ
حشر کے ہول سے اوسکو نہیں کچھ خطرہ
حق نے امت کا ہر ایک عمل دکھایا عمدہ
جب گئے واں تو رضوان نے کہا واشوقاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شیریں رہتا ہے ہر اوصاف میں حضرت کے دہن
حکم رضواں کو ہوا ہے کہ سنوارو گلشن
ہو وہیں اب نور کی غنچہ بلبلیں سراسر دہن
بلبلیں دیویں صدا چھوڑ کے اپنا مسکن

ہے لقب اونکا جہان میں تو شہنشاہِ زمن
سب ہے تمہارا تو نہ ہوسکے کوئی جنت کا چمن
اونکی خاطر سے کرو جاری ابھی شہر لبن
حور و قدسی کی زبان پہ یہی جاری تہا سخن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غور سے عاشقو دیکھو یہہ ذرا قدرت رب
ہو پہنچے افلاک پہ جس دم وہ شہنشاہِ عرب
پڑ گئی دھوم کہ وہ آئے شہنشاہِ لقب
ہر شجر نخل تھا واں وجد سے ہلتا تھا سب

مرحلے طے ہوئے افلاک کئی پہنچ وہ تب
ہو گیا ماندہ قمر دیکھ کے صورت کو عجب
جتنے دیکھے سے ہر آوینگے سب ہوں گے مطلب
برگ طوبیٰ سے نکلتی تھی یہہ آواز طرب

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب گئے عرش بریں پہ وہ جناب ذی جاہ
دیکھ حضرت کو وہ بولے کہ خدا سے آگاہ
کاش اس میں میں ہوتا تیری تم باللہ
تیری کیا خوبی ہے کیا شان ہے کیا تیری نگاہ

پئے تعظیم تو یوسف تھے کھڑے بر سر راہ
تیری صورت کا بشر کوئی نہیں ہے واللہ
تیرے ہی حسن کا شہرہ تھا جہاں میں آماہ ✣
دل و جان اپنا فدا کرتا ہوں تجھ پر اے شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✣ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ محبوب الٰہی ہیں ثنا کیا ہو رقم
پہونچے فردوس میں وہ جبکہ رسول اکرم
بولے اسطرح وہ آداب بجا ہو کر باہم ✣
تم ہی محبوب خدا کے ہو شہنشاہ امم

آپکے نور سے دونوں یہ جہاں ہیں قائم
پیشوائی کے لیئے آئے خلیل و آدم ✣
یا رسول مدنی تم ہو شفیع عالم ✣
پھر خوشی ہو کے بہم بیٹھنے لگے دونوں بہم

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✣ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بولے آدم کہ ہو معراج مبارک تم کو
ذات اقدس ہی سے ہے فخر سدا سر مجھکو
بہتریں خلق ہو اور حق کے پیارے تم ہو
پس وسیلے سے تمہارے ملے جنت سبکو

حق نے مختار کیا دونوں جہاں کا خوش ہو
پیدا حق تمکو نہ کرتا تو نہ کرتا کل کو ✣
شافع روز جزا امت عاصی تم ہو ✣
زہے ایسا بھلا مرتبہ ملا ہے کس کو

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✣ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پہونچے جنت میں وہ محبوب خداوند جلیل
ہر سر راہ تو شربت لگی دان پہ سبیل
نہر کے چلنے لگے وان پہ فوارے ہی جمیل
تھے روشن پئے تعظیم کہیں اسمٰعیل

سونے چاندی کی بنی دیکھی وہ جنت کی فصیل
تھی ہر ایک جا تھے وہاں نور کی روشن قندیل
لہلہاتے تھے لدے میوؤں سے ہر جا نخیل
بیٹھے ہی بیٹھتے تھے کسی جا کھڑے ہو کے خلیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✣ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہوئے فردوس میں داخل وہ شہ ہر دو جہان
سونے ہیرے کے محل دیکھے تو حضرت نے وہاں
وان کی چیزیں تھے بیان کرنے سے قاصر تھے بیان

آپکے چہرہ پہ آثار خوشی کے تھے عیاں
ہر دو وہ اور سبھی کی دیکھیں تو تھی شربت روان
تھی عجب چیزیں نہ ہو جسکا ذرا سا بھی بیان

بولا رضوان کہ یہہ ہین آپکی امت کے سکان ۔ یا نبی روح میری آپ پہ ہووے قربان

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہر چمن مین شجر نور تھے جنت کے لگے ۔ سبزہ گنجان تھا اور سب مین لگے تھے غنچے
تھے ہر ایک قسم کے ہی پہول اونہونپر پہولے ۔ نخل کیا تھے کہ وہ تھے نور کے سانچے مین ڈہلے
جو کہ اوس پہول کو اس دنیا مین مردہ سونگہے ۔ واقعی سونگہتے فی الفور وہ زندہ ہو کے
پہاڑ کے وہ اپنا کفن دل سے وہ قربان ہوئے ۔ بس یہہ کہتا ہوا مرقد سے وہ اپنے نکلے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسنے ایک مرتبہ کلمہ ہے محمد کا پڑہا ۞ ۔ مستحق جنت ماوی کا وہ بیشک ہی ہوا
باغ جنت کا بہی اب سنیگا احوال ذرا ۔ ہے کتابون مین بیان اوسکا بہت طول لکہا
باغ جنت مین ہر ایک ٹہنی مین تہا پہول کہلا ۔ بہینی خوشبو تہی ہر ایک گل مین نہایت زیبا
عطر سے زیادہ ہر ایک غنچہ مہکتا تہا بڑا ۞ ۔ ہر چمن سے اسی مضمون کی آتی تہی صدا

باغ فردوس کا کیا حال بیان ہووی بہلا ۔ تہی عجب نور تجلی تو وہان پر زیبا ۞
ہر شجر سونے کا چاندی کا لگا تہا اوس جا ۔ جلوہ نور خدا اون پہ برستا تہا بڑا ۞
اونکی شاخون مین زمرد کا لگا تہا پتا ۔ اور ہر ایک پتے پہ تہا نقش محمد لکہا
اور ہر ایک ڈالی پہ ایک اوسکے پرندہ بیٹہا ۔ وہ خوش الحانی سے بیٹہا ہوا کرتا یہہ ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

لہہ کے میوہ لئے تہے ہر قسم کے جنت کے شجر ۔ سبز و سرخ ہر ایک نخل کی شاخون پہ ثمر
اور ہر ایک رنگ کے خوشے تہے لٹکتے اوپر ۔ اور ہر ایک قسم کے تہے وانپہ پرندے بہتر
سبزہ ایسا کہ جسے دیکہہ کے ٹہنڈی ہو نظر ۔ تہا وہ نرمی مین تو مخمل سے بہی زیادہ بڑہ کر
زرین طاؤس بہی پہرتے تہے روش کے اوپر ۔ کہتے تہے اپنی زبان مین یہہ صدا مین دیکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جبکہ نے جنت کے تو ایک جا لگے قالین دہرے ۔ طشت کے طشت زمرد لئے غلمان تہے کہڑے
مسند جنت آبہ کسی طرف مین ٹہنڈے تہے پڑے ۔ تہے طہورا کے بہی ایک سمت دہرے چند گہڑے

حوضِ کوثر پہ کہیں جابجا کٹورے تھے دھرے
جام لبریز وہ شفاف تھے پانی کے بھرے
اوسمیں شبنم کے جھلکتے تھے بڑے سب قطرے
وہ بھی کرتے تھے یہی شوق میں آواز بڑے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں لیجاتی تھیں فردوس میں حضرت کو مدام
دست بستہ ہی کھڑے رہتے تھے ہر وقت غلام
ہوتے جنت میں مشرف تھے سبھی خاص وعوام
شہر فردوس کے رضوان تو پلاتا وان جام
یہیں قدم آپکے دہو دہو کے وہ پیتی تھیں مدام
رہتے موجود تھے ہر قسم کے سب وانپہ طعام
اور پڑہا کرتے تھے حضرت پہ درود اور سلام
وقت رخصت کے یہہ حضرت سے کیا کرتا کلام

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپکا رتبہ تہا کیا شان تہی اسے صل علی
عرش اقدس پہ گئے جبکہ شہ ہر دوسرا
دی الوبکر نے ہر قفس کی اوسی وقت ندا
پہرتو آگئے کو بڑہے اور بہی حضرت اعلی
ایسا منصب نہیں حق نے تہا کسیکو بہی دیا
چہا گئی دلیمیں وہاں ہیبتِ حق جل وعلی
سنکے آواز یہہ اوسوقت میں دل ٹہر گیا
تب یہی آنے لگی پردۂ عصمت سے ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایسا عالم میں نہیں کوئی نبی سے اصلا
ہیبتِ حق سے وہاں دلمیں بڑا تہا لرزا
کیا ہی خوش ذائقہ شیریں ولذیذ اوسکا مزا
نوری اوس جاپہ تو ایک وانپہ بڑا تہا پردا
سرور ہر دوسرا جیسے نبی تہیں یکتا
اتنے میں آگیا ایک عرش سے منہ میں قطرا
پہلے حضرت سے کسی نے تو نہیں تہا چکہا
بس اوسی پردہ سے یہہ ہی تو چلی آئی صدا

پہونچے جب خاص مکان پردہ شہ جن وبشر
پردہ اوس جاکا پڑا دیکہہ کے بولے سرور
رحم کر اپنا کرم پر تو میری امت پہ
لاکہہ صد شکر کروں ہونگا نہایت خوش تر
پردہ ایک سامنے چھوٹا ہوا آیا تھا نظر
ای خدا آگیا اب خاص ہوں تیرے در پر
بخشدیگا میری امت جو کہیں آج اگر
تب اوسیوقت یہہ ہاتف نے صدا دی آکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

التجا آپ نے رو رو کے تو حق سے یہہ کی
حق نے فرمایا کہ امت تیری چندان بخشی
عرض کی آپ نے امت ہے گنہگار مری
دن قیامت کے ہین کردونگا راضی سبکی
چاہتا تجھ سے خداوند ہون بخشش انکی
کشتون کو نار جہنم سے نکالونگا ابھی
پہر ہوا حکم کہ محبوب نہ کر تو جلدے
پہر یہی پردہ وحدت سے صدا آنے لگی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✽ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ناگہان پہر تو اوٹھائے گئے پردہ وحدت
ملگئے حق سے اوسوقت ہمارے حضرت
بعد مدت کے ہوئے آپ وہان سے رخصت
سارے نبیونکو ہوئی آپکی وان پر زیارت
سامنے آگیا دیدار جناب عزت
ہے اسی قول محقق پہ تو بیشک کثرت
حور و غلمان سبہی کرتے تھے اوسجا خدمت
دی صدا غیب نے اوسوقت بشان و شوکت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✽ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عائشہ بی بی سے قصہ یہ بخاری مین لکھا
بو ہریرہ سے محقق ہے کہ نے شک دیکھا
مجکو ہر مصرع مین تعریف تو کرنا ہے روا
شب معراج کا ہوتا تھا ہر ایک جا چرچا
بالمشافہ نہین دیکھا ہے خدا کو اصلا
فہم مین آتا تو ان قولون کا مشکل سے برا
دل وجان آپ پہ قربان ہو ہر دم میرا
ملک و جن و بشر کرتے تھے ہر دم یہہ صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✽ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سال اٹھارہ رہے عرش بریں پر حضرت
سیر کرتے رہے ہر جا کی بشان و عظمت
اپنی امت پہ بہت دیکھی خدا کی رحمت
رہتے غلمان تھے کمر باندھے برائے خدمت
حق نے دی آپ کو سب نبیونسے زیادہ عزت
آپکے فیض سے پاتے رہے سب وان برکت
نظر آتی تہی ہر ایک جائے اوسکی قدرت
یہہ ندا کرتے تھے حضرت سے بوقت رخصت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ✽ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آن واحد مین چلے آئے تھے گہر پر اپنے
صبح کو آتے جو صدیق مکان پر ملنے
ماجرا رات کا پہر دل سے لگے وہ سننے
لگی زنجیر تو حجرہ کی برابر ہلنے ✽
ذکر معراج لگے اونسے نبی سب کہنے
شوق سے ولولے سینہ مین لگے وان اوٹھنے

پہر تو معراج کی تصدیق لگے وان کرنے | اور اسی شعر کا مضمون لگے وہ پڑھنے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نعت کیا آپ کی لکھیگا بہلا مجھسا غبی | نہیں ممکن ہے ادا ہووے جو ذرہ سی کبہی
ہیں جہی عالم میں ہوں بادشاہ رسول عربی | شافع روز جزا آپ ہیں عالی نسبی
آپکی صورت انور کے ہیں مشتاق سبہی | کیا حقیقت ہے بہلا میری شہنشاہ نبی
کمترین شربت دیدار سے ہے تشنہ لبی | رحم سے لطف سے للہ بلا دیجئے ابہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رتبے سب حق نے کیئے آپ کے بہتر ہیں رشید | آپکی شان میں نازل ہوا فرقان حمید
سارے نبیوں سے مراتب دیئے حق نے ہیں مزید | نہیں کیئے نفس کسی سے کہا سخت و شدید
یا رسول مدنی ہے سبب نہیں کچھہ بہی بعید | ہووے زیارت شہا دنیا میں ہر ایک سعید
آرزو ہے کہ زیارت کی ہو جب خلق کو دید | دستہ بستہ ہو کھڑے صدق ہی روز وعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ترجیع بند در بیان وفات شریف

باغ دنیا کے ہر ایک جا ہوئے خشک چمن | خلق میں پہیلا تہا ایک شور فغان شیخ و حسن
بلبل و فاختہ کرتی تہیں صدائے شیون | رو رو کہتے تہے ابوبکر کہ ای شاہ زمن

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فاطمہ گریہ سے کہتی تہیں کہ ای وائے پدر | چہوڑ بچوں کو کیا آپ نے دنیا سے سفر
ایک طرف کہتے تہے حسنین بصد سوز جگر | ایک طرف کہتے تہے رو رو کے جناب حیدر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم سے گلشن میں ہر ایک سو کی پڑی تھی کیاری — رنج سے جن و بشر کرتے تھے آہ و زاری
ایک مصیبت تو صحابہ پہ پڑی تھی بھاری — عمر و عثمان کی زبان پر تو یہی تھا جاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھے صحابہ تو سراسیمہ و حیران شدید — در سے روتا تھا کوئی تو بحال مضطر
فی الحقیقت کوئی اوس جا کی تھا اپنا شدید — رو رو دیکھتا تھا وہاں تھام کے ہاتھوں سے جگر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ذکر اوس وقت کا ای یارو کرون کیا میں بیان — کوچہ و بستی میں ہر شخص کے آنسو تھے روان
در و دیوار سے گویا کہ قیامت تھی عیان — عائشہ کہتی تھیں رو رو کے بصد شور و فغان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم میں حضرت کے تو روتے تھے اگرچہ سبھی — ایک گوشہ میں تھے غمگین بلال حبشی
یک طرف کہتے تھے سلمان کہ ای وائی نبی — مرتے تک بھی یہ بجا ہے کہ الم مجھ سے کبھی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

واقعہ پیغمبر سے تو ہر ایک چشم تھی تر — در و دیوار سے روتا تھا کوئی تو ملک
فی الحقیقت دل انسان ہی نہیں تھے مضطر — بلکہ غمگین تھے صحرا میں ہر ایک نخل و حجر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنچہ و گل سبھی اس غم میں تو کڑھتے تھے بکا — طیر و وحشی بھی اسی رنج میں کرتے تھے ندا
کیا کہ جن و بشر سکو وہاں تھا سکتا — در و دیوار مدینہ سے نکلتی تھی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

رحلت خیر بشر سے تھی مصیبت بھاری ‏ ‏ غش ہر ایک شخص کو اوس جا پہ ہوا تھا طاری
سر کو دھنتا تھا کوئی اور کوئی کرتا زاری ‏ ‏ صدق اِن شعروں کے لکھنے میں بہت ہے عاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

قصیدہ بطور ترجیع بند ٭ وصف ہو شہ والا کا کیا کیا ٭ ہو بیان شہ کونین کا کیا کیا

کیا لکھوں شان نبی میں کیا پڑھوں نعت نبی میں ‏ ‏ شان میں اونکی ہے قرآن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
ہو ثنا مجھ سے بھی کیا ہے زبان میری بھلا کیا ‏ ‏ ثنا خوان اونکا ہی رحمن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
وصف کیا ہووے پیمبر نبیوں میں سب سے ہیں برتر ٭ ‏ ‏ ہے غلام اونکا رضوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
نعت کیا لکھے محمد ہیں اونکو تو احمد ‏ ‏ ہووے حق جنکا ثنا خوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
حق نے کیا رتبہ دیا ہے پیشوا کل کا کیا ہے ٭ ‏ ‏ جبرئیل اونکا ہے دربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
میرا دل اونپہ گیا ہے میری جان اونپہ فدا ہے ‏ ‏ میری روح اونپہ ہو قربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
رہبر سرالش و جان ہیں سرور کون و مکان ہیں ‏ ‏ مدح میں اونکی ہوں حیران ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
سرور پیر و سرا ہیں شافع روز جزا ہیں ٭ ‏ ‏ ہے لقب عالم میں سلطان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
منبع علم و حیا ہیں معدن جود و سخا ہیں ٭ ‏ ‏ ثنا خوان اونکے ہیں یزدان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
یا نبی مجھکو بلا لو یا نبی روضہ دکھا دو ‏ ‏ آنکھ سے جاری ہے طوفان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
یا نبی برقع اوٹھاؤ یا نبی جلوہ دکھاؤ ‏ ‏ ہووے دل زیارت سے فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
یا نبی حق سے ملا دو یا نبی صوفی بنا دو ٭ ‏ ‏ یا نبی ہوں میں پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
آپ جب پیدا ہوئے تھے سارے بت اوندھے گرے تھے ‏ ‏ خوف سے روتا تھا شیطان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
شہر میں کمبل بلا بھی تھی کسری کو دہشت بڑی تھی ‏ ‏ پھرتے تھے کافر پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
کوہ میں گویا حجر تھے دشت میں گویا شجر تھے ‏ ‏ باغ میں غنچے تھے خندان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
قحط میں عالم پڑا تھا سب شجر سوکھا کھڑا تھا ‏ ‏ باغ میں پھولا ہے ریحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
غنچہ و گل کی صدا ہے سرد ہوا جھونکا چلا ہے ‏ ‏ بلبلیں ہوتی ہیں فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
مولد خیر الوریٰ ہے نعرہ صل علیٰ ہے ‏ ‏ مٹتے ہیں بانیہ تو عصیان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

ہے آرزو مجکو تو یثرب رات دن یہی مطلب — یا خدا کر دے تو ساماں ہو بیاں شہ والا کا کیا
ای اجل مہلت دے تھوڑی سی ہو نہیں شتابی جلدی — نکلینگے میرے تو ارمان ہو بیان شہ والا کا کیا
جانا ہو یثرب جو میرا بگڑے کچھ ہرگز نہ تیرا — مجھ پہ ہو تیرا تو احسان ہو بیان شہ والا کا کیا
وہ بشر دیکھے نہ دوزخ پاوے وہ جنت کے کو نشاں — جو پڑھے دل سے قرآن ہو بیاں شہ والا کا کیا
اونکا تو جنت مکان ہے نور کا اوس پہ نشان ہے — آپ پر لائے جو ایمان ہو بیان شہ والا کا کیا
وہ کبھی اُف تک نہ کہتے کسی پر غصہ نہ کرتے — رکھتے تھے نوکر نہ دربان ہو بیان شہ والا کا کیا
جا تا تھا رفرف ہوا پہ فوقیت رکھتا تھا سب پہ — اوڑتا کم تخت سلیمان ہو بیان شہ والا کا کیا
شعر لکھا مضمون نیا ہے نعت میں دیوان بنا ہے — سنے جو ہو وے وہ شادان ہو بیان شہ والا کا کیا
صدق کیا لکھے غزل کو چھوڑا ہے ساری نثر کو — ہو گیا پورا ہے دیوان ہو بیان شہ والا کا کیا

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

کوچہ تیرا ہے جنت سے سب سے اعلیٰ بہتر
ہے گرد اوسکی بے شک لاریب مثلِ عنبر
ہے عطر سے بھی زیادہ خوشبو میں وہ معطر
جس آنکھ میں پڑے وہ ہو جاوے وہ معنبر

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہو آپ بندہ پرور ہو دو جہان کے سرور
مجھ سا نہو گا کمتر دنیا میں آہ احقر
ہو والی آپ رہبر جن و ملک کے افسر
للہ کرم ہو مجھ پر یا خاتمِ پیمبر

جنت کو کیا کرونگا میں ہوں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر مکان میں تیری نعت ہر زبان میں
تیرا وصف ہے قرآن میں نہیں اور کسی گمان میں
تیری پہونچ لامکان میں نہیں اور کسی جہان میں
تیرا نور جسم و جان میں تیری روشنی جہان میں

تیری خوبی بحر و بر مین تیری تاب ہر گہر مین — تیرا فیض ہر ثمر مین تیرا درد ہر جگر مین +
تیرا ذکر ہر حجر مین تیرا نور ہر شجر مین — تیری روشنی قمر مین تیرا جلوہ ہر نظر مین +

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا +

تو ہی خواجہ ہے امامی تو ہی مولا ہے تمامی — تو ہی عالی ہے مقامی تیری ذات ہے گرامی
تیرا نور ہے دوامی تیرا فیض ہے مدامی — تو ہی رب سے ہے کلامی تجھے بھیجے ہین سلامی

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا حکم سب سے بالا تیرا جگ مین ہے اجالا — اس نفس بد نے مجکو ہے جھگڑون مین ڈالا
ہمین قابو مین یہہ دل ہے کیون کیا حضور والا — فریاد ہے یہہ تجھہ سے ای میرے شاہ والا

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام تیرا

تیرا ذکر ہر فلک پر تیرا حکم سب ملک پر — تو ہی عالی ہے پیمبر تو ہی والی ہے سفر پر
تو ہی سرورون کا سرور تیرا نام ہے لبون پر — تیرا وصف ہے زبان پر یہی عرض ہے مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہیرون سچ اور قلق مین گئی عمر حق و بق مین — تیری روشنی افق مین تیرا جلوہ ہی شفق مین
تیرا ذکر ہر طبق مین تیری یاد لق و دق مین — قرآن تیرے حق مین تیرا وصف ہر ورق مین

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

پردہ تیرا اوٹھا دے چہرہ ہمین دکھا دے — رنجور ہے طبیعت جلدی کوئی دوا دے
ہے اب سقیم حالت زیارت ہمین کرا دے — تیری دید کے ہین پیاسے شربت کوئی پلا دے

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہین آپ ہی مطہر ہین آپ ہی منور
فرماوے رب اکبر ہے آپ کا نہ ہمسر
ہین آپ سب سے برتر ہین آپ سب کے بہتر
ہے صدق کی زبان پہ یہہ شعر اب مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہے صدق یہہ پکارا ہے عشق کا یہہ مارا
ہے آپکا سہارا ہے آپ ہی کا یارا
کس روز ہوا اشارا کس روز یہہ نظارا
نہین ہند مین گذارا لو اب بلا خدارا

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

آئے ہین تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہین غلام تیرے تو کر لے اپنا ہمکو

پل مین گدا بنادے پل مین شہا بنادے
رہ ملنے کی بتادے حق سے ہمین ملادے
چاہے جو کچھہ کرادے چاہے جو کچھہ دلادے
برقع ذرا اوٹھادے جلوہ ہمین دکھادے

جنت کو کیا کرینگے تیرے رہین ہم غلامی
یہی عرض ہے تمامی پہونچے تجھے سلامی
کوچہ ترا ہے جنت فردوس سے مقامی
تیرا ذکر رہ مدامی تیری یاد رہ دوامی ✤

تیری بو ہر ایک گل مین تیرا رنگ ہر چمن مین
تیرا وصف ہر دہن مین تیری خوبی ہر سخن مین
تیرا ذکر ہر دل مین تیرا نور جسم و تن مین
تیری مدح ہر سخن مین تیرا جلوہ دشت و بن مین

آئے ہین تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہین غلام تیرے تو کر اپنا ہمکو ✤

ہے تیرا یہی فرمان آدین جو طیبہ انسان
جو ہون بشر پریشان آنکھین ہون اونکی گریان
مٹ جاوین اونکے عصیان محبوب ہو وہ رحمٰن
پڑھتے رہین وہ قرآن ہو رحم اونپہ سبحان

✤ آئے ہین تیری در پر آئے ہین تیرے در پر

ہو تم حبیب اکبر ہو تم قسیم کوثر ۔ پیاسوں کو جام بھر بھر دو گے بروز محشر
ہے عرض بس یہی سرور کہتا ہے صدق اقر ۔ پلاوے بس جام کوثر صدقہ شبیر و شبر

آئے ہیں تیرے در پہ رحم کر نبی ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

قصیدہ

اس دل کی کر تو شست تو غافل نہ ہو حق سے کبھو ۔ تجکو نہ ہو کچھ بہ جستجو بدلے نہ تیرا رنگ و بو
ہر وقت کہہ تو ہو ہی ہو رہوے یہی بس گفتگو ۔ دل کی یہی ہو آرزو اللہ ہی ہو اللہ ہی ہو

جاتا رہے رنج و محن

کیا کھل رہے ہیں سب چمن ہیں بلبلیں بھی نغمہ زن ۔ قمری نے چھوڑا ہے وطن ہیں دور سب رنج و محن
آراستہ ہے انجمن میلاد ہے شاہ زمن ۔ حاضر یہاں ہیں مرد و زن سنتے ہیں سب مدح و سخن

ہے نعت سے شیریں دہن

کیا لطف ہے کیا ہے مزا عالم میں گلشن ہے کھلا ۔ وہ شافع روز جزا ہے آج وہ پیدا ہوا
نام اُسکا ہے مصطفے بحر سخا جود و عطا ۔ ایک نعرہ ہے صل علی کہتے سبھی ہیں مرحبا

بولیں صلوٰتیں مرد و زن

آج گلشن ہے ہرا جنت کی آتی ہے ہوا ۔ غنچوں نے پہنی ہے قبا بلبل بھی کرتی ہے صدا
جبریل کی ہے یہہ ندا رضوان کرو فردوس وا ۔ عطروں سے دو سبکو بسا جنت کا ہو میدان صفا

آراستہ ہوں سب چمن

ہے غلغلہ گلزار سے بلبل کی ہے چہکار سے ۔ نکلے صدا اشجار سے کیا گل کھلے پھلوار سے
سوسن کی ہے گفتار سے ہوتے عجب اطوار سے ۔ آوے ندا گلزار سے گلسرخ نے گلنار سے

سیکھا ہے خوبی کا چلن

ای رب میرے میرے خدا جاؤں مدینہ کو چلا ۔ ہوں میں گناہوں میں پھنسا جسکی نہیں کچھ انتہا
ہوں تیرے در کا میں گدا تو عفو کر جرم و خطا ۔ ہے صدق کی یہہ ہی دعا کرتا ہے تجھسے التجا

دکھلا دے یثرب کا چمن

ترجیع بند بزیارت مدینہ منورہ

آپ کی نعت میں انسان کا کیا لکھے قلم
آپ برتر ہیں فرشتوں سے نبی اعظم
آپ سا ہوگا جہاں میں نہ کوئی بحر کرم
دن قیامت کے ہیں بس آپ شفیع عالم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

کون ہوں میں جو لکھوں آپکی تعریف نبی
کیا تھا آپ کی لا ہیگا بھلا مجھ سا غبی
یا رسول مدنی ہاشمی و مطلبی
سیر کر دیجئے دیدار سے ہے تشنہ لبی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

آپ کے وصف میں عاجز ہے سر دست قلم
ہو سفارش میری اللہ سے یا شاہ امم
رحم ہو صدق پہ للہ رسول اکرم
پھنس گیا ہوں میں مصیبت میں بصد رنج و الم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

اب و لا فکر معیشت میں تو رہنا کیا ہے
غافلا نیند کی غفلت میں تو کہنا کیا ہے
رات دن رنج و مصیبت کو تو سہنا کیا ہے
آب طوفان تیری اب آنکھوں سے بہنا کیا ہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملوں آنکھیں میں اپنی ہر دم

ہائے کب تک تو لگا ہاں سفینے میں رہے
ہند سے اب تو سفر بنیرا مدینے میں رہے
حرص دنیا بھلا کب تک ترے سینے میں رہے
نقش یثرب ترے اب دل کے نگینے میں رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

یا خدا جلدی سے مکہ کو دکھا دے اسکو
آب زمزم کا مزا اب تو چکھا دے اسکو

بوئے خوش اب تو مدینے کی سنگھا دے اسکو
اب تو روضہ کے منارونکو دکھا دے اسکو

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھونسی اپنے پیہم

یا نبی اسکو پریشان کیا ہے غم نے
اسکو چوکھٹ کا تو دربان کرا لو اپنے
اسکو خادم تو مدینے کا بنا لو اپنے
اسکو جاروبی ہین روضہ کے تو بلوا اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

شکر کے اوسکے گناہ دیکھا ہے روضہ جسنے
ابتو مشتاق زیارت کا کیا ہے دل نے
جو مدینے نہ گیا اپنا ہی کھویا اوسنے
یا نبی اب تو بلا لو اسے در پہ اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھونسے اپنے ہردم

ہے تمنا یہ مدینے کا سفر اب تو کرے
آرزو یہہ کہ بجز دیکھے مدینہ نہ مرے
پہر وہان پہونچ کے روضہ کے ذرا گرد پہرے
یہہ تمنا ہی نہین دل کی خدا پوری کرے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

گرد اوس روضۂ انور کی جو آنکھون مین رہے
ہے نصیب اوسکا جو اوس خاک کا طالب ہی رہے
سر پہ سے بڑھکے معنبر و مجلی ہی رہے
وائے قسمت کہ جو اوس خاک سے محروم رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

بی نصیبی ہے کہ مجلس سے جو مین دور رہا
رنج و غم مین تو پڑا رہتا ہون اب حد سے سوا
نہین آپکی اجازت مجھے در پر جاتا
اب دوبارہ ہون مشرف مین زیارت سے شہا

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

نفس امارہ نے ڈالا ہے گنہ مین مجھکو — رات دن مکر سے شیطان ہے ستاتا مجھکو
یا نبی اب میری فریاد کو للہ پہونچو — شافع روز جزا احمد مرسل تم ہو

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
اپنی آنکھون سے ملون آپ کے در کو پیہم

رات دن اسکو لگی رہتی ہے بیحد چینی — آہ ہوویگی وہان نیکی بدی کی تلنی
عمر دنیا مین یون ہی رہویگی ہردم گھٹنی — اب تو للہ دکھا دیجیے صورت اپنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
اپنی آنکھون سے ملون آپ کے در کو پیہم

حب دنیا کی بسے دلمین لگی ہے ہٹنی — جرم کرنے سے مصیبت تو بری ہے سہنی
ندی طوفان کی آنکھون سے لگی ہے بہنی — مونہہ سیہ میرا کیا ہے جو لکھون تمہین اپنی کہنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے ہردم

ای خدا دے تو الہی توبہ نصوحا اسکو — آب رحمت سے تو اب دہو دے گنہ سے اسکو
اپنے محبوب کی مجلس مین بٹھا دی اسکو — اپنے افضال سے ابرار بنا دے اسکو

آرزو صدق کی یہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملے آنکھین یہ اپنی ہردم

حشر مین ہوویگا ہنگامۂ اعظم برپا — الامان کہویگی خلقت بغم و رنج و بکا
نفسی نفسی کی وہان آویگی ہر سو سے صدا — رب امت لب جان بخش سے اپکی ندا

آرزو صدق کی یہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در سے ملے آنکھین یہ اپنی ہردم

دن قیامت کے کھڑی ہوویگی پیاسی خلقت — حوض کوثر پہ تجمع ہوویگی ساری امت
آپ منبر پہ کھڑے ہونگے بشان و شوکت — پانی کے واسطے کہو ینگے جب بعزت

آرزو صدق کی یہ ہے کہ رسول اکرم

حکم فرما دیگا او سوقت خداوند غفور — ہے ہر ایک طرح سے خاطر تیری ہمکو منظور
عفو کرتے ہیں سبھی ہم تیری است کے قصور — ان پیاسوں کو پلا دے تو ہی آپ طہور

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

شغل دنیا میں پھنسا رہتا ہوں اکثر شاہا — کار دنیا سے نہیں ملتی ہے فرصت اصلا
رحم ہو بہر خدا حال پہ بیکس کے ذرا — خواب ہی میں اب تو دکھا دیجیے جلوہ اپنا

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

رنج دنیا سے تو للہ چھوڑا دیجیے مجھے — ہند سے روضۂ اقدس پہ بلا لیجیے مجھے
خواب غفلت سے ذرا اٹھو جگا دیجیے مجھے — رحم سے شربت دیدار پلا دیجیے مجھے

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

یا نبی آپ پہ رحمت ہو خداوند ودود — دل یہی ہے کہ ہو آپ کی رحمت کا ورود
التجا ہے کہ مرا پہونچے سلام اور درود — قبر سے اوٹھکے چلوں ساتھ بروز موعود

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملوں آنکھوں کو اپنے ہر دم

ہے زیارت کا تو مشتاق ہزاروں عالم — یہہ بھی عالم میں ہے ای خواجہ رسول اکرم
ہو نہ محروم یہہ اب صدق بھی ای بحر کرم — کردو زیارت سے مشرف اسے ای فخر امم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملے آنکھیں یہہ اپنی پیہم

ترے عشق میں ہوں نالاں مجھے نیند بھی نہ آوے — تجھے دیکھوں تک نہ جب تک مجھے حق اجل آوے
وہ اجل قدم دھرے جب نہیں دیگی دم کی مہلت — ہمیں زندگی سے اپنے کبھی ایک پل نہ آوے

یہہ فنا ہے سارا عالم یہ فنا ہے ساری دنیا | کوئی ہے نہ ایسا انسان جسے پان اجل نہ آوے
یہی التجا ہے یارب یہی آرزو ہے میری | تیری بندگی مین مجھہ سے ذرا کچھہ خلل نہ آوے
تری یاد ہو بہ غفلت نہ انشکہو نہ ہرگز ✤ | تری نعمتون کا ہمسے کبہی کچھہ بدل نہ آوے
جو بشر گنہ کریگا وہ گریگا سر کے بل بھی ✤ | جو ہو ذکر مین خدا کے اوسے کچھہ زلل نہ آوے
وہی بندہ بہترین ہے وہی امّت محمدؐ | نہ لڑے بہڑے کسی سے اوسے کچھہ جدل نہ آوے
یہہ دعا خدا سے مجھہ سے کہ قبول کرلے اسکو | بجز اب تو کلمہ احمد ہمین کچھہ شغل نہ آوے
وہ کرین بروز محشر نہین لائے جو کہ ایمان | جو بشر پڑہینگے کلمہ اونہین کچھہ ذلل نہ آوے
جو کبھی عمل کی ہوگی وان پڑیگی سخت مشکل | ہو حساب اوسکا آسان جسے کچھہ دغل نہ آوے
کوئی نعت کا ہو مضمون کوئی حمد حقکی ہووے | مجھے بس سوا اسکے کوئی اب غزل نہ آوے
نہین ہند مین گذارا تو بلا مدینے شاہا | مین ہون درد و غم مین بیکل مجھے ابتو کل نہ آوے

یہہ بدن ہے خاکی بیشک یہی سٹی صدق ہوگا
نہین روح کا بگڑنا اسے کچھہ خلل نہ آوے

معجزہ ہرنی

ایکدن صحرا گئے تھے مصطفیٰ | ساتھ تھے اونکے صحابہ کچھہ فتا
نور سے معمور صحرا ہو گیا ✤ | تہا وہ جنگل ہو گیا بستان سرا
ایک آئی دور سے ہرنی نظر | تہی وہ حیران و پریشان سربسر
ایک شکاری نے کیا تہا اوسکو صید | ہو گئی تہی دام مین وہ اوسکے قید
آہ ہرنی قید مین تہی آپہنسی | ایک رسی سے بندہی تہی وہ کسی
تہا گلے مین اوسکے ایک پہندا پڑا | جکڑا تہا اوسکو شکاری نے بڑا
تہی وہ حیران اور پریشان دلفگار | قید مین اوسکو نہ تہا کچھہ اختیار
ناگہان آئے نبی ذو الجلال | جیسے رخشان ہو قمر بدر کمال ✤
سرور سردو سرا وارد ہوئے | شافع روز جزا وارد ہوئے
ظلم سے صیاد کے رونے لگی ✤ | صاحب لولاک سے کہنے لگی ✤

ایک ہرنی آواز اوسنے دی ان عجب
یا رسول دوسرا مصطفیٰ ہو تمہیں
پھر کہا اپنی زباں میں بر ملا
یا شفیع عاصیان خیر الامم
رحمت عالم بلا شک آپ ہیں
قید سے مجکو چھوڑا دیجئے شہا
رحمت عالم لقب ہے آپ کا
دو مرے بچے ہیں یا خیر الوریٰ
یہ شکاری جو کھڑا ہے مثل شیر
یا نوہ سینے پہ ابہی ہے وہ مرے
بھوک سے بچے مرے ہونگے اب تنگ
آپ تشریف لائے سو صدقے
میں بہی عالم میں ہوں یا خیر الوریٰ
ہو کے ایک عالم میں ہوں میں بہی
اس شکاری سے مجھے دیجئے چھوڑا
پھر کہا میں ہوں جیسے خیر البشر
دودھ بچوں کو پلا کے پھر آتا
دودھ بچوں کو پلائے جاؤں میں
سنتے ہی یہ دیکھکر حضرت رسول
اس شکاری سے لگے کہنے نبی
اے شکاری دیر مت کر اک ذرا
میں بلا شک اسکا ضامن ہوں عزیز
پہنچے بچوں کے سبب بیقرار

کیونکہ تنہا اوسکو تڑا رنج و تعب
گردش افلاک سے اب ہو تمہیں
ہو گئی ہوں قید یا خیر الوریٰ
مجھ پہ للہ کیجئے اپنا کرم
خاتم ختم نبوت آپ ہیں
میں بہت ہوں رنج میں اب مبتلا
شافع عالم لقب ہے آپ کا
بھوک میں ہونگے پڑے سب وہ بلا
حلق میں ہے پیر کے چھری دلوں کا
ایک گوشے میں رنج وہ بیکس پڑی
وہ بغیر از دودھ کے مر جائینگے
سو دل تنگ میں ہو صدق بیقرار ہوا
ہے بڑا مجکو سہارا آپ کا
مجھ سا بہی ہوگا نہ دنیا میں ضعیف
اونکی پرورش میں یا مصطفیٰ
ہے کسکو مجھ پر مصیبت سخت ہے
اور میں خدمت میں یا خیر الوریٰ
بس بہی اک دم کے دم میں آؤنگی
رہنے دے جا بکہ اسکو ملول
میں ہوں ضامن چھوڑ دو اسکو ابہی
جلد کر اسکے تئیں اب تو رہا
رسی اسکی کھول کر دے رہا
جنگل میں رہتی ہے چیں بار

[illegible] گر پڑی
[illegible] کہ آ پڑی
دودھ بچوں کو پلا [illegible] پھر کہیں
پیار سے [illegible] پلا [illegible]
[illegible] بہی
[illegible] میں [illegible] اشتیاق
[illegible] پہنچی [illegible]
[illegible]
[illegible] جب [illegible]
ما جرا [illegible] نے کہا
یا رسول [illegible] میں
[illegible] دوسرا احسان میں
[illegible]
[illegible] تم [illegible]
[illegible] پلا کے آئی
دودھ بچوں [illegible] میں
[illegible]
ایک ساعت میں دودھ بچوں [illegible] مصطفیٰ
آئی ہرنی [illegible]
[illegible] آئی وہ
[illegible]
دودھ بچوں [illegible]
[illegible]
[illegible]

بس شکاری نے وہ ہرنی چھوڑ دی ۔ اور رسی اُسنے اُسکی توڑ دی
بچہ صیاد سے ہوکر رہا ۔ کلمۂ طیب زباں سے کر ادا
اپنے جنگل کو خوشی ہوکر چلی ۔ اور وہاں جاکر اپنے بچوں سے ملی
مرتبہ حضرت کا سب سے ہے رفیع ۔ ہو وینگے ہم سب کے محشر میں شفیع
اونکے پیرو تم رہو ای دوستو ۔ جان و تن اونپہ فدا کرتے رہو
جبکہ وہ ضامن ہوئے حیوان کے ۔ کیوں نہ شافع ہوں بھلا انسان کے
کیوں نہ امت کے وہ ہونگے شافع ۔ دن قیامت کے شفاعت بول
دن قیامتکے چھوڑا وینگے خلق کو ۔ نار دوزخ سے بچا وینگے خلق کو
جو کہ ایمان اونپہ لایا دوستو ۔ بہترین خلق ہے وہ نیک خو
واسطے جنت کے ضامن ہیں رسول ۔ اب دلا دینگے تو اکدم میں قبول
وہ خلائق کے ہیں بیشک پیشوا ۔ وہ شہنشہ ہیں والی مقتدا
کنجیاں دوزخ کی ہیں اونکے سپرد ۔ کنجیاں جنت کی ہیں انکے سپرد
وہ بلاشک سید ابرار ہیں ۔ ہم سبہ کاروں کے وہ سردار ہیں
حق کی جانب سے وہی مختار ہیں ۔ خواجۂ عالم ہیں وہ سردار ہیں

ای مرے رب ای مرے مالک خدا
صدق کو اب روضۂ انور دکھا

معجزہ حبشی و تشنگان قوم

مسجد یثرب میں اکدن ای فتا ۔ پڑھتے تھے قرآن اوسمیں مصطفی
پڑھتے پڑھتے رو اوٹھے اکبارگی ۔ آنسوؤں سے تر ہوئی داڑھی سبھی
دیکھکر صدیق نے پوچھا سبب ۔ ای رسول دوسرا ہے یہ عجب
آپ کیوں روتے ہیں کیوں ہیں بیقرار ۔ آپ پر ہو جاے جان میری نثار
ہے سبب [illegible] کیا اسلام [illegible] ۔ [illegible] آپنے [illegible] کیا اسلام [illegible]

[illegible]
تشنگی سے قافلہ حیران ہے
[illegible]
[illegible]
تشنگی سے قافلہ بیتاب ہے
[illegible]
تشنگی سے [illegible] حیران ہیں
[illegible]

حشر ایک برپا ہے وان میدان میں یا
شور واویلا اٹھا ہے الامان
ہے بیابان ایک صحرا لق و دق
جسمین منزل پہ تہا صحرا سے عظیم
کشف سے دیکہا تہا سارا ماجرا
قحط سالی کے سبب سوکہی تہی جہیل
وان نہین تہی نہر کوئی کنوان
پاس پانی اونکے تہا مطلق نہین
تہے گروہ قافلہ قوم یہود
رونے روتے سارے وہ حیران تہے
دیکہہ کر حضرت نے سارا اونکا طور
حکم فرمایا وہین صدیق کو
حکم سے حضرت کے وہ یار شفیق
تہا وہ صحرا جسمین منزل پر فنا
دیکہا جاکے انکا وہ حال تباہ
تشنگی سے سب کے سب بیتاب تہے
دہوپ سے جلتا تہا وہ سیدا ریگ
سنگ کہولا جاتا تہا اوس دم ثرا
مضطر و گریان انہین جو دیکہہ کر
اور یہی یہہ کشف سے دیکہا وہان
ایک مشکیزہ ہے پاس اسکے بہرا
قافلہ سے تہوڑی ہی دور وہ تہا
حکم والا یہہ ہوا ابکہ کو

رو رہین ہین سب وان کہڑے سپید ہین
ہے نہین پانیکا کوسون تک نشان
جسکے دیکہے سے ہو ہنہ رستم کا فق
تشنگی سے سبکو تہا بس خوف و بیم
کیونکہ یہہ صحرا وہان سے دور تہا
صاف میدان تہا نہین تہی کوئی سبیل
ایک صحرا لق و دق تہا سون سان
جو کہ سب پیاس مین اوسکے تہین
امت موسی کے تہے سب وہ یہود
ایک مسافر خانہ ویران تہے
قصد جانیکا کیا اوس دم بفور
ای عتیق یار میری ساتہہ ہو
ساتہہ اونکے ہو گئے وہ غار رفیق
ایک پل مین وانہہ پہونچے مصطفے
دہوپ کے مارے تہے وہ سب روسیاہ
زیست سے وہ ماہی بی آب تہے
جوش سے جیسے ابلتی ہووے دیگ
چین آتا تہا نہین مطلق ذرا
مہر و شفقت آئی اونکے حال پر
ایک حبشی اونٹ پر ہے وان سوار
پانی اوسمین ہے بہرا شیرین بہرا
اپنی دہن سے راہ مین جاتا وہ تہا
اوس سے مشکیزہ بہرا تم مانگ لو

[illegible]
[illegible] عیان
[illegible]
[illegible] ایک [illegible] وہ تہیلا [illegible]
آب سے اسکا [illegible] لایا [illegible]
اور گیا [illegible] رسول اللہ
[illegible]
[illegible] صدیق [illegible]
[illegible] والا صفات
[illegible]
[illegible]

ایسی صورت جمال دل ربا
آپ کو مشکیزہ اوسنے دیدیا
آپ نے اُس پر غفور ماںگی پس دعا
حکم حق سے اسقدر برکت ہوئی
ہوگئے سیراب وہ ساری شتر
دیکھ کر یہہ ماجرا سارے یہود
پی چکے سب آدمی اور جانور
مشکیں بہتیں قافلہ نے بھر لیے
پانی مشکیزہ میں ویسا ہی رہا
اونٹ پر سے دیکھتا حبشی وہ تھا
آپ نے مشکیزہ حبشی کو دیا
اونٹ پر اپنے چلا ہوکر سوار
چلتے چلتے لوٹ آیا وہ غلام
ایک حیرت میں گرفتار تھا وہ
آپ کے پاؤں کا بوسہ لیتا تھا
تاب لایا پھر نہ وہ حبشی غلام
آپ نے فرمایا اے حبشی غلام
دست انور اوسکے پھیرا چہرہ پہ
لایا ایمان وہ رسول اللہ پہ
آپ سے رخصت ہوا وہ نیک ذات
پانی لیکے جب کہ پہونچا وہ غلام
آقا پہلا اوسکی صورت دیکھ کر
تو نہیں ہے واقعی میرا غلام

دیکھ کر حبشی وہ عاشق ہوگیا
دل میں کہتا دیکھئے ہوتا ہے کیا
برکت اس پانی میں بخشی تھی خدا
تشنگی پیاسونکی ساری بجھ گئی
تشنگی سے جو کہ تھے زیر و زبر
لائے ایمان قوم کے وہ سب یہود
تشنگی سے جنکا تھا حال بتر
راہ میں تھے جتنے وہ سب پھر گئے
ایک قطرہ بھی نہ کم اُس میں ہوا
ایک تعجب دل میں پس کرتا وہ تھا
دیکھ کر اوسکو اچنبے میں رہا
چلنے میں حیرت زدہ وہ راہ پر
در حضور خدمت خیر الانام
اور زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا وہ
عالم حیرت میں منہ تکتا وہ تھا
[illegible] بولا پیچھے غلام
[illegible] تعجب تو [illegible] تمام
چہرہ حبشی ہوا مثل قمر
راہ حق میں وہ ہوا [illegible]
اپنے آقا کیطرف وہ خوش صفات
اوسکے آقا نے کہا اوس سے کلام
اور یوں کہنے لگا با کر و فر
تھا میرا خادم تو وہ ایک سیاہ فام

[illegible] پیچھے پھر
اونٹ اور مشکیزہ [illegible]
[illegible] سمجھا وہ سب [illegible]
[illegible]
[illegible] نشان
[illegible] غلام
[illegible] غلام
[illegible]
[illegible] ماجرا
[illegible]
[illegible]
[illegible] مصطفیٰ
[illegible]

آپکو حق نے دیا ہے اختیار	دو جہان کے آپ ہیں مختار کار
جسکو چاہیں آپ دیں حق سے ملا	جسکو چاہیں آپ لیں در پر بلا

واسطے خیرالنسا کے اے رسول
صدق کے مطلب کو کر جلدی قبول

بیان حضرت اویس قرنی

ایکدن کہنے لگے یہ حضرت اویس	وہ حبیب مصطفیٰ پیاری اویس
سنا ہیں نے جبکہ خیرالوری	صدقہ سے اوسکے نظر آیا خدا
دیکھتا ہون میں خدا کو برملا	جبکہ یہہ پہنی قبائی مصطفیٰ
ماسوا حق کے نظر آتا نہیں	اب یہہ عالم مجھے بہاتا نہیں
مان لو اس بات کو تم بالیقین	جان لو اسمین ذرا ہے شک نہیں
دیکھہ لو گدڑی مری تم اے جلی	غور سے کرلو نظر تم اے اخی
آپ بہی تم دیکھہ لو حضرت عمر	دیکھہ لو اسمین جو کچھہ آوے نظر
گدڑی دیکھی جب عمر نے ناگہان	گدڑی میں آیا نظر سارا جہان
کشف گدڑی میں جو اونکو ہوگیا	جوش میں آکر زبان سے یہہ کہا
کون ہے جو چاہے اپنی برتری	مفت لے لے اب خلافت کو مری
سنکے یہہ کہنے لگے حضرت اویس	ہا جبری سے اسطرح بولے اویس
پہینکدو اپنی خلافت یا عمر	وہ اٹھا لے جسکی ہو یہہ نظر
جسکو دنیا چاہیے وہ اسکو لے	جسکو عقبیٰ چاہیے اسکو نہ لے
اپنا سا مست حال جانون وہ سنو	بندۂ پاکی تہے وہ ای عاشقو
کشف اونکو ہوگیا گدڑی میں سب	یہہ تمہارے فہم میں آتا ہے کب

جان لو اے صوفیو صدق و صفا
یہہ ہی تہا حال قبائی مصطفیٰ

تمام شد

روایت حضرت بلال

[illegible]

پہر کہا ابن خلف سے پہر بلا
بولا یہہ ابن خلف لیلو اسے
رومی نسطاس کو دو پاؤ ہین آپ
اوسکا ایک نسطاس تہا رومی غلام
ظاہرا صورت مین تہا وہ خوش جمال
دنیوی اسباب بہی رکہتا تہا وہ
کیونکہ تہے صدیق بہی اعظم رئیس
بس لیا صدیق نے اونکو خرید
جب چلے صدیق پیچہے سے کہا
ٹہٹہے سے صدیق نے اس سے کہا
اس سے زیادہ زر جو کچہہ چاہتا
بس خوشی سے ہوکے بلال آئے چلے
ایکدن غمگین بلال حبشی کو
اسقدر غمگین کیون بیٹہا ہی تو
کیا ہوا کیا ہو گیا مجکو بتا
یا وطن یا لوقہ کو تو لوٹ جا
اسطرح کیون تو دل ناشاد ہے
تو نہ کچہہ وسواس کر ہرگز ذرا
پہر کہا صدیق نے اونکو رہا
رکہدیا نہ پر قدم سر کو شتاب
حق کری صدیق کا زیادہ بہلا
اونکے باعث یہہ رہائی ہوگئی
یا نبی مین کیا کرون تنگ آن سے جا

چہوڑدی اتنی بکا اسپر جفا
جو کہ مین مانگون وہی دیدو مجہے
اور بلال حبشی کو لیلیوین آپ
کفر مین اوقات کہوتا وہ مدام
کفر سے سینہ مین تہا اسکے ضلال
نقد بہی پاس اپنے کچہہ رکہتا تہا وہ
رکہتے تہے بیحد غلاموں سے انیس
اور دیا عوض سے کچہہ اوسکو مزید
اسنے کہا یاد ہو کا مجہہ سے خطا ہرا
کہا یا تونے دہوکا بیشک برملا
وہ ہی بیشک مین مجہے کرتا عطا
زہر کا اہل مسلمان مین سے
دیکہہ کر صدیق بولے نیک خو
بات کچہہ منہ سے نہین بولے ہی تو
اسطرح غمگین تو کیون ہو رہا
یار ہا کر جان تر اہو مدعا
مجہہ سے تو بہر خدا آزاد ہے
پا گیا کہہ خدمت خیر الورے
وہ گئے بس جانب خیر الورے
اور کری یہہ عرض ای عالیجناب
جنکے باعث آپ سے مین ہون ملا
آپ تک میری رسائی ہوگئی
چہوڑ اس در کو مین جاؤن کون جا

[illegible]

باقی جب تک کہ میں زندہ رہوں | آپ کے قدموں کے نیچے ہی رہوں
میں نہ جاؤنگا کبھی پاس حضور | آپ کی فرقت سے ہونگا ناصبور
رنج دیتا تھا اُمی مجھکو رسول | اس سبب سے رہتا تھا اُس سے ملول
دھوپ میں مجھکو کھڑا کرتا تھا وہ | اور مجھے شلاق سے دیتا تھا وہ
وہ مجھے ہر طرح سے دیتا عذاب | ہر گھڑی پڑھتا تھا میں جسکی کتاب
نہ مجھے کیا اُنکی پروا نہی سُنہا | رنج و غم میں رہتا تھا میں مبتلا
آپ کے قدموں تلے میں آپڑا | اب کہاں اُس سے جاؤنگا چلا
مر کے نکلونگا میں اس در سے حبیب | جو کروں خدمت خوشا اپنا نصیب
التجا حضرت نے کی اوسکی قبول | ہو گیا بس مدعا دلکا حصول
خدمت خیر الورےٰ کرنے لگا | اونکی خدمت سے ملا کیا مرتبا
حق تو یہ ہے حق سے وہ واصل ہوا | اونکی صحبت سے فنا فی اللہ ہوا
باغ جنت میں فنا پایا اوسے | پہلے ہی فردوس میں دیکھا اوسے
التجا ہے صدق کی یہ ہی خدا | محض اپنے فضل سے روضہ دکھا
ہند سے روضہ پہ میں جاؤں چلا | آنکھوں کو اوس خاک سے میں دوں جلا

بس دعا یہ ختم کرتا ہوں کلام ؛
اب پڑھو حضرت پہ صلوات و سلام

قصہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

ایک عاشق کی اب تم حکایت سنو | اویس قرن کی روایت سنو
قرن میں ہوئی ایک عاشق رسول | دلے عشق میں رہتے تھے وہ ملول
وہ رہتے بظاہر پراگندہ حال | وہ باطن میں تھے عشق میں باکمال
بظاہر نہ دیکھا جمال حضور ؛ | بباطن نہیں رہتے اونسے وہ دور
فقیری سے رکھے وہ میں مقتدا ؛ | قناعت میں رکھتے وہ میں پیشوا
فقیری میں تھا اس طرح انکا ڈھنگ | کہ دنیا کو سمجھا اونہوں نے تھا ننگ

سرورون کیا ہیں اس کا روایت بیان
کہ رکھتے تھے ایک نیک نام نوجوان
وہ تھا ایک شخص کہ وہ کلام
کہ کسی شخص ہے خدمت میں بالکل مدام
وہ رہتے تھے خدمت میں نبی خدا
زیارت سے بینی کی ... سدا
کہ حاصل کی خدمت ... اشتیاق
وہ تعلیم میں بس ... مدام
وہ وزارت ... جان
وہ روز و رات ... زبان

وہ رہتے تھے اس حال سے باصفا — تھے پیوند اونکے لگے جا بجا
جو لتے پڑے گہورے پر رہتے تھے — اوڑہا کر اونہین صاف کرتے وہ تھے
وہ پانی سے دہوتے تھے اوس جامہ کو — وہ کرتے تھے پاک اسطرح نیک خو
لباس اپنا کرتے اونہین کو سجا — اوسی سے وہ لیتے بدن کو چھپا
پہنتے تھے اونکی بنا کر قبا — یہی اونکا شیوہ تہا اکثر رہا
غذا اونکی تہی خرمے کی گٹہلیان — ہمیشہ رہے کہینچتے سختیان
اگر خرما پاتے ولی وہ کبہی — تو کر دیتے خیرات تھے وہ سبہی
بہت تنگی کے ساتہہ کرتے گذر — نہ پاتا تہا کوئی اونہونکی خبر
سحر ہوتے جاتے تھے صحرا کو وہ — بڑی رات کو گہر مین آتے تھے وہ
صبح کی اذان سنکے جاتے کبہی — نماز عشا پڑہ کے آتے کبہی
یونہین برس جاتے تھے دو دو گذر — نہین آتے تھے وان کسیکو نظر
اونہین جانتی خلق مجنون تہی — یہی یہ وہ روح اونکی مفتون تہی
وہ ہشیار تھے بس خدا کے ولی — وہ تھے علم رکہتے خفی و جلی
جو لڑکے کہین دیکہہ لیتے اونہین — بہت تنگ اوسے وہ کرتے اونہین
زبس پتھر وہ نے اونہین مارتے — تھے دیوانہ مجنون اونہین جانتے
وہ کہتے تھے اے بہائی لڑکو مجہے — بڑے پتھروں سے نہ مارو مجہے
نہ اسطرح مارو کہ ہووے لہو — لہو نکلنے سے میرا جاوی وضو
نہین مجکو ہے چوٹ لگنے کا غم — وضو جانے رہنیکا ہوگا الم
مین ناچیز ہون اور مجبور ہون — نہ چہیڑو مجہے مین تو معذور ہون
بہت رنج وہ کہینچتے تھے مدام — نہین کرتے تھے کچہہ کسی سے کلام
مگر رحم تہا اونکے دل مین بڑا — نہ کہتے تھے کلمہ کسی سے کڑا
تو لکہا ہے کیا ماجرا اب دلا — وہ ایذا سے اپنے نہ کرتے گلا
وہ ایذا پہ بس صبر کرتے رہے — ہمیشہ ادا شکر کرتے رہے

[illegible]

یہہ جذبہ ہوا ایکدن بس بڑا
لکہوں نامۂ عشق حضرت کو اب
اونہین بھیجے یہہ آئی ترنگ
لکہا نامۂ عشق یون برملا
مجھے دین لگی رہتی ہے یہہ سدا
مجھے زندگی اپنی اب ہے وبال
مرا جان ودل تم پہ قربان ہے
مری ما ضعیف اور مجبور ہے
مین رہتا ہون خدمتمین اُسکی سدا
اجازت اگر ہو تو آؤن چلا ❁
نبی نے سُنا اوسکا یہہ ماجرا ❁
یہہ فرمایا حضرت نے انسدم انہین
نہین آنیکی ہے اجازت تمہین
کرو ماکی خدمت کو جبتک جیئے
اسی وجہہ سے وہ نہ حاضر ہوئے
رسول خدا زندہ جب تک رہے
سفر تو مدینے کا جاتا رہا
ادہر کا تو احوال یہہ ہو لیا
نبی کا ہوا وقت جب آخری
یہہ خرقہ جو ہے آپکا دین کسے
ہوا پہر یہہ حکم رسول خدا
یہہ خرقہ میرا اوسکو دیدینا تم
بہت گفتگو کرکے تاکید کی

نبی القادلین اونہونکے بڑا ❁
جتاؤن مین احوال اب انکو سب
لکہا ایک کاغذ پہ یہہ بیدرنگ
مین آؤن مدینے ہی اب چلا
مین دیکہون کسطرح سے مہ لقا
تمہارا نہین دیکہا حسن وجمال
قدمبوسی کا شرف ارمان ہے
ولے اب وہ آنکہونسے معذور ہے
نہین رہتا ہون اُس سے الگ دن ❁
جو ہو خدمت اوسکی مین لاؤن بجا
اوسے احوال خدمت کا ماکے ذرا ❁
تمہین آنیکی ہم اجازت نہ دین
یہی جان لو ہے ہدایت تمہین
یہی بہتری ہے تمہارے لیئے
نہین آنے سے اپنے قاصر ہوئے
وہ زیارت سے محروم تب تک رہے
مگر جذبۂ عشق بڑہتا رہا
اُدہر کا سنو تم ذرا ماجرا
صحابہ نے یہہ آپ سے عرض کی
جسے حکم حضرت ہو بخشین اُسے
مرا ایک عاشق قرن مین ہوا
بڑی اوسکی توقیر بس کرنا تم
اونہین خرقہ دینے کی تاکید کی

[illegible]
وصیت [illegible]
[illegible]
رسول خدا [illegible]
[illegible]
ہوا

پہر احکم سپہر کو قیون کو تمام
قرن کے جو ہو وین وہ رہو وین کہڑے
قرن کا لشکر وان کہڑا ایک رہا
اویس ایک بشر ہے قرن مین میان
وہ بولا کہ ایک شخص مجنون سے
نہین ایسا مسکین قرن مین کوئی
وہ سے جا بین دیوانہ اہل قرن
نہ کہانیکی پینے کی رکہے خبر
جو اور لوگ روین تو وہ ہنسا کرے
وہ جنگل مین رہتا ہے اکثر مقیم
وہ پرسش کے قابل نہین ہے آپ کے
خدا ہی سے مطلب نہین کچہہ اسے
سنی انکے احوال سے جب خبر
کہا وہ بشر ہے خدا کا ولی
سبب اوسکے ہووے گی بخشش تمام
یہہ کہکر اوتر آئے منبر سے وان
گئے پاس اونکے علی و عمر
جو دیکہا تو بس پڑہ رہے ہین نماز
فرشتے پہراتے ہین اونکے شتر
نماز اپنی جب پڑہ چکے وہ ولی
رسول خدا نے کہا ہے سلام
تمہین ہے یہہ حکم رسول خدا
یہہ سنتے ہی رونے لگے وہ ولی

سوائے قرن کے سبھی تھین عام
مگر کوئی سب تھین چھوٹے بڑے
اوسی شخص سے وان عمر نے کہا
تو جانے تو احوال کر اب بیان
کہ ہم رنج مین اپنے مجنون سے
نہین ہوگا محتاج ویسا کوئی
کہ مجنون ہے اور یہہ کم سخن
اوسے رونے سے کام ہے ہر سحر
ہنسین اور انسان تو وہ روتا ہے
نہین اوسکا وان پر کوئی ہمدم
وہ قابل نہین گفتگو آپ کے
نہ کہانیکی پینے کی خواہش اسے
تو رونے لگے وانہہ حضرت عمر
کہا اوسکے فضائل ہین جانے علی
وہ دیکہین گے بخشش وہان خاص و عام
رہا کر بہشتون کو اکثر وہان
مدینہ سے کر کے قرن کا سفر
ادا کرتے ہین وہ بسوز و گداز
نہین اونکو دنیا کی ہے کچہہ خبر
یہہ کہنے لگے اونسے حضرت علی
سلام اونکا آیا ہے تم پر پیام
سنا دین تمہین ہم انہونکی قبا
پہر آ پیدا ہوئے اویس علی سفر

ہوئی جب آپ کو راست رونے لگے
تعجب کی ... سمجھنے لگے
کہی وہ عمر نے ... پہر اکر
یہی ... نہین اس قبا
[illegible]

رسول خدا نے جو فرمایا ہے
رسول خدا نے دیا ہے بتا
ولے ہاتھہ میں اُنکے ایک داغ تھا
جو ایک ہاتھہ میں اونکے دیکہیں عمر
یہہ کہنے لگے اونسے حضرت عمر
سو آج ہمنے دیکہا ہے تمکو اوپس
تمہیں دیکہہ رونا ہمیں آگیا
پسند آئی حق کو تمہاری ادا
سنا جب علی و عمر سے کلام
یہہ کہکر قبا لیگئے دور تر
بڑی دیر تک سر بسجدہ رہے
ندا آئی بخشے جو میں دوزخی
جو خرقہ کے تار ہوں گئے وہ رہا
خدا سے مناجات کرکے کہا
ربا ہمنے عاصی کئے اوسقدر
پہر آئی ندا ہمنے بخشے دو چند
یہی پہر مناجات کرنے لگے
ندا یہہ ہوئی اسقدر بخشے میں
قبیلے میں اونکے جو ہوں بکریاں
نکل نار سے ہونگے وہ جنتی
مناجات سے سر اوٹھاؤ ابھی
ادہر یہہ تو راز و نیاز ہو رہا
یکا یک گئے پاس اُنکے علی

نشان ہاتھہ میں ایک بتلایا ہے
کہ ہے ہاتھہ میں اونکے داغ ایک لگا
نہیں برص تہا اور نہ کچھہ اور تھا
نشان وہ ہی پایا جو دی تھی خبر
نبی نے ہمیں دی تمہاری خبر
بہت ناتوان ہو گئے تم اوپس
تمہارا ادب حق کو ہے بہا گیا
محبت میں تم رہتے تشنہ سدا
کہا حکم لاوے بجا یہہ غلام
مناجات سے اپنی کی چشم تر
بڑی عاجزی و انابہ کرتے رہے
وہ خرقہ میں تار ہوں گئے جنتی
چلی آتی تہی پھر بھی یہہ ندا
تو اسبت نبی بخشدے سب خدا
وہ اس خرقہ کے تار ہوں جسقدر
جو خرقہ کے تاروں سے اب ہیں سیہ حشر
خدایا تو امت کو کل بخشدے
جو گلے مضر اور ربیعہ کے ہیں
ہوں بال اُنکے گنتی میں جتنے عیاں
ہیں بخشے اسی قدر اب دوزخی
تم اس خرقہ کو جاکے پہنو ابھی
ادہر قصد حضرت علی نے کیا
تو آہٹ سے اونکی اٹھے وہ ولی

[illegible]

جو ہیں بہ مکہ یاں اس قبیلے مین
قبیلے مین بس آدمی مین کثیر
تھا ایک کہ جو لیگئے تھے عمر
اونہون نے یہہ کچھ بھی سہو ہے پیا
آگے ضامن ہو تو مین کرون قبول
سوای خدا کون جانے بشر
پھر آئی کے دام آپنے وا کیئے
کہا کافی ہے آج کو یہہ مجھے
جیونگا جو مین کل تلک بس گدا
سوال ایک علی و عمر سے کیا
رہے آپ صحبت مین شام و سحر
تھے پیوستہ ابر فیہ مبتلا ہے
یہہ سنکے علی و عمر تھے خموش
کہا ہمکو یہہ پاتے کچھ نہین
یہی تو وہ کہنے لگے عمر سے
وہ واخت اپنے دکھلا تو ہے ہو
کہا موافقت مین نبی کی رسول
پیغمبر کی مین نے پیغمبر کی موافقت
نہین میری دلکو ذرا تہا قرار
نہ اوس روز مین مجھکو آیا قرار
محبت پیغمبر کی آئی نسبت
او سیوقت پیہ وا اشتہا تو تمام
مین اوس روز بہ پایا قرار

وہ گلے نہین اور قبیلے مین بین
شمار اونکا جانے ہے رب قدیر
وہ آگے و پیرے اونکے بس جلد تر
کہا مین جیون شام تک دو بتا
نہین تو مجھے اس سے کیا ہے حصول
نہین زندگی کی کسیکو خبر
اونہونکو ادب سے وہ دو کہلا دیئے
نہین اس سے زیادہ کی حاجت مجھے
تو روزی میری دیویگا وہ خدا
کردن عرض جو مین وہ دیجیے رہنما
نبی کے قیافہ سے دو تم خبر
دیا تھے علی وہ یہہ جتلا دیئے
پھر اولین تہا اونکے رقت کا جوش
جو دیوین خبر ہمکو ای نیک دین
کشادہ تھے ابر اونہونکے بیٹے
بروز احد جو شکستہ ہوئے
کہ اوس دن تھے مجھے نہایت ملول
نہ اوس روز تہی مجھکو کچھہ عافیت
تہا اوس روز مجھکو بڑا اضطرار
کہ بیچین ہو تھے رسول خدا
نہین اپنا و کہانا تہا مین گزند
تلک تہا اوسدن کسی سے کلام
نہ مین آتا تہا مجھکو صبر و قرار

[illegible]

روایت کہون اور بہی ایک بیان
گئے جنگ مین تھے رسول خدا
یہہ جنگ احد مین تہی واردات
ہوا جنگ مین جبکہ دندان شہید
ملایک وہان پہ کہڑے دیکھتے
خدا کا اگر امر ہوتا وہان
طفیل پیمبر ہوئی کائنات
ہوئی جب اویس قرنکو خبر
نکی ایسی حیرت کسی نے کبہی
نہین ایسا عاشق جہان مین ہوا
اوکہاڑے کوئی دانت یہہ کمال
یہہ طاقت بشر کی ہے باہر کا کام
روایت یہان اور ہے اسقدر
اندہیرے مین اوسجا گری ناگہان
اندہیرے مین تھے دانکے دیوار و در
ہنسے جو کہین وان رسول امین
ہوا ایک دانت کہولین رسول خدا
وہ دانتون مین اوٹہے جہلک نور کی
نہ مشعل کی حاجت ذرا تہی وہان
وہ روشن ہوئے گہر کے دیوار و در
زمین سے گئی روشنی تا آسمان
ہوا حکم اونکو خدا نے غنی
بغیر حکم کے دانت جو ہے کہلا

سناؤن تمہین دو مین اسکا نشان
شہید اونکا دندان وہ باہر ہوا
تھے غمگین اوس دن شہ کائنات
ملا چونچ مین آکے عرش مجید
ولے امر رب سے وہ مجبور تھے
تہ و بالا کر دیتے سارا جہان
نہین خالی حکمت سے یہہ بہی بات
اوکہاڑے سبھی دانت بس جلد شہ
جو دندان اوکہاڑے ہون اپنی سبھی
کہ سچ آپنے لکہا ہو ایسا کرا
ہر ایک شخص کی یہہ نہین مجال
تعجب تاسف کا ہے یہہ مقام
رسول خدا بیٹھے تھے اپنے گہر
سوئی ہاتھ سے عائشہ کے وہان
سوئی عائشہ کو نہ آئی نظر
ہوئی اوٹھے دندان سے روشن زمین
زمین آسمان سب ہی روشن ہوا
نہین روشنی ایسی تہی چاند کی
وہ ایک دانت سے کہل گیا بانجوان
وہ آئی سوئی وان او سیدہ نظر
کرون اسکا احوال کیا مین بیان
یہہ نور نبوت کی تہی روشنی
نہین اسکا کہنا ہے ہرگز روا

[illegible]

ییہ بخشش بہت ہی ٹہری عظیم
کہ جانے ہے اوسکو خدای علیم

سزا بہی بالون کے بخشے کریم
کہ ہے ذات اوسکی رؤف و رحیم

سرون ختم اب ہین روایت بہان
لکہون عمر بہر ہو نہ پورا بیان

خدایا بحق اوپس قرآن
نثار محمد رہے بر دہن

کرے صدق ییہ عرض ہے اب تمام
محمد پہ بہیجو درود و سلام

حمد باری تعالی

حمد ثنا ہے خاص کریم و غفور کو
دی کسب رزق دیکو جو وحش و طیور کو

بیحد ثنا ہے خالق کون و مکان کو
آب و خورش جو دیتا ہے سارے جہان کو

باغ جہان مین غنچے لگے ہین جو خوشنما
ہر ایک کی ہے شکل نیا شکل ہے جدا

ہووی بیان کیا بہلا شان عظیم کا
کہلتے ہین نام لے وہ خدای کریم کا

بیلا چنبیلی سوتیا نسرین و نسترن
کرتے ہین یاد اوسکی ہین سب چاک پیرہن

پہر تو اوسکے نور کا شجر و حجر ہین سے
ارض و سما ہین وہی شمس و قمر ہین سے

وحشی تمام رہتے ہین یاد و دود مین
کوئی رکوع مین ہے بہلا کوئی سجود مین

طایر بہی یاد کرتے ہین رب رحیم کو
حشرات بہی تو جانتے ہین خالق کریم کو

لیل و نہار دست لگے ہین اولے
ہین ذات پاک اوسکی کے سیارے [illegible]

ییہ صدق کیا کری تعریف اوسکی اب
حیران فرشتے رہتے ہین اوسکی ثنا مین سب

پیدا اوسنے اپنے نور سے نور احمدی کیا
تصدیق جسنے کی ہے اوسے جنتی کیا

ہین اوس رسول پاک پہ بس جان و دل نثار
دونون جہان مین انکا نہین کوئی نظیر

بہیجو سلام یا خدا خیر الانام کو
ہم عاصیون کا اوس شفیع عالی مقام کو

محمد درود بہیجو رسالت مآب پر
محمد ہی نثار اوس عالی جناب پر

الصلوات علی نبی الله

[illegible]

عورتین جنت کی تہین موجود وان ۔ واسطے خدمت کے تہین حورین وہان

تہا کسی کے پاس کچہہ سامان وہان ۔ کوئی تہا شیشہ لیے کوثر وہان

غسل حضرت ایک بی بی نے دیا ۔ دوسری بی بی نے حضرت کو لیا

حلۂ فردوس پہر پہنا دیا ۔ سبز وہ سندیل دی سر پر سجا

وہ بہشتی عطر حضرت سے لگا ۔ آمنہ کی گود مین پہر دیا

سجدہ اوسدم آپ نے حق کیا ۔ رب ہب لی امتی کی تہی صدا

پہہ دعا کرنے لگے حق سے نبی ۔ ای خدای دو جہان امت مری

ای مرے رب ای مری مالک کریم ۔ توئی ہے رحمن اور توئی رحیم

ای خدا بخشیو ے امت مری ۔ ہے تجہی پی انتہا رحمت تری

حکم حق پی الغفور اوسدم ہوا ۔ ای فرشتو اب گواہ رہنا ذرا

دوست ہوا میرا امت کو بخشدیا ۔ دن قیامت کے وہ کب ہوے امین

ای مجیر ای مجیر ای مجیر ۔ ای خبیر ای خبیر ای خبیر

ای نصیر ای نصیر ای نصیر ۔ ای بصیر ای بصیر ای بصیر

ای غفور ای غفور ای غفور ۔ ای شکور ای شکور ای شکور

ای علیم ای علیم ای علیم ۔ ای حکیم ای حکیم ای حکیم

[illegible]

قصیدہ در بیان تولد شریف

آتی ہے بو مشک ختن ہین سب معطر پیرہن ۔ پہولے پہلے ہین گل چمن ہین سروبان شیرین دہن

خاموش ہین چرخ کہن آراستہ ہے انجمن ۔ ہین خوش جہان کے مرد و زن ہین پر فضا سے کوہ و بن

آئے ہین وہ شاہ زمن

فخر جہان پیدا ہوئے نور فشان پیدا ہوئے ۔ خلق امان پیدا ہوئے شاہ شہان پیدا ہوئے

شیرین دہان پیدا ہوئے رطب اللسان پیدا ہوئے ۔ وارث جنان پیدا ہوئے فیض روان پیدا ہوئے

پیدا ہوئے شفیع زمن

شان خدا پیدا ہوئے۔ نور ہدیٰ پیدا ہوئے
عقدہ کشا پیدا ہوئے۔ دافع بلا پیدا ہوئے
راہ نما پیدا ہوئے یا مہ لقا پیدا ہوئے
کیف وری پیدا ہوئے۔ صدر علی پیدا ہوئے

پیدا ہوئے شیریں سخن

آن محترم پیدا ہوئے۔ وہ محتشم پیدا ہوئے
دافع الم پیدا ہوئے۔ صاحب حشم پیدا ہوئے
بحر کرم پیدا ہوئے۔ شاہ امم پیدا ہوئے
فخر عجم پیدا ہوئے۔ عالی ہمم پیدا ہوئے

پیدا ہوئے وہ بت شکن

بیکار اب صیاد ہے۔ قمری کا دل آباد ہے
خمخانہ سب برباد ہے۔ شور و فغان فریاد ہے
سرو چمن آزاد ہے۔ پھولا ہوا شمشاد ہے
بیہ صدق سے دل شاد ہے کیا حکم کیا ارشاد ہے

موجود ہیں اہل سخن

بیان تولد و سلام

لکھوں کیا تولد کے احوال کو
لکھوں کیا میں احوال شاہ زمان
ہوئی وہ ہوم ایسی زمیں تا آسمان
ہمارے نبی جبکہ پیدا ہوئے
بحکم خدا رضوان جنت سے آ
وہ طشت زمرد فرشتے لیے
وہ روح الامین حلے جنت سے لے
تولد ہوئے وہ رسول امین
تولد ہوئے احمد مجتبیٰ
تولد ہوئے سرور انبیا
تولد ہوئے وہ شہ انبیا

لکھیں سب بشر تو بھی پورا نہو
فرشتوں کی قاصر ہے یاں پر زباں
کہ حیرت سے عاجز ہے اپنی زباں
زمیں کے سبھی بت تھے اوندھے گر
صراحی بہشتی لیے تھا کھڑا
برائے نبی غسل موجود تھے
برائے نبی آکے وارد ہوئے
کہ جتنے سبب آئے روح الامین
تولد ہوئے شاہ ہر دو سرا
تولد ہوئے رہبر اولیا
کہ جسکا لقب ہے حبیب خدا

[illegible]

ہمارے نبی آج پیدا ہوئے ‏ شہ انس و جان آج پیدا ہوئے
تولد ہوئے آج فخر رسل ‏ تعینات او نہ ہوئے عقل کل
تولد ہوئے وہ شہ بحر و بر ‏ سلام اونپہ کہتے تھے شجر و حجر
تولد ہوئے شاہ فخر انام ‏ پڑھو اونپہ تم درود و سلام

بحر دیگر

السلام ای سرور دنیا و دین ‏ السلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای سرور عالیجناب ‏ السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای حضرت خیر الوریٰ ‏ السلام ای ہادی راہ ہدیٰ
السلام ای صاحب حمد و لوا ‏ السلام ای شافع روز جزا
السلام ای سرور عالی مقام ‏ السلام ای موجب فخر انام
السلام ای دین و دنیا کے سہا ‏ السلام ای انبیا کے پیشوا
السلام ای بادشاہ انس و جان ‏ السلام ای تکیہ گاہ بیکسان
السلام ای شاہ رہبر السلام ‏ السلام ای شاہ کوثر السلام

بحر دیگر

یا رسول اللہ حبیبی سیدی ‏ یا رسول اللہ کہو کی کرمی
یا رسول اللہ حبیبی ارحمی ‏ جز سوا تیرے نہیں میرا کوئی
یا رسول اللہ خبر لیجئے میری ‏ اب گنہ سے ہے بری حالت مری
یا رسول اللہ شفیع عاصیان ‏ راہبر ہو رہنما ئے گمرہان
یا رسول اللہ میرے مشکل کشا ‏ حل مشکل کر مری بہر اللہ
یا رسول اللہ بحب صدق بیا ‏ ڈالدی اپنے کرم کی اک نظر
بس تمہارے نام کو لیتا ہوں میں ‏ اور تمہارا آسرا رکھتا ہوں میں
اپنی شفقت سے مدد کیجئے مری ‏ بحر عصیان میں ہے کشتی مری
اب تو اللہ لیجئے میری خبر ‏ ہے گنہ سے حال میرا اب بتر

[illegible]

جبکہ طوفان مین جہاز آئی مرا ۔ رحم او سید ام کیجیو بہر خدا
آپ تو ہین رحمة للعالمین ۔ ہین تری امت مین ہون پاشاہین
سخت مشکل ہے کہ جب محشر ہو ۔ اور سکڑی سایہ نہ وان پر ہو
شمس آجاوے سوا نیزہ جب ۔ اور نہ ہی گہری وان خلق سب
حشر برپا او سکوری ہونے لگے ۔ اور زمین بس دہوپ سے تپنے لگے
پہر وہ اس افتیل ہو نکین صورتین ۔ کوہ اڑ جاوین سبہی کالفو ہو
اپنے اپنے دم کی پڑ جاوی وہان ۔ سدہ نہووی باپ کو بیٹی کی وان
باپ بہی بیٹے کا وان پکڑی نہ ہاتہہ ۔ اور کسیکا کوئی بہی دیوے نہ ساتہہ
مان نہ لیوے بیٹی کی اسدم کچہہ خبر ۔ اور نہ لیوی بہن بہائی کی خبر
بات بہی ہو سکے نہ کسی سے وہان ۔ ہو نہ کوئی حال کا پرسان وہان
کہل گئی ایسی وہان آفت پڑے ۔ اپنے اپنے دم کی سبکو آپڑے
[illegible] ہو کر وہان دوزخ مین لپٹ ۔ باپ بیٹے کی نہ پاوے کچہہ خبر
سخت گرمی دہوپ کی ہوو لگی ۔ تشنگی غالب ہو سبکو وان بڑی
پیاس سے آجاوی باہر سب زبان ۔ الامان اوس تشنگی سے الامان
سب کہینگے نفسی نفسی کی صدا ۔ رب امت کہتے ہونگے مصطفے
بس کہڑی ہوون حضرت اونپر تمام ۔ اور نکلے خلق سے شور و فغان
ہووے وان پر خلق کو زیادہ ہراس ۔ دوڑی خلقت حضرت آدم کے پاس
اور کرین یہ عرض اٹہہ کے اسگہری ۔ سختی ہم پر بیشمار ہے بڑی
وہ کہینگے آج ہے یوم النشور ۔ مجہہ سے بہی کچہہ ہو گیا ایسا قصور
تہے جنت مین ہوا تہا مین مقیم ۔ ایک دانہ پر ہوا جرم عظیم
ایک دانہ گیہون مین نے کہا لیا ۔ باعث اسکے خلد سے باہر ہوا
اب سفارش کی نہین مجکو مجال ۔ کسطرح اب جاؤن پیش ذوالجلال
مجکو تو اپنے گنہ کی ہے پڑی ۔ اور تمکو اپنی اپنی ہے پڑی

[illegible]

آج کا ہیں ہیں اولوالعزم نبی ۔۔۔ حق سے جنکو ہے بڑی عظمت ملی
طاقت گویائی مجھکو ہے نہیں ۔۔۔ دم مزن کی جائے مجکو ہے نہیں
پیشِ حق کا آدمی مجکو کہیں ۔۔۔ یہہ بڑا ہیں شان مجہہ بیہودہ ذہین
ہیں خدا کے روبرو شرمندہ ہوں ۔۔۔ ہیں نبی ہوں اور اُسکا بندہ ہوں
ہم تمہیں اک راہ بتلاتے ہیں اب ۔۔۔ پاس جاؤ احمد مرسل کے سب
جاؤ ملکر تم سبہی احمد کے پاس ۔۔۔ اُس حبیب کبریا سرور کے پاس
وہ تمہارے دل کے ہووینگے شفیع ۔۔۔ اُنکا ہیں مراتب ہے رفیع
ہیں وہ مقبول خدا انبیو کے شاہ ۔۔۔ اب سوا اُنکے نہیں ہمکو پناہ
سنتے ہی وہ جائینگے پس یہہ مردمان ۔۔۔ احمد مرسل کہیں ہو دین جہان
اور کرینگے عرض رو رو کے سبہی ۔۔۔ آپ دلوا دین امان ہمکو ابہی
آج سختی آ پڑی ہے کڑی ۔۔۔ اور مصیبت سخت ہے ہم پر پڑی
پیاس کے مارے ہوئے ہیں ہم تباہ ۔۔۔ بس سوا حضرت نہیں ہمکو پناہ
وہ تسلی دیکے وان فرمائینگے ۔۔۔ اب تمہیں کو شربہ ہم لیجائینگے
پس بصد شوکت شان اُس دم وہان ۔۔۔ ایک منبر پر کہڑے ہوں اُس
اور کرین اللہ کی ایسی ثنا ۔۔۔ جو کسی سے وان نہو ہرگز ادا
پس ثنا حق کر ینگے عرض یہہ ۔۔۔ یہہ خلائق ای مری رب بخشدے
ای کریم ای مرے پروردگار ۔۔۔ امت عاصی کا کر تو بیڑا پار
بحر رحمت اُنکا پرجوش ہیں ۔۔۔ آپکا ہر آدمی بیہوش ہیں
پس دعا ہو ویگی اُس دم وان قبول ۔۔۔ اور سبہی ہو جائیگا مطلب حصول
حق کی رحمت ہووی نازل اُنپہ جو ہی ۔۔۔ اور رجائی رہ مصیبت وہ کڑی
حق تعالے محض اپنے فضل سے ۔۔۔ بحر و بر اور کوہ کو بخشدے
پہر رسول اللہ بھی ہوں شاد ما ۔۔۔ اُس خوشی کا ہو نہ کچہہ بیان

[illegible]

صدق کی ہر روز حق سے ہے دعا
جسنے زیارت احمد مرسل کی کی
عرض میری کیجیو یارب قبول

اسکو زیارت احمد مرسل کرا
ہوگیا وہ جنتی بس جنتی
از برائے سید پاک رسول

نام احمد پہ کروں ہوں اختتام
اب پڑہو اونپر صلوات و السلام

گرمی ہے اس عشق نے سینہ میں کری کیوں
ابھی نقش ستمگر پھیلا ہے تو پھر سے مست
کہتے تھے تعجب سے ہر دم ہی قدسی
پھر جا تو ہی کہیں حوریں کھڑی اس دم
کہتے تھے ملک حوریں ہی خلد میں باہم
آنکی خبر کسکی ہوتا ہے بیان کس کا
کہتے تھے یہہ غلمان بڑی حیرت سے وہاں پہ
قدسی ہی اچنبھے سے کھڑے کرتے تھے باتیں
کہتی تہیں تعجب سے آپسمیں کھڑی حوریں
کرتے تھے ملک چرخ کے آپسمیں یہہ چرچا
رو کر کہا براق نے حیران میں کھڑا ہوں
غلمان بہی کھڑے کرتے تھے آپسمیں اچنبھا
کہتا تہا یہہ خازن در دوزخ پہ کھڑا ہو
مالک در دوزخ پہ کھڑا کہتا تہا یہہ ہی
کہتے تھے کسی جانی سے الیاس نبی ہی
کہتے تھے ہی خلد میں یعقوب پیمبر
کہتے تھے فرشتے کہ لٹا دینگے یہہ سب گہر
کرتے تھے ملایک یہہ اچنبھے سے تو باتیں

الفت شہ عالم کی مری دلمیں بھری کیوں ہے
رہبر تیرے احمد ہیں تجھے دربدری کیوں ہے
اس رات میں ایک نور کی بدلی سی گھری کیوں ہے
بچھی ہوئی ہر جائی پہ یہہ نقشت زری کیوں ہے
مہکے ہیں پڑی غنچے آنکھوں میں تری کیوں ہے
پہنے ہوئے ہر حور یہہ پوشاک ہری کیوں ہے
لبریز ہر ایک نہر یہہ شربت سے بھری کیوں ہے
اس رات ہر ایک محل پہ یہہ جلوہ گری کیوں ہے
ہر قطعہ میں ہر کیاری میں ہر جائی تری کیوں ہے
غلمان کی بہی پوشاک زمرد سے کھری کیوں ہے
تقدیر بہی گردش اختر سے بھری کیوں ہے
پوشاک ہر ایک حور نے دہانی سی کری کیوں ہے
افسردہ سی اس رات میں نار سقری کیوں ہے
قیدی بہی ہر ایک آتش دوزخ سے بری کیوں ہے
ہر سمت یہہ اب چرخ سے رحمت اتری کیوں ہے
ہر تخت پہ ہر چیز عجائب سے دہری کیوں ہے
یاقوت سے لبریز ہر ایک کشتی بھری کیوں ہے
ہر کرسی پہ ہر چیز پیاری سی دہری کیوں ہے

جبرئیل جا تو فرشتے بھی کہتے تھے کھڑے ہو | زینت بڑی ہر حور بہشتی کی کری کیوں ہے

ای صدیق تو مداح ہے رسول شہ اکرم
ان شعروں کے لکھنے میں تجھے درد سری کیوں ہے

میں روز محشر کی آفتوں سے اس نفس بد کو ڈرا رہا ہوں
یہی تو سمجھا ہے نفس احمق کہ تنگ مجکو کیا ہے بیحد
کبھی سفینہ کبھی لٹیو خدا سے کر تو کبھی نہ غفلت
یہ عقل کہتی ہے کر نہ غفلت تجھے سفر ہے بہت ہی کرنا
دکھا دی جلوہ ذرا تو اپنا برای احمد کرم سے اپنے
بلا کے شب میں جلد شاہا دکھا تا صورت اٹھا کے برقع
پڑا تھا گوشہ میں ایک عاشق یہی وہ کہتا تھا رو کے شاہا
یہ حال اپنا کہوں میں کس سے بہت ہوں حیران بہت پریشان
دکھا دو چہرہ بہت ہوں مضطر نہیں ہے چارا نہیں ہے یارا
جو باغ جنت میں ہو چکا تھا صدیق رو کے بولا یہ اس سے
یہی وہ کہتا تھا اگر یاں ہو کے کہ مجھ سے پوچھو حال میرا
میں سر جھکائے رہوں ہوں بیٹھا نہیں خبر ہے مجھے کسی کی
بتاؤں تمکو میں حال کیا دل کہ جو کہ گذری ہے مجھ پہ اوپر
ذرا نہ پوچھو تم حال میرا کہ میں ہوں مضطر بہ رنج و کلفت
یہی وہ کہتا سنو ہمسر کہ مجھ سے پوچھو ذرا نہ لوگو
بہت ہی کثرت سے ہی رو کر یہی تو کہتے اویس قرنی
خبر لو آ کے رسول اکرم بری ہے حالت تباہ میری
بلال حبشی نے دیکھی صورت تو خواب ہی میں یہ کہتے شاہا
صہیب رومی بھی تھے یہ کہتے حضور اقدس میں عاجزی سے
شفیع عالم کی بعد رحلت صہیب بولے یہ درد و غم سے

وہ گرمی درد و شدت میں ساری اسکو جتا رہا ہوں
میں عیش و عشرت کو تیری یاں پر یہی الہی ادا رہا ہوں
وہ دن قیامت جو ہے بحشر میں یاد تجکو دلا رہا ہوں
یہ دم تو کٹتا ہے کر نہ ضایع کہ میں تو منزل پہ جا رہا ہوں
میں اپنی ہستی کو تیری الفت میں مولا میری مٹا رہا ہوں
میں ایک مدت سے درد فرقت سے سینہ اپنا جلا رہا ہوں
خبر لو میری تمہاری الفت میں دلکو اپنے اٹھا رہا ہوں
سوای اسکے نہیں ہے کچھ بھی کہ دل میں اپنا جلا رہا ہوں
تمہاری غم میں رسول اکرم یہ آنکھیں اپنی رلا رہا ہوں
نبی کی الفت میں درد و غم سے بدن یہ اپنا گلا رہا ہوں
رسول اکرم کی عشق و الفت میں خون کے آنسو بہا رہا ہوں
تغیر حالت ہے ایسی میری کہ اشک خون میں نہا رہا ہوں
میں عشق سوزاں سے آگ سینہ میں ہر دم اپنے جلا رہا ہوں
میں عشق احمد میں آنکھ اپنی سے اشک طوفاں بہا رہا ہوں
میں مبتلا ہی الم ہوں بیحد کہ دلکو اپنے جلا رہا ہوں
ملا دے مجکو خدایا ان سے کہ صدمے فرقت اٹھا رہا ہوں
لہو کا طوفان یہ آہ و حسرت میں چشم غم سے بہا رہا ہوں
تمہارے غم میں شہا ہو غمگین میں آنکھیں اپنی رلا رہا ہوں
وطن کو چھوڑا ہے میں نے شاہا تمہاری قدموں میں آ رہا ہوں
نہ بولو مجھ سے کہ میں ہوں سفتوں میں دل یہ اپنا جلا رہا ہوں

یہی تو کہتے صدیق اکبر نبی اکرم کی بعد رحلت
عمر یہ کہتے تھے بعد رحلت کہ درد و غم کو نہ پوچھو یارو
جناب عثمان بہت ہو غمگین یہی وہ کہتے تھے حق نے کیسے پیارے
رسول والا کی بعد رحلت علی والی یہی تھے کہتے
ذرا رولا یا تھا مجکو ای دل رسول اکرم کا حال سنکے
سمجھ لے ای دل جو آدمی دنیا مین باغ جنت کا ایک گل ہی
برای دعوت نبی برحق یہی تو کہتے تھے مشرکون سے
رسول کہتے صحابیو نسے کہ تم ہو افضل خدا کے بندے
گئے صحابہ جہاں کے اوپر تو بولے اونسے شفیع اعظم
یہ عرش اعظم یہ کہتا حق ہے فرشتے اپنو نسے ناز کرکے

ہین عشق سوز انسے آگ سینہ مین ہر دم اپنے جلا رہا ہون
ہین عشق و الفت رسول احمد مین دل یہ اپنا جلا رہا ہون
تمہاری الفت مین بیکسر شا یا یہ دل مین اپنا جلا رہا ہون
خبر لو میری رسول برتر کہ تم سے مین اب جدا رہا ہون
اب باغ جنت کا ذکر کرکے سمجھ لے مجکو سنا رہا ہون
جو سر دہ سو نکھے وہ ہو وے زندہ یہی مین مجکو جتا رہا ہون
نہین مین مانگون ہون تمسے اجرت مین راہ حق پر بلا رہا ہون
جو آئے حق کے ہین حکم مجھپر وہ ساری تمکو جتا رہا ہون
رہائی امت کی نار دوزخ سے حق سے رو کر کرا رہا ہون
رسول اقدس کو پیدا کرکے مین شان اپنی دکھا رہا ہون

یہی تو کہتا ہے صدق رو رو کہ شعر مولا قبول کر لو
نہین ہے مطلب کسی سے مجکو مین شعر اپنے سنا رہا ہون

مناجات خاتمہ

الہی واسطے اپنے نبی کے
الہی جو کہ ہین محفلین شامل
جو حاضر ہین یہان پر مرد و عورت
جو ہو وین نامراد انکو تو کر شاد
نہووی کام جنکا اونکو دی کام
جو بے نوکر ہین اونکو نوکری دے
جو ہون بیمار اس محفلین حاضر
جو بے روزی ہون اونکو رزق دیجو
خداوندا گئے ہین جو سفر کو
پھنسے ہین قید مین جو کہ الہی

الہی واسطے مولا علی کے
سبھی کر حاجتین تو انکی حاصل
روا کر تو خدایا اونکی حاجت
جو بے اولاد ہون دی اونکو اولاد
نہ کیو تو خدایا اونکو ناکام
کرم سے اونکے اوپر فضل کر دے
شفا دی اونکو تو ای رب قادر
کرم سے اونکے اوپر رحم کر تو
وہ آوین خیریت سے اپنی گھر کو
اب آسان کر دی تو اونکی رہائی

[illegible]

بلا ایک تنگدستی سے خدایا
خدایا نور سے بہر دی تو سینا
خداوندا مرین ایمان سے ہم
قیامت تین تیرا دیدار ہووے
جو ہون مولود کے بانی محفل
اونہوں کے حال پہ تو کر دی رحمت
ہوئے حاضر ہون جو محفل مین جا
قرضداری جو ہووی اونکے اوپر
ترقی دین احمد کی کرا دی

نکلیو مبتلا اسمین خدایا
دکہادی ہم سبہوں کو تو دینا
جئین جب تک رہین ثابت قدم ہم
شفاعت احمد مختار ہووے
خدایا کر مرادین اونکی حاصل
اونہوں کے مال مین تو دیدی برکت
اونہوں کو شاد کر جلدی خدایا
ادا ہووی نہ ہووین ذرہ مضطر
جو گھر مین اونہین رشتہ بنادی

[illegible] نیکی [illegible] توفیق [illegible]
[illegible] احمد [illegible]
چلیں وہ راہ [illegible]
[illegible] سیوں [illegible]
[illegible] صدق [illegible]
[illegible]
تمت

تمام شد

اشتہار

جو کہ یہہ دیوان تصنیفات ہمارے والد ماجد حافظ محمد حیدر صاحب کا ہے سلامت باکرامت رکھے اللہ اونکو ہمارے سر پر اس دیوان صدق مین ۱۵۲ غزلین اور قصیدے اور ترجیع بند وغیرہ درج ہین کوئی صاحب بغیر اجازت ہماری ———
——— ارادہ چھاپنے کا نہ فرماوین قیمت اسکی فی جلد عصہ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے جس شخص کو خریداری اسکی منظور ہووے وہ بذریعہ ویلو پیبل اپیل یا بذریعہ منی آرڈر قیمت بہیجکر طلب فرماوین اور اپنا مقام و پتہ نشان صاف تحریر فرماوین منگوائی اس پتہ سے اور کسی جا سے کتاب دستیاب نہوگی فقط
المشتہر اویس و جنید ولد حافظ محمد حیدر مقام آگرہ محلہ گدہ سیہ حکیم جی متصل گرجا

صحت نامہ دیوان صدق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۷	اور ارگرا	ولایت سے	۹۹	۴	چند روز	چند روزہ
۱۱	۶	مصرعہ اول	بیان خوبی وعادت کا بہ الف بیکے سم	۱۰۹	۱۱	مصرعہ ۲	لا دو صندل کا دینہ سے برادہ کوئی
۱۲	۱۰	[illegible]	کا	۱۱۷	۲	" ۲	اپنے نواب کرم سے زیارت مجھکو کرادے
۱۳	۱۲	بیت بیخبری	بیت بیخبری ہوا	۱۱۹	۱۲	" ۲	وہ صحت پائے یان آکر جو زار ہوتا ہے
۲۰	۱۳	مصرعہ ۲	طرۂ اخضری اوسمیں ایک لگا ہوگا	۱۲۵	۲۳	" ۲	پہونچو بلا محنت ہمارا روزی ہووتا ہے
۴۲	۲۲	اوسکو	اوسکی	۱۴۳	۸	"	کہا یا الک سر اسپید ولاتا ہے [illegible]
۴۷	۸	ہوجائینگے	ست جائینگے	۱۴۷	۳	وہی صدق نی	وہی تو نیک
"	۱۳	عدل	ادہر	۱۴۸	۱۵	ہی	ہی سے
۵۵	م ۴	!	جس پاس جاتا ہوگا حبیب خدا کا	۱۵۲	۱۸	مصرعہ ۲	کیا پچہہ کہ مرتبہ تمہارا رسول کریم کا
۶۷	۱۸	بیفکر	بیخبر		۱۶	یا	یار — ۱۵۳ — ۹ — ہین — ہین
۶۸	۲۱	مصرعہ ۱	ہین جو فقیر دنیا ہین پاجو کہ بادشاہ ہین	۱۵۳	۱۹	اصن	اسن
۷۱	۸	آسن	وحدت کی نقشین دو نون شاہ ہین تکمیہ [illegible]	۱۵۶	۱۶	دید	دید — ۱۶۳ — ۱۴ — ہورہا — ہورہا ہے
۸۱	۲	کرو	کرون	۱۶۴	۲۱	مصرعہ ۱	رسول نے جسے دیکہا ہے پہلے ہی سے
"	۶	آؤ	آوینگے	۱۷۱	۲۳	ہے	سے ہم — ۱۷۵ — جبریل — جبرئیل
"	۹	بحث	بدعت	۱۷۶	۲	سیدہ بہتیلے	سیدہ پہنچے
"	۲۰	پوچہتو بین	پوچہون ہین	"	۲	دین	دہین — ۱۷۹ — ۵ — دہ
۹۲	۶	شروع	شرع	۱۸۲	۱۶	شربت	شربت کی
۵۵	م ۲	۵	جس جا ہے جاتا ہوگا حبیب خدا کا خط	"	۲۳	بیان	زبان — ۲۰۱ — ۱ — ہین
۴۳	م ۱	۱	جب تک جو سلیتا ہون ہے کان تحفو ہاتو	۲۰۳	۲۲	+	ہین
۷۶	۱۵	ہین	تہین	۲۰۹	۱	+	ہین
"	۱۸	سے	تنہا	۲۱۰	۱۱	+	ہے
۸۹	۱۱	اشتہار	اشعار	۲۱۲	۲۰	اب	ہین
۹۵	۶	مصرعہ ۱	ہے نام تمہارا لکہا فردوس کے اوپر	۲۱۸	۱۸	طوفا	طوفان
۹۷	۲	م ۲	وہ بحر عطا آج پیدا ہوئے				جو نظر سے رہگیا اوسکو معاف فرمایا جائے

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف یا ہم دونوں بھائیوں
کے ارادہ چھاپنے کا نہ فرما دیں - اشعار شہادت
جناب سید الشہدا علیہم السلام کے مصنف کے بہت
کثرت سے تصنیف کیے ہوئے ہیں ہمراہ دیوان کے
طبع ہونا مناسب نہ جانا انشاء اللہ تعالی وہ بہت جلد طبع
ہونگے - قیمت دیوان صدق کی ایک روپیہ ہے جس صاحب
کو خریداری اسکی منظور ہو وہ قیمت بھیجکر طلب فرما دیں فقط

المشتہر

محمد اویس و محمد جنید مقام آگرہ محلہ گندھیہ حاکم جی